New Era Magazine
کسی مہرباں نے آکے
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
از ماہ وش چوہدری
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

کسی مہرباں نے آ کے

از ماہ وش چوہدری

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ اس وقت اسلام آباد کے پوش ایریے میں موجود نائٹ کلب میں بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔وہسکی کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرتا ڈانس فلور پر تھرکتے لڑکے، لڑکیوں کو بے زاری سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو بے ہنگم سے میوزک پر بانہوں میں بانہیں ڈالے ارد گرد سے بے خبر ناچتے ہوئے ایک دوسرے میں مگن تھے۔۔۔

یہ سب کے سب امیروں کی بگڑی ہوئی اولادیں تھیں۔۔۔جو خود کو موڈرن شو کرنے کے چکر میں ہر اچھے برے کی تمیز بھولے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

وہ وہاں اکثر آتا تھا اور صرف شراب سے لطف اندوز ہوتا۔۔۔۔وہاں موجود شباب میں اُسے کوئی انٹرسٹ نہ تھا۔۔۔۔

اس لیے اب اس کلب میں آتی جاتی لڑکیاں بھی اس بات سے باخوبی آگاہ ہو چکیں تھیں کہ وہ وہاں صرف چند گھنٹے بیٹھنے، شراب اور سیگرٹ پینے کے ساتھ ساتھ سڑے ہوئے انداز میں سب کو گھورنے آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شروع شروع میں آنے والی لڑکیوں نے بہت دفعہ اس پر لائنیں مارنے کی کوشش

کی۔۔۔۔۔۔۔ مگر اُسکے چہرے پر پتھریلے اور بے زاری کے ابھرتے تاثرات نے سب کو اپنے آپ میں سیمٹنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

اسی لیے اب وہ وہاں آکر اپنا چسکا پورا کرتا اور خاموشی سے اٹھ کر چلا جاتا۔۔۔۔۔۔نہ وہ کسی کو بلاتا اور نہ ہی کوئی اُسے۔۔۔۔۔

آج وہ تقریباً بیس دن کے بعد وہاں آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے سیگرٹ کا کش لے کر دوسرے ہاتھ سے گلاس میں موجود شراب کا گھونٹ بھرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔ جیسے ہی اُسکی نظر اینٹرنس پر پڑی تو وہاں سے آتی لڑکی کو دیکھ کر حیرت سے ساکت ہو گیا

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

ابیہا ہاشم۔۔۔۔۔۔ ریسیپش پر پکارا گیا

ابیہا اپنا نام سن کر آہستگی سے چلتی تھروٹ سرجن ڈاکٹر ربانی کے روم میں داخل ہوئی۔

سٹ ڈاؤن۔۔۔۔ڈاکٹر ربانی نے ناک پر موجود عینک کے اوپر سے دیکھتے ہوئے کہا

تھینکس۔۔۔۔۔وہ سامنے موجود چیئر پر بیٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔

مس ابیہا ہاشم۔۔۔۔۔۔میں نے آپکی مدر کی رپورٹس دیکھی ہیں اور اُنکی بیماری کا علاج

آپریشن ہی ہے۔۔۔۔انہوں نے رُک کر ابیہا کی طرف دیکھا

کوئی اور حل۔۔۔۔۔۔ابیہا نے شکستہ آواز میں پوچھا

نہیں۔۔۔۔۔اُنکی بیماری جس اسٹیج پر ہے اسکا آخری آپشن آپریشن ہی ہوتا ہے وہ بھی

ایک ڈیڑھ ویک کے اندر ورنہ اگر یہ پوئزن سارے جسم میں پھیل گیا تو۔۔۔۔۔۔۔

اس تو کے آگے خوفناک خاموشی چھا گئی

کیا چارجز ہونگے آپریشن کے۔۔۔۔۔ابیہا جانتی تو تھی مگر پھر بھی پوچھ لیا

ریسپشن پر آپ کو انفارم کردیں گے۔۔۔۔ڈاکٹر ربانی نے بات ختم کی

جی۔۔۔۔۔۔

ابیہا نے ریسپشن پر آکر ساری انفارمیشن لی۔۔۔۔۔۔۔آپریشن کے چارجز سن کر

مایوسی سے شکستہ چال چلتی ہوئی ہوسپٹل سے باہر

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

بیا۔۔۔۔تم آ گئی کیا کہا ڈاکٹر نے سب ٹھیک

ہے ناں۔۔۔۔۔۔۔۔نیہا نے ایک ہی سانس میں سوال پوچھا۔۔۔۔

پانی۔۔۔۔۔۔ابیہا نے صحن میں موجود تخت پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں میں ابھی لائی۔۔۔وہ کچن کیجانب بڑھی

ابیہا نے پاؤں سینڈل کی گرفت سے آزاد کیے اور لمبا سا سانس کھینچ کر خود کو ریلیکس

کرنا چاہا

پانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔نیہا نے گلاس سامنے کیا

ابیہا نے پانی ختم کر کے گلاس واپس پکڑایا

مجھے بتاؤ تو بیا ڈاکٹر نے رپورٹس دیکھ کر کیا کہا۔۔۔۔۔

آپریشن۔۔۔۔۔۔۔۔۔مختصر جواب آیا

آپ۔۔۔۔۔۔آپریشن۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

ہاں آپریشن۔۔۔۔۔۔۔ابیہا نے مایوسی سے سر ہلاتے تصدیق کی

پھر اب۔۔۔۔۔۔۔نیہا بھی شاکڈ تھی

اب کیا۔۔۔۔۔۔کچھ تو کریں گے ناں

بیا اتنے پیسے کہاں سے آئیں گے۔۔۔تمہاری جاب تو پہلے ہی چھوٹ گئی ہے۔۔۔۔وہ

مالک مکان بھی آیا تھا آج۔۔۔وہ پریشان سی بولی

کیا کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔؟؟؟

وہی جو پچھلی دفعہ کہہ کر گیا تھا کرایہ دے دیں یا پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ رُکی

اچھا تم فکر مت کرو ان شااللہ سب ہو جائے گا۔۔۔ایہانے خود کو سنبھال کر کہا

مگر کیسے۔۔۔۔؟؟؟

کہاہے ناں تم فکر نہ کرو اور نہ ہی اپنے چھوٹے سے دماغ پر زور ڈالو۔۔۔۔اس نے بمشکل مسکرا کر ماحول کو ہلکا کرنا چاہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا بتاؤ کیا پکایا ہے تم نے۔۔۔۔۔

ماش کی دال۔۔۔۔۔۔آہستگی سے بتایا گیا

اچھا ٹھیک ہے تم گرم کرو مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔۔۔میں امی کو دیکھ لوں پھر کھاتے ہیں مل کر ہونن۔۔۔۔۔۔

ایہانے چھوٹی بہن کا افسردہ چہرہ دیکھ کر سر تھپتھپایا اور پریشان سی اندر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

••

ضرار شاہ نے اینٹرنس سے چادر میں لپٹی لڑکی کو آتے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جس نے آدھے سے زیادہ چہرہ پلو سے چُھپا رکھا تھا۔۔۔۔

وہ حیران تھا۔۔۔۔۔

ایسے حُلیے کی لڑکیاں بھی وہاں اپنی راتیں رنگین کرنے آتیں ہیں

ڈسگسٹنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے حیرانگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے ٹیبل پر مکا مارا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اونہہ۔۔۔۔ شکل مومنا کرتُوت کافراں۔۔۔۔۔ وہ ناگواری سے کہتے ہوئے پھر سے کش لینے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

امی کیسی طبیعت ہے آپکی۔۔۔۔۔ ایہانے مسکراتے ہوئے ماں سے پوچھا جو تسبیح پڑھ رہیں تھیں۔۔۔

وہ بھی بیٹی کو دیکھ کر مسکرائیں۔۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں میری جان۔۔۔

میڈیسن لی آپ نے۔۔۔؟؟؟؟

ہاں لے لی۔۔۔۔۔۔اللہ نے مجھے دواتنی محبت اور خیال رکھنے والی بیٹیاں جو دی ہیں

۔۔۔انہوں نے ایہا کے زرد سے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لے کر بوسہ لیا۔۔

امی آپ سے ایک بات کرنی تھی۔۔۔اجازت مانگی

ہاں کرو۔۔۔۔

امی وہ۔۔۔آپ رفاقت (مالک مکان) کی بات مان لیں.

یہ کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔وہ حیران ہوئیں

ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہوں۔۔۔۔ویسے بھی میرے لیے کون سار شتوں کی لائنیں لگی

ہیں جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رشتوں کی لائنیں نہ سہیں مگر اب اتنے بھی گئے گزرے نہیں کہ ایک پچاس سالہ

مرد سے بیاہ دوں گی تمہیں۔۔۔۔۔شاذمہ خفاسی بولیں

مگر امی۔۔۔۔

اگر مگر چھوڑو۔۔۔۔۔۔جاؤ تھکی ہوئی آئی

ہو کھانا کھاؤ۔۔۔۔یہ تمہارا سوچنے کا کام نہیں میں خود ہی سنبھال لوں

گی۔۔۔۔انہوں نے بات ختم کی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا آپ بھی آرام کریں میں بھی نماز پڑھ لوں۔۔۔۔

ایہا آنسو روکتی جلدی سے باہر نکلی۔۔۔۔

میرے مالک میری بیٹیوں کو اپنے حفظِ ایمان میں رکھنا۔۔۔۔ جلد از جلد مجھے ان کے فرض ادا کرنے کی توفیق دے دے۔۔۔۔ میرے مالک۔۔۔۔۔۔۔۔

شازمہ نے اپنی بیٹیوں کے اچھے نصیب کے لیے دل سے دعا کی۔۔۔۔۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازمہ بیگم کی شادی کم عمری میں ہی ہاشم مبین نامی سکول ٹیچر سے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

شاذمہ کا تعلق اچھے خاصے معزز گھرانے سے تھا مگر انہوں نے بہت بڑی غلطی کر کے خود کو اس گھرانے سے الگ کر لیا۔۔۔۔

شاذمہ انیس سال کی تھی جب اُنکے گاؤں کے گورنمنٹ سکول میں میل ٹیچرز کی تقرری ہوئی۔۔۔۔انہی میں ایک ٹیچر ہاشم مبین بھی تھا۔۔۔۔۔۔

شاذمہ نے اس گھبرو کو گاؤں میں دیکھا تو دل ہار بیٹھی۔۔۔۔اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں

طرف سے خطوط کا تبادلہ ہونے لگا اور بات شادی تک پہنچ گئی۔۔۔۔

شاذمہ جانتی تھی کہ اس کے خاندان والے اسے کبھی بھی ایک غیر خاندان میں معمولی ٹیچر سے نہیں بیاہیں گے اس لیے اُس نے ہاشم کو راضی کر کے خفیہ نکاح کر لیا۔۔۔

کچھ عرصہ وہ دونوں اس نکاح کو چھپا گئے مگر پھر حویلی میں کچھ مہمان شاذمہ کا رشتہ دیکھنے آئے اور اُس کو پسند کر گئے اور شاذمہ کے لیے نئی مصیبت چھوڑ گئے۔۔۔

ان حالات میں ہاشم نے گھر سے بھاگ جانے کو ہی بہتر جانا مگر شاذمہ اس کے لیے نہ مانی۔۔۔۔وہ جو کر چکی تھی وہ کافی تھا

گھر سے بھاگ کر وہ اپنے باپ بھائیوں کے لیے گالی نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

یونہی چند دن گزرے جب منگنی کی ڈیٹ فائنل کی گئی۔۔۔

ہاشم مبین کو پتا چلا تو فوراً اسے شاذمہ پر حق جتانے حویلی چلا آیا۔۔۔۔

ہاشم مبین کے منہ سے نکلتے سچے انگاروں کو سب نے سنا مگر پانی سر سے گزر چکا تھا

اس گھر کی اکلوتی بہن، بیٹی تھی وہ۔۔۔وہ لوگ نہ تو اسے معاف کر سکتے تھے اور نہ ہی سزا دے سکتے تھے۔۔۔۔۔

اس لیے باباجان نے ایک چھوٹی سی تقریب رکھ کر شاذمہ کو ہاشم مبین کے ساتھ رخصت کر دیا ہمیشہ کے لیے۔۔۔اور سزا کے طور پر اُن سے ہر رشتہ ناطہ ختم کر

لیا۔۔۔۔

وہ دن اور آج کا دن دوبارہ دونوں گھرانوں میں کوئی ملاقات نہ ہوئی۔۔۔۔۔

ہاشم اسے لے کر اسلام آباد آیا جہاں اسکی بوڑھی ماں تھی۔۔۔۔۔کچھ عرصے تو سب ٹھیک رہا جب جمع شدہ سرمایہ ختم ہو گیا اور ہاشم کو کوئی ملازمت نہ ملی تو اس نے شاذمہ کیساتھ بدزبانی شروع کر دی۔۔۔

جب پیٹ میں روٹی نہ رہی تو کیسی محبت اور کہاں کی محبت۔۔۔۔بس محبت محبت کا کھیل ختم ہو چکا تھا

شاذمہ اپنے فیصلے پر پچھتا رہی تھی مگر وہ واپسی کا دروازہ خود ہی تو بند کر آئی پھر کیسے جاتی واپس۔۔۔۔۔

ہاشم مبین بھی فارغ رہتا اور سارا سارا دن گھر سے باہر رہتا۔۔۔۔۔جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ بری صحبت میں رہ کر وہ ایک شرابی، جواری بن چکا تھا۔۔۔۔۔

اکثر شاذمہ کو مارتا پیٹتا۔۔۔۔۔

شاذمہ یہ سب خاموشی سے سہتیں کوئی آگے پیچھے جو نہ تھا اب۔۔۔۔

حتی کہ ایہا اور نیہا کی پیدائش پر بھی ہاشم مبین کے رویے میں کوئی فرق نہ آیا دونوں بہنیں ماں کو پیٹتا دیکھتیں مگر اس

قابل نہ تھیں کہ کچھ کر پاتیں۔

شاذمہ بھی اسی ذلت بھری زندگی کو قبول کر چکی تھی جو اسکی اپنی چوائس تھی۔۔

ایسا میٹرک میں تھی جب ایک روز ہاشم

مبین کی میت گھر آئی۔۔۔۔زہریلی شراب پینے کی وجہ سے اُسکی موت جوئے کے

اڈے پر ہوگئی تھی۔۔۔وہاں موجود دیگر لوگ ہی لاش گھر پہنچا گئے تھے۔۔۔

ہاشم مبین کی موت سے اُنکی گھریلو لائف

میں کوئی خاص فرق نہ آیا۔۔۔۔۔۔

شازمہ پہلے بھی سلائی کڑھائی کر کے گھر چلا تیں تھیں اور اب بھی۔۔۔۔۔۔مگر

اب ایہا نے گلی کے بچوں کو ٹیوشن دینا شروع کر دی تھی تا کہ ماں کا ہاتھ بٹا

سکے۔۔۔۔۔۔

۔

سال پر لگا کر اڑتے گئے۔۔۔۔

۔

ایہا نے بی اے آنرز کمپلیٹ کر کے ایک

پرائیوٹ کمپنی میں سیکرٹری کی جاب کرلی۔۔۔۔۔

کیونکہ شازمہ کی بیماری سے ہونے والے

خرچے پر گھر کا گزارا بہت مشکل سے ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس نے چار ماہ ملک انڈسٹریز میں دانیال ملک کی سیکرٹری کی جاب کی

اور دو ہفتے پہلے ہی وہاں سے ریزائن کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

ابیہا اپنے بستر پر لیٹی ماں کے آپریشن اور مکان کے کرایے کے خرچے کو سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا کروں اب۔۔۔ بھیک بھی مانگوں گی تب

بھی اتنے پیسے اکھٹے نہیں کر پاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔

میرے مالک ہم غریبوں کیساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔وہ افسردہ ہوئی

کیا مجھے دانیال ملک کی بات مان لینی چاہیے۔۔۔۔۔۔؟؟؟

کوئی اور بھی تو چارہ نہیں ہے اس کے سوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کون دے گا اتنے پیسے مجھے

ہاں۔۔۔۔۔یہی آخری آپشن ہے

امی نے ساری زندگی اذیت میں گزار دی۔۔۔۔اب میری باری ہے کہ ان کے لیے کچھ کر سکوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا مجھے ایسا کر کے سکون مل سکے گا۔۔۔۔؟؟؟وہ خود سے سوال کر رہی تھی

اب کونسا سکون میں ہوں۔۔۔۔سکون کس بلا کا نام ہے ہم غریبوں کو کیا پتہ جو ایک ایک ٹکے کے لیے ترستے ہیں۔۔وہ مایوس ہوئی

تو پھر میں کال کرلوں اسے۔۔۔۔وہ کشمکش میں تھی

نن۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔میں۔۔۔۔ایسا۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔کروں۔۔۔۔گی

یہ آخری سوچ تھی جو ابیہا نے نیند کی وادیوں میں جانے سے پہلی سوچی۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

بیا۔۔۔۔۔بیا۔۔۔اٹھو۔۔۔۔۔۔امی۔۔۔۔امی کو دیکھو

انہیں پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔نیہا نے سوئی ہوئی ابیہا کو جنجھوڑا

کک۔۔۔کیاہوا۔۔۔ایمہاہڑبڑاکرا ٹھی

امی۔۔۔۔۔۔کیاہواامی کو۔۔۔ایمہاجلدی سے کھڑی ہوئی

پتانہیں۔۔۔تم چلو جلدی۔۔۔۔۔۔۔۔نیہاروتے ہوئے بولی

دونوں آگے پیچھے بھاگتیں شازمہ کے کمرے کی طرف گئیں

جہاں وہ جھکی بیٹھی بلڈ ومیٹنگ کر رہیں تھیں

امی۔۔۔امی کیاہوا

شازمہ ہرگز جواب دینے کی پوزیشن میں نہ تھیں۔۔۔۔۔۔

نیہاتم سنبھالوامی کو میں رکشہ لاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ایمہاکہتی باہر بھاگی

چند منٹ بعد وہ اور نیہاماں کو سنبھالتیں ہوسپٹل جارہیں تھیں

●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●

چادر میں لپٹی لڑکی ضرار کو اپنی طرف بڑھتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر پھر سے اُسے دیکھا۔۔۔۔وہ واقعی آہستہ آہستہ چلتی اُس کی ہی
طرف آرہی تھی۔۔۔۔۔۔

●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●

میں آپ کو انفارم کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔ مس ابیہا ہاشم جتنی جلدی ہو سکے اپنی مدر کو آپریٹ کروائیں ورنہ۔۔۔۔

جج۔۔۔جی۔۔۔۔میں کرتی ہوں کچھ

اوکے۔۔۔ریسیپشن پر پیپرز سائن کریں اور چارجز سبمٹ کروا کر آپریشن کی ڈیٹ لیں۔

جی۔۔۔۔ابیہا نے آہستگی سے جی کہا

ہوں۔۔۔۔ڈاکٹر ربانی سر ہلاتے چلے گئے

ابیہا ریسیپشن پر آئی۔۔۔

ساری ڈیٹیل لے کر وہاں موجود لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔وہ کوئی ڈسکاؤنٹ مل سکتا ہے۔۔۔وہ ہچکچاتی ہوئی بولی

میڈم۔۔۔۔۔۔۔یہ پرائیوٹ ہوسپٹل ہے نہ تو کوئی خیراتی ادارہ اور نہ ہی کوئی سیل میلا جہاں ڈسکاونٹ ملے۔۔۔۔

آپ کو پیپرز سائن کرنے ہیں تو کریں ادر وائز میرا ٹائم ویسٹ مت کریں۔۔۔۔۔وہ کھرا سا جواب دیتی پھر سے کمپیوٹر پر بزی ہو گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایہااس ٹکے سے جواب کو سن کر فائنل

فیصلہ کر کے مضبوط قدم اٹھاتی۔۔۔

نیہااور شازمہ بیگم کو واپس گھر لانے کے

لیے چل دی۔۔۔۔۔۔

••••••••••••••••••••••••••••••••

سیمل۔۔۔۔ سیمل بیٹا۔۔۔ کہاں ہو

وہ کیچن میں تھی جب فرح بیگم کی آواز سنائی دی

جی امی۔۔۔۔ کیچن میں ہوں

یہ چھوڑو سب اور جا کر حلیہ ٹھیک کرو۔۔۔ تھوڑا تیار ہو جاؤ جا کر۔۔۔۔۔۔۔ رفعت

(رشتہ کروانے والی) کا فون آیا ہے وہ کسی فیملی کو لے کر آرہی ہے۔۔۔۔ فرح بیگم نے

تیار ہونے کی وجہ بتائی

امی میں نہیں جاؤں گی کسی کے سامنے۔۔۔ وہ اکتائی

فضول مت بولو۔۔۔۔ چلو جاؤ شاباش۔۔۔ اپنی بھابھیوں کا پتا ہے ناں

تمہیں۔۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں برداشت نہیں کرتیں۔۔۔۔۔ جب میں نہ

رہی تب ناجانے کیا کریں گی تمہارے ساتھ۔۔۔اس لیے تنگ مت کیا کرو جاؤ۔۔۔

چھوڑو یہ۔۔۔۔۔فرح بیگم نے اُس کے ہاتھ سے

باؤل پکڑا۔۔۔

جا رہی ہوں۔۔۔۔۔صرف آپ کی خاطر۔۔۔۔

جاؤ میرا بچہ۔۔۔۔۔۔انہوں نے چھوٹے بچوں کے انداز میں پچکارا

سیمل۔۔۔۔منہ بناتی کمرے میں تیار ہونے چل دی۔۔۔۔۔۔۔

•••••••••••••••••••••••••••••••

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیا تم امی کو کیوں لے آئی ہو واپس اگر پھر سے طبیعت بگڑ گئی تو۔۔۔۔۔۔۔نیہا نے

پریشانی سے پوچھا

ایک، دو دن تک پیسوں کا انتظام کر کے

پھر ہی ایڈمٹ کروائیں گے۔۔۔۔اتنا بل کہاں سے دیتے ابھی ایڈمٹ کروا

کر۔۔۔ابیہا نے واپس لانے کی وجہ بتائی۔۔

کہاں سے ہو گا اتنے پیسوں کا انتظام۔۔؟؟؟؟؟ابھی تو کرایہ بھی دینا ہے دو ماہ کا۔۔۔وہ

رو دینے کو تھی

ہو جائے گا تم فکر مت کرو اور امی کے پاس جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔ابیہا سنجیدگی سے کہتی سیڑھیاں چڑھ گئی

•••••••••••••••••••••••••••••••

ہیلو۔۔۔۔۔سر۔۔۔۔اسلام و علیکم

مم۔۔۔۔میں۔۔۔میں ابیہا ہاشم۔۔۔۔وہ ہچکچائی

اوہ‌ہ‌ہ‌ہ۔۔۔۔۔ابیہا ہاشم۔۔۔۔۔۔۔کہیے کیسے یاد کیا

دوسری طرف تمسخرانہ انداز میں پوچھا گیا

سر۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔ابیہا نے سوکھتے ہونٹوں پر زبان پھیری

جی۔۔۔جی۔۔۔۔ضرور کہیے میں سن رہا ہوں۔۔۔وہ محظوظ ہوا

سر وہ میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔۔۔ابیہا نے جلدی سے بات مکمل کر کے دل پر ہاتھ رکھا جسکی دھڑکن بے قابو ہو رہی تھی

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔دوسری طرف بے ہنگم ساقہقہ

لگایا گیا

اتنی۔۔۔۔۔اتنی جلدی۔۔۔۔۔۔اُس نے ہنسی کے دوران پوچھا

سر کیا آپ مل سکتے ہیں۔۔۔۔ایہانے غصہ دباتے ہوئے پوچھا

ضرور۔۔۔۔ضرور۔۔۔۔ہاہاہاہا

تو پھر میں کل آفس آجاؤں گی۔۔۔

نو۔۔۔۔نو۔۔۔۔مس ایہاآفس میں نہیں۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسی ملاقاتیں آفس میں نہیں ہوتیں۔۔۔۔وہ ہنسا

تو پھر۔۔۔۔۔؟؟؟؟وہ حیران ہوئی

پھر یہ کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایہادانیال ملک کے منہ سے جگہ کانام

سن کر ساکت ہوگئی۔۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••

ایہانے دانیال ملک کے منہ سے جگہ کاسناتو ہچکچائی۔۔

سر آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟؟

ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔۔اگر مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو کل شام سات بجے وہاں آجانا ورنہ تمہاری مرضی۔۔۔۔دانیال ملک نے کہہ کر کھٹاک سے کال کاٹ دی۔۔۔

ایہا کے پاس اُس کی بتائی گئی جگہ پر جانے کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔۔۔

....

وہ لڑکی ضرار شاہ کے پاس سے ہوتی ہوئی اُسکے پیچھلے ٹیبل پر چیئر گھسیٹ کر بیٹھی۔۔۔

ضرار نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا

اس لڑکی کو دانیال ملک کی ٹیبل پر بیٹھے دیکھ کر ضرار کو بلکل حیرت نہ ہوئی وہ جانتا تھا کہ۔۔۔۔

دانیال ملک کو نت نئی لڑکیوں سے غرض ہوتا ہے نہ تو انکی کلاس سے اور نہ ہی حلیے سے ۔۔۔

....

دو سال میں یہ نا جانے کتنواں رشتہ تھا جو

انکار کر گئے تھے۔۔۔اب تو سیمل نے گنتی کرنا بھی چھوڑ دی تھی۔۔۔

وہ ٹیرس پر بیٹھی۔۔۔۔اپنی بار بار کی ریجیکشن کو سوچ رہی تھی۔۔۔

پتا نہیں اور کتنی ذلت سہنی باقی ہے سب گھر والوں کے سامنے۔۔۔

کاش کہ میرے ساتھ وہ سب نہ ہوتا جو ہوا۔۔۔کاش میرا چہرہ بھی باقی لڑکیوں کی طرح۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔تم ایک بار میرے سامنے آجاؤ۔۔۔میں تمہیں وہ اذیت دوں جو میں نے سہی ہے ان دو سالوں میں۔۔۔۔۔میری زندگی برباد کر کے ناجانے کہاں دفعان ہو گئے ہو۔۔۔۔۔میری بدعائیں ہر گز تمہیں سکون لینے نہیں دیں گی۔۔۔۔۔ضرار شاہ

سیمل نے آسمان کی طرف دیکھ کر اُسے ہر بار کی طرح بے سکونی کی بدعادی۔

....

اسلام و علیکم سر۔۔۔۔۔۔ایہانے ڈری ڈری آواز میں کہا۔۔

ہوں۔۔۔دانیال ملک نے سر ہلا کر شراب کا

گھونٹ بھرا

جی تو مس ابیہا ہاشم کس سلسلے میں ملنا

چاہتیں تھیں آپ۔۔۔۔۔وہ جانتا تھا مگر پھر

بھی پوچھا

وہ۔۔۔وہ سر۔۔۔۔مم۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔آپ کی آفر

منظور ہے۔۔۔وہ بمشکل بات مکمل کر پائی

آفر دو ہفتے پہلے آپ کو جاب کے دوران دی گئی تھی۔۔۔جب آپ بہت پاکیزہ بی بی

بن کر آفر اور

جاب دونوں میرے منہ پر مار کر آئیں تھیں۔۔۔۔

لفظ "آفر" سن کر ضرار شاہ کے کان کھڑے ہو چکے تھے۔۔۔۔۔آج وہ تین کام ایک

ساتھ کر رہا تھا۔۔۔شراب۔۔۔۔۔۔سیگرٹ۔۔۔۔۔۔اور تیسرا پیچھلے ٹیبل پر

موجود دانیال ملک اور ابیہا ہاشم کی گفتگو۔۔۔وہ جانتا تھا کسی کی پرسنل گفتگو سننا ایک

غیر اخلاقی حرکت ہے مگر پھر بھی وہ ایسا

کر رہا تھا۔۔۔

اتنی جلدی شرافت کا چولہ اتار پھینکا۔۔۔۔ہاؤسٹر بنج۔۔۔۔۔وہ تمسخرانہ ہنسا

سر مجھے پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔وہ منمنائی

پیسوں کی ضرورت تو تب بھی تھی۔۔۔از ناٹ۔۔۔؟؟؟؟

جج۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔

تو پھر۔۔۔۔۔۔؟؟

سر پلیز میں اس دن کے لیے ایکسکیوز کرتی ہوں۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔۔دانیال نے کندھے اچکائے

مگر دو ہفتے پہلے کی آفر اور آج کی آفر میں تھوڑا ردوبدل ہو گا۔۔۔۔وہ خباثت سے مسکرایا

کک۔۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔؟؟؟؟

وہ آفر پانچ لاکھ اور ایک رات کی تھی۔۔۔۔۔مگر اب یہ آفر دس لاکھ اور دس دن کی ہو گی۔۔۔۔۔۔ایکچوئلی میں تمہیں اپنے ساتھ سنگاپور لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔کہو کیا خیال ہے۔۔۔۔۔وہ گھونٹ بھرتا اُسے ہی دیکھ رہا تھا

مم۔۔۔۔۔مگر سر میں۔۔۔۔۔میں کیسے جا سکتی ہوں۔۔۔۔وہ دانیال ملک کی کمینگی جانتی تھی مگر وہ اسقدر گندا ہے یہ آج جانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں بھئی ایسے کاموں میں تو ایسا ہی ہوتا ہے اور ویسے بھی اتنے پیسوں میں پورے

سال کی بکنگ ہو جاتی ہے اور تم صرف دس دن نہیں نکال پا رہی۔۔۔

سر پلیز ایسا مت کریں۔۔۔ میری مدر کا آپریٹ ہونا بہت ضروری ہے سر۔۔۔۔ مجھے

پیسوں کی اشد ضرورت ہے میں آپ کے ساتھ نہیں جاسکتی پلیززز سر۔۔۔۔۔

میں آفر بڑھا دیتا ہوں۔۔۔۔۔ وہ کمینگی سے آنکھ مارتا بولا

نن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ سر میں نہیں جاسکتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے فائن ایز یو وش۔۔۔۔ اگر نہیں منظور تو تم جاسکتی ہو مگر میری ایک بات یاد رکھنا

اتنے

پیسوں کی کوئی بھی تمہیں آفر نہیں دے گا۔۔۔ اور ویسے بھی بہت دیکھی ہیں تم

جیسی۔۔۔۔ ابھی

چند دن پہلے مجھے بے حیائی کے طعنے دے کر آج اُسی بے حیائی کی حامی بھرنے آئی ہو اور

اسی طرح کل دس تو کیا پانچ لاکھ میں بھی باخوشی آؤ گی۔۔۔ وہ ہنسا

ہاں اگر پیسے کم ہیں تو بتاؤ۔۔۔ میں اسکا متبادل ڈھونڈ دیتا ہوں۔۔۔ وہ میرا دوست

ہے ناں رضی اکثر آفس میں دیکھا ہو گا تم نے۔۔۔ اُسے بھی تم بھا گئی ہو۔۔۔ وہ بھی

منہ مانگی قیمت۔۔۔۔۔۔۔

انففففف۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایمان اس سے زیادہ اپنی نسوانیت

کی تذلیل برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ٹیبل پر ہاتھ مار کر کھڑی ہوئی

انف۔۔۔۔۔۔انف دانیال ملک۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔تم۔۔۔۔تو انسان کہلوانے کے

لائق بھی نہیں ہو اس لیے میں

اپنے الفاظ تم جیسے گندگی میں لتھڑے غلیظ پر ضائع نہیں کروں گی۔۔۔ایسی آفریں

اپنے جیسیوں کو دو سمجھے۔۔۔۔۔۔میری بے بسی نے مجھے تم جیسے شیطان کی آفر قبول

کرنے کو مجبور کیا

ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتی چیئر کو ٹھوکر مارتی آنسو روکتی کلب سے باہر نکلی۔۔۔۔

لعنت ہو مجھ پر میں اتنا گر گئی کہ خود کو بیچنے چلی تھی۔۔۔۔۔تف۔۔۔۔۔تف ہے تجھ

پر ایمان ہاشم۔۔۔تف۔۔۔۔۔آخر کو نکلی ناں ایک جواری کی اولاد۔۔۔۔۔وہ آنسو

پونچھتی خود کو ہی لعنت ملامت کرتی سنسان سی سڑک پر تیز تیز قدم اُٹھاتی آگے بڑھ

رہی تھی۔

میرے مالک مجھے معاف کر دے۔۔۔اتنا بڑا گناہ کرنے جارہی تھی میں۔۔۔۔اپنی عزت کی چادر اپنے ہی ہاتھوں داغدار کرنے چلی تھی۔۔۔۔۔۔۔اُوف توبہ۔۔۔۔میرے مالک توبہ۔۔۔۔۔۔۔ناجانے کیسے میں نے ایسا سوچا بھی۔۔۔۔۔

پیچھے سے آتی بائیک پر موجود نوجوانوں نے موقعے سے فائدہ اٹھا کر ابیہا کے پرس کو چھپٹا۔۔۔۔وہ اپنی سوچوں میں چلی جارہی تھی ایسی افتاد کے لیے ہر گز تیار نہ تھی۔۔۔۔جھٹکا لگنے پر اچھلی

رکو۔۔۔۔۔۔رکو۔۔۔۔۔۔۔میرا پرس۔۔۔۔میرا سیل۔۔۔۔۔وہ چلاتی رہ گئی

مگر وہ لوگ اپنا کام دکھا کر جاچکے تھے۔۔۔۔

....

سیمل بیٹا کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔فرح بیگم نے سیمل کے روم میں آکر اُسے اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھے دیکھ کر پوچھا

کچھ نہیں بس ناول پڑھ رہی تھی۔۔۔کوئی کام تھا کیا۔۔۔؟؟؟وہ ماں کی طرف آئی

ہاں یہاں بیٹھو میرے پاس۔۔۔۔انہوں نے بیڈ کیطرف اشارہ کیا

سیمل نے بیڈ پر لیٹ کر سر اُنکی گود میں رکھا۔۔

انہوں نے جھک کر بیٹی کا ماتھا چوما

اچھا اب مسکامت لگائیں بتائیں کیا کام تھا۔۔۔

بہت بد تمیز ہو۔۔۔۔مائیں بھی کبھی مسکا لگا تیں ہیں اولاد کو۔۔۔

میں تو مذاق کر رہی تھی مائی سویٹ مام۔۔۔۔ سیمل نے مسکراتے ہوئے ماں کے ہاتھ پکڑے۔

اچھا سنو میری بات۔۔۔

فرمائیں ملکہِ عالیہ۔۔۔۔شرارت سے چھیڑا

سیہیییمل۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔سیریس۔۔۔۔ سیمل نے بیبے انداز میں منہ پر انگلی رکھی۔

وہ۔۔۔۔۔تمہارے لیے بہت اچھا پرپوزل آیا ہے۔۔۔

ہونہہ۔۔۔وہ تمسخرانہ ہنسی

اچھا پرپوزل تو ہر دو چار ہفتے بعد آتا ہے۔۔۔ مگر ہر اچھا پرپوزل آپ کی داغدار بیٹی کو ریجیکٹ کر جاتا ہے امی کوئی نئی بات نہیں۔۔۔۔وہ افسردہ سی بولی

ایسا نہیں کہتے میری جان۔۔۔تم۔۔۔تم لاکھوں میں ایک ہو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ ماں ہیں اور آپکو اپنی بیٹی ہر عیب سے شفاف ہی نظر آئے گی

میری بیٹی میں کوئی عیب نہیں۔۔۔۔فرح بیگم تڑپ کر بولیں

یہ۔۔۔۔۔یہ عیب نہیں تو کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟ سیمل نے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کیا جہاں دائیں جانب

کنپٹی سے کان کے نیچے تک سیاہ نشان تھے جو اُسکے چہرے کی خوبصورتی کو ماند کر رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ۔۔۔۔یہ سب ہونا لکھا تھا میری جان۔۔۔۔فرح بیگم نے اُسکے آنسو پونچھے

مگر میرے ساتھ ہی کیوں۔۔۔۔؟؟ وہ ماں کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

....

ابھی جو لڑکی یہاں سے نکلی ہے وہ کس طرف گئی ہے۔۔۔۔۔۔ضرار شاہ نے کلب کے گیٹ پر موجود گن مین سے پوچھا۔۔۔

کون سر۔۔۔۔۔۔؟؟؟

ابھی چند منٹ پہلے جو نکلی ہے۔۔۔۔۔

سر وہ لڑکی جس نے چادر اوڑھ رکھی تھی۔۔۔(یہاں چادر اُس کی پہچان بن گئی تھی

اور وہ بدبخت اُسی چادر کو اتارنے چلی تھی)

ہاں۔۔۔ہاں وہی۔۔۔۔۔

سر وہ دائیں طرف گئی ہے۔۔۔کیا آپ جانتے ہیں اُسے۔۔۔۔۔؟؟؟

جتنا پوچھا گیا اتنا ہی جواب دو انڈر اسٹینڈ۔۔۔۔۔وہ غصے سے کہتا دائیں طرف بھاگا۔۔۔

گن مین نے حیرت سے اُسے ایک لڑکی کے پیچھے بھاگتے دیکھا۔۔۔۔۔

....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کیوں یہاں ہوں مجھے بھی لے جاؤ۔۔۔۔لے جاؤ مجھے بھی۔۔۔لوٹ لو

سب۔۔۔بکاؤ مال

ہوں۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔۔آؤ۔۔۔۔۔لگاؤ۔۔۔۔میری

بولی۔۔۔۔۔میں تیار ہوں۔۔۔۔لگاؤ بولی۔۔۔۔

ایسا پرس چھن جانے کے صدمے سے زمین پر

بیٹھی بنا سوچے سمجھی چلا رہی تھی

پرس میں موبائل اور چند ہزار روپے تھے جو وہ

ایک کولیگ سے مانگ کر لائی تھی تاکہ گھر کا کرایہ ادا ہو سکے اور اب پرس چھن چکا تھا اور وہ صدمے سے چور گھٹنوں میں سر دیے اونچی آواز میں رو رہی تھی۔۔۔۔

کچھ فاصلے پر کھڑے ضرار شاہ نے یہ چیخ و پکار

باخوبی سُنی۔۔۔۔

وہ آہستگی سے چلتا ہوا پاس آیا۔۔۔

ایہا نے اپنے قریب کسی کی موجودگی محسوس کرتے ہوئے گھٹنوں سے سر اُٹھایا اور سٹریٹ لائٹس کی مدھم روشنی میں اپنی طرف دیکھتے اُس ہینڈسم سے شخص کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ یقیناً اُسی کلب سے میرے پیچھے آیا ہو گا۔۔۔وہ جلدی سے کھڑی ہوئی

میں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔تمہارے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔۔۔۔۔

پرس چھیننے کا صدمہ شاید اُسکے دماغ کو مفلوج کر چکا تھا۔۔اسلیے پھر سے وہی کچھ کہہ رہی تھی جس سے ابھی چند منٹ پہلے توبہ کی تھی۔۔۔

مم۔۔۔مگر پیسے اپنی مرضی کے لوں گی۔۔۔میں خوبصورت ہوں۔۔۔یقین نہ

آئے تو وہ وہاں (ابیہا نے کچھ فاصلے پر موجود سٹریٹ لائٹ کی طرف اشارہ کیا)

وہاں روشنی میں لے جا کر دیکھ لو۔۔۔وہ پاگلوں کی طرح اشارہ کرتی بولی

ضرار شاہ کو آج اتنے عرصے بعد پھر سے کسی لڑکی پر ترس آیا تھا۔۔۔۔۔یا پھر شاید

اُس کی بے بسی، بے چارگی پر ترس آیا تھا۔۔اسی لیے آہستگی سے مزید قریب

ہوا۔۔۔۔

بائیں ہاتھ میں پکڑے چیک کو آگے بڑھایا جو وہ آتے ہوئے گاڑی میں موجود چیک بک

سے سائن کر کے لایا تھا۔۔

یہ لے لو۔۔۔۔۔جتنے پیسوں کی تمہیں ضرورت ہے اُس سے کہیں زیادہ

ہیں۔۔۔مگر میری ایک بات یاد رکھنا۔۔۔۔

عورت کی عزت۔۔۔۔۔اُسکی نسوانیت۔۔۔۔اتنی ارازاں نہیں ہوتی کہ چند

پیسوں کے عوض بیچ دی

جائے۔۔۔یہ تو بہت نازک ہوتی ہے جس پر پڑا

ہلکا سا چھینٹا بھی اسکی ساری زندگی برباد کر دیتا ہے۔۔۔اور جو عورتیں اپنے ہاتھوں

اپنی عزت بیچتیں ہیں وہ۔۔۔۔۔پھر وہ خود کو عورت کہلوانے کی حقدار نہیں۔۔۔۔

ضرار نے اُسے اپنی طرف حیرانگی سے دیکھتے پاکر آہستگی سے اُسکا ہاتھ پکڑا اور چیک تھما کر واپس مڑ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایہامنہ کھولے اُسے تب تک دیکھتی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔

....

سیمل پنجاب یونیورسٹی میں بی ایس کیمسٹری کی اسٹوڈینٹ تھی۔۔۔

اس وقت وہ اور اسکی چند کلاس فیلوز کیمسٹری لیب میں موجود مختلف کیمیکلز کے تجربات کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یونیورسٹی میں چند دن پہلے آکسفورڈ یونیورسٹی کے کچھ اسٹوڈینٹس کسی سروے کے سلسلے میں پاکستان آئے تھے۔۔۔۔۔

ان اسٹوڈینٹس میں ضرار شاہ بھی شامل تھا۔۔۔

ضرار شاہ اپنی بائیس سالہ زندگی میں دوسری دفعہ پاکستان آیا تھا۔۔۔پہلی دفعہ پندرہ سال کی عمر میں عالم شاہ (باپ) کے ایکسیڈینٹ پر صرف ایک ہفتے کے لیے اور دوسری بار اب۔۔۔۔۔

اس لیے اب وہ پاکستان بلکہ لاہور کوان چند

دنوں میں اچھی طرح سے دیکھ لینا چاہتا تھا۔۔۔اوراس کام کی شروعات وہ یونیورسٹی

سے کر چکا تھا۔۔۔

آج اُسنے مختلف ڈیپارٹمینٹس کاوزٹ کیا تھااور

اب تھکن سے چور ہوسٹل کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اچانک اسکی نظر کیمسٹری لیب کے

بورڈ پر پڑی۔۔۔۔اسنے اپنے قدم ہوسٹل کی بجائے اسطرف موڑ

دیے۔۔

اب وہ لیب جارہا تھا۔۔

....

ضرار شاہ جاتے جاتے نا صرف چیک چھوڑ گیا بلکہ اپنا لمس بھی ابیہا ہاشم کے ہاتھوں پر

چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔

سنو۔۔۔رکو۔۔۔۔کون ہو تم۔۔۔رکو۔۔۔میری بات سنو پلیز۔۔۔۔ابیہا

اُسکے او جھل ہوتے ہی ہوش میں آکر اُسکے پیچھے بھاگی۔۔۔ مگر وہ

جا چکا تھا۔۔۔

وہ حیرت سے اپنے ہاتھ میں موجود دس لاکھ کے چیک کو دیکھ رہی تھی۔۔

....

لیب میں مختلف کیمیکلز کی سمیل

نے ضرار شاہ کا استقبال کیا۔۔۔وہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا ارد گرد کا جائزہ لے رہا

تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیمل۔۔۔وہ دیکھو ضرار شاہ۔۔۔حمنا نے اُسے ہلایا جو ایسڈ کے جار کو احتیاط سے ٹیبل

پر رکھ رہی تھی۔۔۔

ایڈیٹ یہ ایسڈ ہے گر گیا تو۔۔۔سیمل نے اُسے گھور کر کہا

چھوڑو اس ایسڈ ویسڈ کو۔۔۔وہ دیکھو ضرار شاہ۔۔۔حمنا نے کچھ فاصلے پر موجود ضرار

کی طرف اشارہ کیا

تیرے مامے کا پُتر ہے یہ ضرار شاہ جو کان کھائی جا رہی ہو۔۔۔وہ چڑی

ارے نہیں یار۔۔۔وہ آکسفورڈ یونی کا اسٹوڈینٹ۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

ہاں تو میں کیا کروں اسے۔۔۔۔ سیمل نے ایک نظر اُس آدھے انگریز اور آدھے پاکستانی کو دیکھا جو بلیک پینٹ اور بلیک ہی ٹی شرٹ میں ریڈ جو گز پہنے بہت دلکش لگ رہا تھا۔۔

کتنا ہینڈ سم ہے ناں۔۔۔۔ حمنا نے حسرت سے کہا

ہو گا۔۔۔۔۔۔ سیمل نے شان سے کہہ کر بیگ سے سیل نکالا

بہت ہی بور ہو تم قسم سے۔۔۔۔۔۔ تمہیں آج سے دو، چار صدیاں پہلے اس دنیا میں آنا چاہیے تھا۔۔۔بُڈھی روح۔۔۔۔ حمنا نے اسکے بازو پر دھپ ماری۔۔۔

دھپ لگنے سے سیمل کا سیل چھوٹ کر ٹیبل کے نیچے جا گرا۔۔۔

ڈفر۔۔۔۔اس نے حمنا کو گھورا

سوووووررری۔۔۔۔۔یار۔۔۔۔سوری۔۔۔وہ ڈھٹائی سے مسکرائی

اچھا تم اُٹھاؤ سیل۔۔۔۔ میں اتنے میں آئلہ سے نوٹس پکڑ لاؤں۔۔۔۔۔ حمنا کہتی ہوئی آئلہ کے گروپ کیطرف بڑھ گئی۔۔

ضرار شاہ سیل کان سے لگائے گرینی سے بات کرتا ہوا اُسی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

باپ سے مل آنا۔۔۔۔

میرا موڈ نہیں گرینی اینڈ پلیز ڈونٹ فورس

می مور۔۔۔۔وہ اکتایا ہوا سا بولا

اوکے فائن۔۔۔ایز یو وش مائی سن۔۔۔۔وہ مسکرائیں

ٹھینکس سویٹی۔۔۔۔۔۔۔

وہ بات کرتا ہوا نیلے پیلے کیمیکلز کے

جارز کو دیکھتا آگے بڑھا کہ اچانک پاؤں کسی وجود سے زوردار انداز میں ٹکرایا۔۔۔

اس تصادم کے نتیجے میں نہ صرف اُس

کا سیل چھوٹ کر دور جا گرا بلکہ وہ خود بھی نیچے جھکے ہوئے وجود پر گرا۔۔۔۔۔۔

ضرار شاہ کا بچاؤ کے لیے اٹھایا گیا ہاتھ ٹیبل پر موجود ایسڈ جار پر پڑا۔۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔۔۔پھر۔۔۔۔۔

پورے لیب میں سیمل فاروق کی کرب ناک

چیخیں بلند ہوئیں۔۔۔۔۔ً

....

بیا کہاں تھی تم۔۔۔۔رات کے دس بج

چکے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔امی بار بار پوچھ رہیں تھیں تمہارا۔۔۔نیہا نے اُسے گیٹ پر ہی

روکا

انف نیہا۔۔۔۔آگے تو آنے دو مجھے۔۔۔وہ غصے سے کہتی آگے بڑھی

امی سو گئیں کیا۔۔۔۔۔اس نے برآمدے میں آکر پوچھا

ہاں۔۔۔وہ میڈیسن لے لی تھی اسی لیے۔۔۔

اچھا مجھے بھوک نہیں ہے تم کھانا کھا

لو۔۔۔۔۔۔۔۔میں سونے جا رہی ہوں مجھے تنگ مت کرنا۔۔۔۔۔ابیہا کہتی ہوئی

سیڑھیاں

پھلانگ گئی۔۔

نیہا نے حیرانی سے اُسکی پشت کو دیکھا۔۔

....

ضرار شاہ۔۔۔۔۔عالم شاہ اور فاطمہ (جیکلین) کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔

عالم شاہ تعلیم کے سلسلے میں یو کے گئے اور وہیں انہیں جیکلین پسند آ گئی۔۔۔دوسری

طرف جیکلین بھی ان سے متاثر ہو چکی تھی۔۔

عالم شاہ کو جیکلین کی پسندیدگی کا

پتہ چلا تو اظہار میں ذرا دیر نہ کی۔۔۔۔

جیکلین تو جیسے تیار ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔فوراً سے شادی کا کہا۔۔۔۔۔

پر مذہب کی دیوار کو عالم شاہ نے محسوس کیا۔۔۔۔۔

مگر یہ مسلہ بھی جیکلین نے خود ہی حل کر دیا اسلام قبول کر کے۔۔

اب شادی میں کوئی رکاٹ نہ تھی۔۔۔۔اس لیے ایک روز دونوں نکاح کے مضبوط بندھن میں بندھ گئے۔۔۔۔عالم شاہ نے جب پاکستان اپنی شادی کا بتایا تو وہاں سے غم وغصے کا اظہار کیا گیا۔۔۔اور ساتھ ہی وجاہت شاہ (والد) کی طرف سے قطع تعلقی بھی کر دی گئی۔۔۔۔

شادی کے ڈیڑھ سال بعد فاطمہ (جیکلین) ضرار شاہ کو جنم دے کر اس دنیا سے چلی گئی۔۔۔

عالم شاہ نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا اور اب وہ واپس پاکستان جانا چاہتے تھے۔۔۔

گرینی (فاطمہ کی مدر) نے عالم شاہ پر زور دیا کہ وہ ضرار کو انکے پاس یو کے چھوڑ

جائیں۔۔۔ تھوڑی پس و پیش کے بعد وہ ایک سالہ ضرار کو گرینی کے پاس چھوڑ کر واپس پاکستان آ گئے۔۔۔

ضرار نے بھی اپنی ذات گرینی تک محدود کرلی۔۔۔ باپ سے کوئی خاص لگاؤ نہ تھا۔۔ محض فون پر چند باتیں کر لیتا۔۔۔

عالم شاہ کے اصرار کے باوجود وہ مستقل پاکستان نہیں آیا تھا۔۔۔

عالم شاہ پاکستان میں اپنی کزن سے شادی کر چکے تھے جس سے اُن کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔۔

شاید اسی لیے ضرار پاکستان نہیں آتا تھا کہ باپ کو کونسا اُسکی ضرورت ہے۔۔۔ اولاد تو اُنکے پاس موجود ہے۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اولادیں چاہے کتنی ہی ہوں مگر پہلی اولاد کی اپنی ہی بات ہوتی ہے۔۔۔ کیونکہ پہلی اولاد ہی ایک عورت اور مرد کو پہلی دفعہ ماں اور باپ کے رُتبے پر فائز کر کے ان کی تکمیل کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

....

اگلے دن ابیہا نے ہوسپٹل میں سارے چار جز جمع کروائے اور اس سے اگلے ہی دن کا

آپریشن اپوائنٹمنٹ لے لیا۔۔۔۔۔۔

وہ کافی حد تک خود کو سنبھال چکی تھی۔۔۔اور بار ہا اُس پاک ذات کا شکر ادا کر چکی تھی جس نے اس مہرباں کو بھیج کر اُسے گندگی میں لتھڑنے سے بچا لیا۔۔۔۔۔

وہ کون تھا۔۔۔اور کیوں اتنی بڑی رقم بنا کسی ثبوت کے دے گیا۔۔۔اس بارے میں وہ فلحال سوچنا نہیں چاہتی تھی۔۔

نیہا بار ہا اُس سے اتنے زیادہ پیسوں کا پوچھ چکی تھی مگر ابیہا نے اُسے ٹال دیا۔۔۔۔ابھی سب سے ضروری ماں کا آپریشن تھا۔۔۔وہ خیریت سے ہو جائے باقی سب پھر۔۔۔۔

یہی سوچ کر وہ خود کو ریلیکس کر

چکی تھی۔۔

....

سیمل ٹیبل کے نیچے سے موبائل اٹھانے جھکی تھی جب ضرار اُس کی ٹانگوں سے اڑ کر گرا اور اس کے ہاتھ سے گرنے والا ایسڈ سیمل کے چہرے کو داغدار کر گیا۔۔۔۔

تین ہفتے تک سیمل ہوسپٹل ایڈمٹ رہی۔۔۔اس دوران ضرار شاہ نے سیمل کے

گھر والوں سے معافی مانگی تھی۔۔۔

سب جانتے تھے یہ ایک حادثہ تھا۔۔اس لیے فرح بیگم نے اُسے معاف کر دیا تھا۔۔۔۔وہ سیمل سے ملنا چاہتا تھا مگر ڈاکٹرز نے منع کیا تھا کسی کو بھی ملنے سے۔۔۔۔۔

اُن کے ٹوئر کی واپسی کا دن آگیا تھا اور وہ سیمل سے ملے بنا اس سے ایکسکیوز کیے بنا ہی واپس یو کے آگیا۔۔۔۔۔۔

....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیمل کی دو سرجریز ہوئیں جس سے اُسکا فیس کافی حد تک ریکور کر گیا تھا۔۔۔۔۔مزید سرجریز درکار تھیں مگر سیمل کے دونوں بھائیوں نے اتنے اخراجات اُٹھانے سے انکار کر دیا۔۔۔ جسکی وجہ سے ابھی کچھ سیاہ دھبے کنپٹی سے کان کے نیچے تک موجود تھے۔۔۔۔اور اُسکے چہرے کے ان داغوں کی وجہ سے ہی ہر رشتے والے انکار کر جاتے تھے۔۔۔۔دو سال ہو گئے تھے اس حادثے کو جب فرح آج پھر سے اُسے کہنے آئیں تھیں کہ ایک اچھا رشتہ آیا ہے اُس کے لیے۔۔

سیمل۔۔۔۔وہ لوگ کل آئیں گے

مجھے اور تمہارے بھائیوں کو کوئی اعتراض نہیں ہے اس رشتے پر اور وہ لوگ بھی رشتے کے ساتھ ہی شادی کی ڈیٹ بھی لے لیں گے۔۔۔۔

سیمل نے حیرانگی سے ماں کو دیکھا

کیوں۔۔۔۔۔پہلے مجھے دیکھیں گے نہیں کیا۔۔۔؟؟؟؟وہ طنزیہ بولی

وہ تمہیں دیکھ چکا ہے۔۔۔فرح بیگم نے آہستگی سے کہا۔

کون۔۔۔۔؟؟؟؟وہ ہونق ہوئی

ضرار شاہ۔۔۔۔۔دھماکا ہوا

ماں کے منہ سے ضرار شاہ کا نام سُن کر وہ بُت بن گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

ضرار پاکستان سے واپس تو آ گیا تھا مگر اُسکی سوچیں ابھی بھی وہیں تھیں۔۔۔۔

وہ جانتا تھا اس سب میں اس کا کوئی قصور نہیں مگر پھر بھی گلٹی فیل کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ سوچ چکا تھا اُسے کیا کرنا ہے مگر اپنی اسٹڈیز کمپلیٹ کر کے ہی کوئی اسٹیپ لینا چاہتا تھا۔۔۔

دو سال ہو گئے تھے اُس حادثے کو جب اُس نے گرینی سے سیمل سے شادی کا

کہا۔۔۔

گرینی اُس کی فطرت اچھے سے جانتی تھیں

کہ جب بھی اُس کے ہاتھوں کسی کا نقصان ہو جائے تو وہ تب تک چین سے نہیں بیٹھتا

جب تک اس نقصان کو کسی نہ کسی طرح پورا نہ کر دے۔۔۔۔

وہ جانتی تھیں کے ضرار صرف اپنی غلطی کے ازالے کے لیے سیمل سے شادی کر رہا

ہے اس سب میں دل کا کوئی معاملہ نہیں مگر وہ اسے روکنا نہیں چاہتی

تھیں۔۔۔۔اسلیے انہوں نے عالم شاہ سے بات کی۔۔۔

عالم شاہ کو اور کیا چاہیے تھا اُن کا بیٹا

پاکستان میں شادی کر رہا تھا۔۔اس لیے انہوں نے فوراً حامی بھر لی۔۔۔

اور آج عالم شاہ، گرینی اور ضرار شاہ سیمل فاروق کے گھر اُسکا رشتہ لینے آئے تھے۔۔۔

فرح بیگم نے سیمل کی مرضی کے خلاف ہی اُن کو ہاں میں جواب دے کر تین دن بعد

نکاح اور پندرہ دن بعد رخصتی طے کر دی تھی۔۔۔

....

جلدی سے تیار ہو جاؤ سیمل۔۔۔مارکیٹ کا چکر لگا آئیں۔۔۔تمہاری بھابھیوں سے

مجھے کوئی امید نہیں ہے اس لیے خود ہی شاپنگ

کر آئیں۔۔۔۔

اٹھو میرا بچہ۔۔۔۔فرح نے ساکت بیٹھی سیمل کا کندھا ہلایا۔۔

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔اور نہ ہی یہ شادی کروں گی۔۔۔

سیمل بچپنا چھوڑو تم جانتی ہو سب پھر بھی۔۔۔

میں جانتی ہوں اسی لیے کہہ رہی ہوں مجھے ضرار شاہ سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔

کیوں نہیں کرنی شادی۔۔۔۔۔تم جانتی ہو ناں دو دن بعد نکاح ہے تمہارا۔۔۔

مجھے نفرت ہے ضرار شاہ سے۔۔۔میں ہر گز اس سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔جب

جب اُسے دیکھوں گی مجھے اُس روز اسکی وجہ سے ملنے والی اذیت یاد آئے گی اور

میں اُسے۔۔۔۔۔

بس سیمل اُس روز جو بھی ہوا اس میں ضرار کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔فرح تحمل سے

بولیں

قصور تو میرا بھی نہیں تھا امی پھر مجھے کیوں سزا ملی۔۔۔۔۔

اور تم اس سزا کو ختم کونسا کرنا چاہتی ہو۔۔۔پچھلے دو سال سے ریجیکشن سن سن کر

تھکی نہیں ہو کیا جو پھر انکار کر رہی ہو۔۔۔۔۔وہ خفا ہوئیں

تو یوں کہیں ناں آپ بھی تنگ آگئی ہیں مجھ سے اپنے بیٹوں کی طرح۔۔۔۔

سیمل۔۔۔۔ سیمل۔۔۔ سمجھ کیوں نہیں رہی ہو تم۔۔۔۔

مجھے نہیں سمجھنا امی۔۔۔

تو مت سمجھو بس اتنا جان لو کہ یہ تمہاری ماں کا فیصلہ ہے

امی۔۔۔۔وہ منمنائی

پلیز سیمل میں ہاتھ جوڑتی ہوں میری بوڑھی ہڈیوں میں اتنی طاقت نہیں کہ تمہیں اس زمانے کہ سرد و گرم سے مزید بچا سکوں۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔اپنی ماں کی آخری خواہش سمجھ کر قبول کر لو۔۔۔۔ یہ لو ہاتھ جوڑتی ہوں تمہارے سامنے۔۔۔۔

امی یہ کیا۔۔۔پلیز امی۔۔۔۔ مم۔۔۔میں تیار ہوں۔۔۔ سیمل نے ماں کے ہاتھوں کو پکڑ کر ہونٹوں سے لگا لیا۔

....

ٹھیک تین دن بعد سیمل فاروق اور ضرار شاہ کا نکاح ہو گیا۔۔

پندرہ دن بعد رخصتی تھی۔۔۔۔۔۔اور ان پندرہ دنوں میں ہی عالم شاہ نے اپنے

اثرورسوخ سے سیمل کے پیپرز بھی ریڈی کروا لیے تھے۔

اور سولہویں دن صبح گیارہ بجے کی فلائٹ

سے گرینی، ضرار اور

سیمل۔۔۔۔ مسز سیمل ضرار۔۔۔۔۔بن کریو کے کے لیے فلائی کر گئے تھے۔۔۔۔

....

شاذمہ بیگم کا آپریشن باخیر وعافیت ہو گیا تھا۔۔۔۔

ایہا اور نیہا بہت خوش تھیں۔۔۔۔

آج انہوں نے ڈسچارج ہو کر گھر واپس آنا تھا

نیہا تمہیں جیسے جیسے سوپ کا بتایا ہے بلکل ویسے ہی بنا لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں بل کلیئر کر کے تین چار بجے تک امی کو لے کر آ جاؤں گی۔

اوکے میڈم۔۔۔اب آپ بے فکر ہو کر جائیں اور خیریت سے واپس آئیں۔۔۔۔۔نیہا شوخی سے بولی

ہاں جارہی ہوں دروازہ بند کرلو۔۔۔۔ایہا مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی

....

بیاتم نےاُس روز توٹال دیامگرآج توبتادو تمہارے پاس اتنے لاکھ کہاں سے آئے۔۔۔ایہایہی سب سوچ رہی تھی جب نیہانےاُسکے بیڈ کی پائنتی پر بیٹھ کر پوچھا

ایہا بھی یہ بات کسی سے شئیر کرناچاہ رہی تھی اسی لیے فورانیہا کو بتانے لگی۔۔۔

وہ اصل میں۔۔۔۔۔۔۔۔

ایہانےاُسے دانیال ملک کی آفرسے لے

کراُس اجنبی مہرباں کی مہربانی تک کی تمام باتیں بتادیں۔۔۔

اب۔۔۔اب کہاں سے اتنے پیسے واپس کریں گےاور کس طرح۔۔۔تم تونام بھی نہیں جانتی ہواس کا۔۔۔نیہاالجھی

ہاں۔۔۔میں بھی یہی سوچ رہی ہوں اگرکوئی اتہ پتہ ہوتاتوکم ازکم اس کاشکریہ تواداکردیتی اور پھر کہیں جاب کرکے قسطوں میں اُسکے پیسے لوٹادیتی۔۔۔۔پراب۔۔۔

بیا۔۔۔تم۔۔۔تم نے چیک پر اُن کا نام نہیں پڑھا۔۔۔؟؟؟نیہا نے ایکسائیٹڈ ہو کر پوچھا

یہی تو غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔۔میں اُس روز اتنی اپ سیٹ تھی کہ بنا دیکھے،بنا سوچ سمجھے ہی بینک سے کیش کروایا اور ہوسپٹل میں آپریشن کے لیے جمع کروا دیے۔۔۔۔اور اب یہی سوچ رہی ہوں کہ میں اُس شخص کو کیسے ڈھونڈو گی۔۔۔۔۔۔وہ پریشان سی بولی

ہم بینک سے پتہ کر لیتے ہیں۔۔۔نیہا نے مشورہ دیا

مگر کیا کہوں گی میں کہ آج سے بیس،بائیس دن پہلے میں نے ایک چیک کیش کروایا تھا پتہ نہیں کس کے نام کا پلیز بتائیں کیا نام لکھا تھا اُس پر۔۔۔۔ابیہا نے کڑھتے ہوئے اُسکے مشورے کا مذاق اڑایا۔۔

تو پھر اب۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

پھر یہ کہ اپنے ننھے سے دماغ کو اتنا نا تھکاؤ کہ وہ بلکل ہی ٹھوسسسسسس ہو جائے۔۔۔۔ابیہا نے بہن کی شکل دیکھ کر کہا

بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔۔نیہا نے منہ بسور کر مکا جڑا

بہت عرصے بعد دونوں بہنوں کی ہنسی کمرے میں گونجی تھی۔۔۔۔

....

سیمل بیٹا اٹس یور روم ناؤ یو فریش اینڈ ٹیک سم ریسٹ۔۔۔۔میں چائے بھجواتی ہوں

گرینی مسکرا کر کہتیں سیمل کو ضرار کے روم میں چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔

سیمل نے چاروں اور نظریں گھما کر کمرے کا جائزہ لیا۔۔۔

اونہہ کمرہ تو اچھا ڈیکوریٹ کیا ہے۔۔۔اُس نے ناک چڑھا کر تعریف کی

مجھے کیا اس کمرے سے اور کمرے والے

سے۔۔۔۔وہ کندھے اچکاتی واش روم میں گھس گئی۔۔۔

فریش ہو کر نکلی کہ کمرے میں ضرار کو موجود پایا۔۔۔۔۔۔وہ نظر انداز کرتی آئینے

کے سامنے کھڑے ہو کر بال بنانے لگی۔۔

ضرار اس بے نیازی پر مسکراتا اُس کی طرف بڑھا۔۔۔

ہاؤ آر یو مائی ڈیئر وائف۔۔۔۔اس نے سیمل کے پیچھے کھڑے ہو کر آئینے میں نظر آتے

اس کے عکس سے پوچھا

سیمل نے ایک نظر اس پر ڈالی اور بنا جواب دیے پھر سے بالوں میں برش چلانے لگی۔۔

خفا ہو مجھ سے۔۔۔۔؟؟پر کس بات پر۔۔۔؟؟؟وہ اُسکے انداز سے حیران ہوا

سیمل ابھی بھی خاموش رہی۔۔

سیمل۔۔۔۔۔ضرار نے اسکا رخ اپنی طرف کیا

وہ نظریں جھکا گئی

۔۔۔۔لوکنگ نائس۔۔۔۔تعریف کی گئی

اس تعریف پر سیمل نے جھٹکے سے

سر اٹھایا۔۔۔

میں اچھی لگ رہی ہوں۔۔۔۔تپ کر پوچھا

یس۔۔۔۔یو آر لوکنگ سوپر یٹی۔۔۔ضرار نے اُسے قریب کیا

کہاں سے لگ رہی ہوں پریٹی۔۔۔؟؟وہ ابھی بھی تپی ہوئی تھی اس جھوٹی تعریف پر

فرام ہیئر۔۔۔۔۔ضرار نے بوجھل سی آواز میں کہہ کر اُسکے سیاہ دھبوں کو بہت پیار اور

آہستگی سے ہونٹوں سے چھوا۔

سیمل کو اس سے اتنی بے باکی کی امید نہ تھی اسلیے فوراً پیچھے ہٹی

آئی ایم ٹائرڈ۔۔۔۔کہتی ہوئی وہ جلدی سے بستر کی جانب بڑھی

فائن سویٹی۔۔۔ٹیک ریسٹ۔۔۔۔ضرار مسکراتا ہوا واش روم میں چلا گیا۔۔

پیچھے سیمل خود کو ڈپٹ رہی تھی کہ مجھے ہرگز اس شخص کی چالوں میں نہیں آنا ہے بلکہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے تو اس کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

اس سے آگے وہ صرف مسکرائی اور کمفرٹ منہ تک لے کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

....

ایک ہفتے سے اوپر ہو گیا تھا۔۔۔انہیں انگلینڈ

آئے ہوئے مگر سیمل نے ضرار کو خود کے

قریب نہیں آنے دیا۔۔۔۔

وہ جب بھی ایسی کوئی کوشش کرتا سیمل کوئی نا کوئی بہانا بنا کر خود کو بچا لیتی۔۔۔۔

ضرار اُسکے انداز سے حیران ضرور تھا مگر فلحال خاموشی سے جج کر رہا تھا۔۔۔کہ سیمل

ایسا کیوں کر رہی ہے۔

انہی دنوں گرینی نے انہیں بتائے بغیر اُن کی ملائیشیا کی ٹکٹس بک کروائیں اور کھانے

کے ٹیبل پر سرپرائز آوٹ کیا۔۔۔

گرینی آپ پوچھ تو لیتیں بلاوجہ اتنے پیسے ضائع کیے۔۔۔ضرار پانی کا گلاس منہ کو لگاتا

بولا

جو پیسے میں اپنی خوشی سے اپنے بچوں پر خرچ کر رہی ہوں وہ کیسے ضائع ہوئے

بھلا۔۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی ہنی مون پر شادی کے شروع دنوں میں جاتے ہیں پھر بے بیز آ گئے تو نکلنا

مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔۔ کیوں سیمل میں ٹھیک کہہ رہی ہوں ناں۔۔۔ گرینی نے

مسکرا کر سیمل کو دیکھا

سیمل تو انکی بات پر ہی سر جھکا گئی تھی کیا جواب دیتی۔۔۔

ضرار نے ایک نظر اسکے جھکے سر کو دیکھا اور کھڑا ہوا۔۔۔ گرینی میں فصی کی طرف جا

رہا ہوں۔۔

اوکے چلے جاؤ بٹ ملائیشیا کے لیے ریڈی رہنا رائٹ۔۔۔؟؟

اوکے۔۔۔ وہ گرینی کے سر کا بوسہ لے کر مسکراتا ہوا نکل گیا

سیمل بیٹا تم خوش نہیں ہو کیا۔۔۔؟؟؟ گرینی نوٹ تو کب سے کر رہی تھیں مگر پوچھا

آج تھا۔

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں خوش ہوں۔۔۔ وہ بمشکل مسکرائی

تو پھر تیار ہو کر رہا کرو میری جان۔۔۔ ابھی تو شادی کو چند دن ہوئے ہیں۔۔۔ میں

نے تو سُنا تھا پاکستانی لڑکیاں میک اپ کی بہت دیوانی ہو تیں ہیں۔۔۔ مگر تم تو بہت سیمپل ہو۔۔۔

دیکھو یہی دن ہیں ایک دوسرے کو انڈر اسٹینڈ کرنے کے۔۔۔۔۔

مگر تم لوگ تو ایک دوسرے سے کھنچے کھنچے سے رہتے ہو۔۔۔ کیا وجہ جان سکتی ہوں میں۔۔۔؟؟

نہیں گرینی آپ کو وہم ہوا ہو گا ایسا کچھ نہیں اور میں بھی پہلی دفعہ گھر والوں سے اتنا دور آئی ہوں اس لیے ایڈ جسٹمنٹ میں وقت تو لگے گا۔۔۔ سیمل اکتائی سی بولی

آئی نو ڈیٹ ایڈ جسٹمنٹ میں وقت لگے لگا۔۔۔ پر میں تم سے ایک بات کرنا چاہتی ہوں تم میری وہ بات مانو گی ناں سیمل۔۔۔۔ گرینی نے مان سے پوچھا

جی۔۔۔جی کریں بات۔۔۔ وہ فورا بولی جیسے بات سن کر جان چھڑوانا چاہتی ہو

سیمل ضرار محبتوں کے معاملے میں بہت ان لکی رہا ہے۔۔۔۔ پیدائش پر ماں چلی گئی اور پھر عالم کے پاکستان جانے سے وہ باپ سے بھی محروم ہو گیا۔۔۔ میں جانتی تھی یہ سب پر خود کی تنہائی مٹانے کو ضرار کو اپنے پاس رکھ لیا۔۔۔۔

اپنی ساری ممتا، ساری محبتیں میں نے اُسی پر لُٹائی ہیں۔۔۔ مگر پھر بھی کچھ کمی سی ہے۔۔۔اور میں چاہتی ہوں وہ کمی تم اپنی محبت دے کر پوری کر دو۔۔۔

دیکھو میں جس اتیج میں ہوں کبھی بھی چل بسوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر چاہتی ہوں کہ میرے بعد کوئی ہو جو بڑے مان سے اُسے چاہے۔۔۔اُسے کی تنہائی کو سمیٹے اور وہ کوئی تم ہی ہو سیمل۔۔۔۔ گرینی مسکرائیں

پتہ ہے سیمل۔۔۔۔ میں نے اپنے بیٹے کو عورت کی عزت کرنا سکھایا ہے اور تم یہ سب دیکھو گی بھی اسکے ساتھ رہ کر۔۔۔۔۔

ایک مرد کی لائف میں ہر عورت کی مخصوص جگہ ہوتی ہے۔۔۔ماں، بہن، بیوی اور بیٹی۔۔۔اور میرے ضرار نے نہ ماں دیکھی اور نہ ہی بہن۔۔۔بیوی کی صورت میں تم آگئی ہو اور اگر اوپر والے نے چاہا تو وہ بیٹی سے بھی نواز دے گا۔۔۔۔

سیمل انتہائی بے زاری سے سب سن رہی تھی

تم۔۔۔ تم دیکھنا سیمل میرا ضرار ہر رشتے میں کتنا سنسیئر ہو گا۔۔۔ مجھے یقین ہے وہ

تمہیں بہت عزت اور محبت دے گا۔۔۔۔اور میری ریکویسٹ ہے سیمل کہ تم بھی

اُس سے محبت کرنا، وفا کرنا اور اُسکی ساری تشنگیوں کو مٹا دینا میری جان۔۔۔۔۔تم سمجھ

رہی ہو ناں میری باتیں۔۔۔۔ گرینی نے اُس کا ہاتھ تھاما

جج۔۔۔۔جی۔۔۔۔ سیمل نے غائب دماغی سے سر ہلایا

اوہ تھینکس سویٹ گرل۔۔۔۔ گرینی نے مسکرا کر سیمل کے ہاتھوں کا بوسہ لیا۔۔۔

وہ آج ضرار کو سیمل کے حوالے کر کے مطمعین ہو گئی تھیں

....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم ریڈی ہو جاؤ کچھ دیر میں باہر چلتے ہیں گھومنے۔۔۔۔۔۔تم شاپنگ بھی کر

لینا۔۔۔۔ضرار نے میگزین پڑھتی سیمل سے کہا

وہ کل ملائیشیا آچکے تھے۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔۔وہ لاپرواہی سے بولی

کیوں نہیں جانا تمہیں۔۔۔۔۔

میری مرضی۔۔۔۔ سیمل نے کندھے اچکائے

ایک دفعہ اپنی مرضیوں کی لسٹ بنا کر دے دو تا کہ میں آگاہ ہو سکوں۔۔۔۔ ضرار نے

تھوڑے غصے میں آ کر کہا

دے دوں گی مگر ابھی مجھے ڈسٹرب مت کرو۔۔۔

واٹس یور پرابلم گرل۔۔۔۔۔اس کے انداز پر ضرار نے چلاتے ہوئے میگزین چھینا

کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔۔۔

جو تم کر رہی ہو وہ کیا ہے تمہارے خیال میں۔۔۔؟؟؟

میں نے کہا ناں مجھے ڈسٹرب مت کرو۔۔۔ سیمل بھی لحاظ چھوڑتی چلائی

ڈونٹ بی شاؤٹ ایڈیٹ۔۔۔ ضرار نے لابی میں کھلتی ونڈو بند کی

میں چلاؤں تو ایڈیٹ اور تم۔۔۔ تم چلاؤ تو مہذب۔۔۔ہاں

سیمل واٹ از دس یار۔۔۔۔۔۔ تمہیں مجھ سے جو بھی ایشو ہے کلیئر کر دیوں روز روز

میری انسلٹ کر کے کیا مل رہا ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔وہ ڈھیلا پڑا

کیونکہ بلا وجہ غصہ کرنا اسکی عادت نہ تھی۔

سکون۔۔۔۔۔ سیمل نے دل میں کہا

سیمل کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔۔۔۔وہ اسکی چپ پر دوبارہ بولا

میں تمہاری انسلٹ نہیں کرتی۔۔۔لاپرواہی سے بتایا

مگر میری فیلنگز کی تو کرتی ہو ناں۔۔۔آئی نو ڈیٹ۔۔۔ہماری کوئی لو میرج نہیں ہے جو

ابھی سے ہم دونوں دھواں دھار عشق و محبت میں گرفتار ہو جائیں

مگر تھوڑی بہت محبت کرنے کی، رومینس کرنے کی کوشش تو کر سکتے ہیں ناں۔۔۔وہ

شرارت سے کہتا سیمل کے قریب آ رکا

مجھے کوئی شوق نہیں تم سے رومینس کرنے کا۔۔۔ سیمل نے ناک چڑھایا

مگر مجھے تو ہے ناں۔۔۔ضرار نے اُسے حصار میں لیا

پلیز ضرار لیو می۔۔۔وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی مگر ضرار کا حصار

مضبوط تھا۔۔

پلیز ضرار۔۔۔وہ تھک کر منمنائی

نو مور پلیز ہنی۔۔۔۔۔وہ اس کے چہرے پے جھکا اسکے سیاہ نشانوں کو چھو رہا تھا۔۔۔

بار بار۔۔۔دیوانوں کی طرح۔۔۔۔

وہ شاید اپنے اس عمل سے سیمل کو ان دھبوں سے ملنے والی تکلیف کو کم کرنا چاہ رہا

تھا۔۔۔

مگر سیمل کو اُسکا چھونا بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔وہ خود کو چھڑوانا چاہتی تھی مگر آج

ضرار نے تمام راستے مسدود کر دیے

تھے۔۔۔

....

وہ دونوں ملائیشیا میں پندرہ دن کا ہنی مون ٹرپ گزار کر واپس آ چکے تھے۔

ضرار نے جاب پر جانا شروع کر دیا تھا۔۔۔

وقت ہمیشہ کی طرح بنا رکے گزرتا جا رہا

تھا۔۔۔

سیمل کے رویے میں بھی بہتری آگئی تھی۔۔۔اس نے زبان کا استعمال کم کر دیا

تھا۔۔۔اب وہ ضرار کو کسی بھی عمل سے روکتی ٹوکتی نہیں تھی۔۔۔۔بلکہ اپنے

رویے اور ایکسپرشنز سے بے زاری کا اظہار کرتی تھی

جس سے ضرار کو شرمندگی کیساتھ اکثر شبعہ ہوتا کہ شاید سیمل کو کوئی سائکی پرابلم ہے

جو وہ یوں ضرار کے قریب ہونے پر اپنے ایکسپریشنز سے اکتاہٹ شو کرتی

ہے۔۔۔۔جیسے ضرار کوئی اچھوت ہو

انہی دنوں ایک روز پاکستان سے آنے والی کال نے سب کو پریشان کر دیا۔۔

فرح بیگم ہارٹ اٹیک کی وجہ سے انتقال کر گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔ سیمل نے جب سے فون سُنا تھا رونے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔ضرار اور گرینی مسلسل اُسے حوصلہ دے رہے تھے چپ کروا رہے تھے مگر وہ زار و قطار روتی جا رہی تھی۔۔۔

ضرار میں سنبھال لوں گی سیمل کو تم جاؤ اور پاکستان کی ٹکٹس بک کرواؤ جا کر۔۔۔۔ گرینی نے سیمل کے ہچکیاں لیتے وجود کو سینے سے لگایا

جی گرینی میں جاتا ہوں۔۔۔ضرار دو ٹکٹس بک کروا آیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اور سیمل فرح بیگم کے جنازے تک پہنچ گئے تھے۔۔۔اس دوران ضرار نے بہت مشکل سے اسے سنبھالا تھا

وہ ایک ہفتہ وہاں رہ کر واپس آ گئے۔۔۔۔۔ سیمل کے بھائی بھابھیوں کا رویہ سیمل کیسا تھ کچھ عجیب سا تھا۔۔۔۔۔۔ سیمل واپس انگلینڈ آ کر بہت چپ چپ رہنے لگی تھی۔۔۔آخر سہیلی جیسی ماں چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔نا بھرنے والا زخم مل گیا تھا اُسے۔۔۔ مگر وقت سب سے بڑا مرہم ثابت ہوتا ہے اور یہ بڑے سے بڑا زخم بھرتا

www.neweramagazine.com

نہیں مگر مندمل ضرور کر دیتا ہے۔۔

ضرار اور گرینی نے بھی ایکسٹرا توجہ دے کر اُسے نارمل کر ہی لیا تھا۔۔۔۔۔

فرح بیگم کی وفات کے بعد سیمل کے دونوں بھائیوں نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا سیمل سے۔۔۔۔ مگر سیمل کو بھی ان سے کوئی سروکار نہ تھا۔۔۔۔وہ خود بھی سنبھل چکی تھی

سیمل۔۔۔۔۔وہ وارڈروب میں بزی تھی جب ضرار نے پیچھے سے آکر اس کے گرد حصار باندھا

کیا کر رہی ہو۔۔۔۔ سویٹ ہارٹ۔۔۔۔اس نے تھوڑی سیمل کے کندھے پر ٹکائی

نظر نہیں آرہا۔۔۔۔۔وہ بڑبڑائی

جب تم پاس ہوتی ہو تو مجھے تمہارے سوا کچھ دیکھائی نہیں دیتا۔۔۔۔ ضرار نے اُسکی بکھری لٹیں ہٹا کر گستاخی کی۔

ضرار پلیز موقع تو دیکھ لیا کرو ہر وقت کے رومینس سے تھکتے نہیں کیا۔۔۔؟؟؟وہ بے زاری سے بولی

ارے کہاں ڈارلنگ تم تھکنے ہی کب

دیتی ہو۔۔۔وہ گھمبیر تا سے کہتا اُسکا رُخ اپنی جانب موڑ چکا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ آوٹ آف کنڑول ہوتا دروازہ ناک ہوا۔۔۔

کوئی ہے باہر۔۔۔۔۔ سیمل نے جان چھوٹنے پر شکر کیا۔۔۔

دیکھتا ہوں مگر واپس آکر یہیں سے کنٹی نیو کروں گا۔۔۔وہ آنکھ مارتا دروازے کی

جانب بڑھا

اونہہ۔۔۔۔اور کوئی کام ہی نہیں۔۔۔ سیمل منہ بناتی پھر سے واڑدروب میں بزی ہو

گئی

....

ضرار مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے اگر فری ہو تو ابھی کر لیتی ہوں۔۔۔۔ گرینی

نے اسے چینل سرچنگ میں مصروف دیکھ کر پوچھا

وائے ناٹ ڈئیر لیڈی سٹ ہئیر۔۔۔۔اس نے

گرینی کا ہاتھ پکڑ کر پاس بیٹھایا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضرار مجھے تم سے فصی کے بارے میں بات کرنی ہے

فصی کے بارے میں۔۔۔وہ حیران ہوا

ہاں۔۔۔فصی کے بارے میں

کہیئے۔۔۔وہ متوجہ ہوا

ضرار فصی کا گھر آنا جانا کچھ زیادہ ہو گیا ہے اسلیے منع کرواسے اور باہر ہی ملا کرو اس

سے۔۔۔۔

ایسا کیا ہو گیا گرینی۔۔۔وہ بات سن کر حیران ہوا

پہلے کی بات اور تھی ضرار۔۔۔مگر اب گھر میں تمہاری بیوی بھی ہوتی ہے۔۔۔۔وہ

اکثر تمہاری غیر موجودگی میں بھی آتا ہے۔۔۔میں ایک دو دفعہ باتوں میں منع کر چکی

ہوں مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔

اور سیمل کو بھی سمجھاؤ کہ وہ اُس سے زیادہ میل جول مت رکھے۔۔۔

گرینی پلیز جو بھی بات ہے ڈائریکٹلی

کہیں۔۔۔وہ جانتا تھا ضرور کوئی ایسی ویسی بات ہوئی ہے جو گرینی اسطرح کہہ رہی ہیں

ورنہ چھوٹی موٹی بات تو وہ خود ہینڈل کر لیتیں تھیں۔۔۔

کچھ خاص نہیں۔۔۔بس مجھے فصی کا تمہاری غیر موجودگی میں آنا اور سیمل کا اسکی

آؤ بھگت کرنا پسند نہیں۔۔ گرینی نے سیدھی بات کہی

اوکے آئی ویل ہینڈل۔۔۔آپ پریشان مت ہوں ضرار نے گرینی کے پریشان چہرے کو دیکھ کر ان کے بوڑھے وجود کے گرد بازو پھیلائے

وہ گرینی کی بات پر ٹھٹھک چکا تھا۔۔

....

ضرار گرینی کی بات پر ٹھٹھک چکا تھا۔۔۔۔۔

سیمل کا رویہ تو ابھی بھی کچھ خاص اچھا نہ تھا اسکے ساتھ۔۔ مگر پھر بھی اس نے سیمل کی بجائے فصی سے بات کرنے کا سوچا۔۔۔۔۔۔

(فصی کا تعلق پاکستانی سیاسی فیملی سے تھا۔۔۔وہ یوکے اسٹڈی کے لیے آیا تھا مگر اسٹڈی کمپلیٹ ہونے پر بھی وہیں تھا۔۔۔ضرار اور فصی کی پہلی ملاقات یونی میں ہی ہوئی اور یہ ملاقات ہلکی پھلکی دوستی میں بدل گئی۔۔۔۔

مگر وہ دونوں ہی ایک دوسرے کا الٹ تھے۔۔۔۔

فصی کے دو شوق تھے۔۔۔شراب اور شباب۔۔۔۔جبکہ ضرار ان دونوں چیزوں سے کوسوں دور تھا۔۔

مگر پھر بھی وہ دوست تھے۔۔۔۔۔فصی وہاں اکیلا تھا،اس لیے اکثر گھر آتا جاتا رہتا تھا۔۔۔۔۔کیونکہ گھر میں صرف ضرار

اور گرینی ہوتے مگر اب سیمل بھی تھی۔۔اسلیے احتیاط ضروری تھا(

ضرار نے فصی سے مل کر باتوں باتوں میں اپنی غیر موجودگی میں آنے سے منع کر دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج وہ ہوسپٹل آیا تھا سیمل کی لاسٹ سرجری کا اپائنٹمنٹ لینے۔۔۔

ضرار نے شادی کے بعد سیمل کی تین سرجریز کروائیں تھیں۔۔۔۔جس سے سیمل کا چہرہ تقریباً ٹھیک ہو چکا تھا جو تھوڑے بہت نشان باقی تھے وہ اس چوتھی اور آخری سرجری سے ختم ہو جانے تھے۔۔۔

تین دن بعد کی ڈیٹ لے کر وہ گھر

آ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

سیمل کیچن میں تھی۔۔۔۔۔جب وہ آیا

سلام کے بعد وہیں کیچن میں چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔ گرینی کہاں ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟

اپنے روم میں۔۔۔۔ مختصر جواب آیا

تم کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟

کھانا بنا رہی ہوں نظر نہیں آرہا کیا۔۔۔۔وہ بے زار ہوئی

اچھا ایک کپ چائے بھی بنا دو کافی تھک گیا ہوں۔۔۔ضرار نے انگڑائی لی

میں فارغ نہیں ہوں ابھی جب ہوں گی تب بنا دوں گی۔۔۔وہ تڑخ کر بولی

سیمل بات کرنے کا کوئی طریقہ ہوتا ہے اور تم مجھ سے یوں بات کرتی ہو جیسے میں تمہارا ہزبینڈ نہیں بلکہ سرونٹ ہوں۔۔۔۔

تو مت بات کیا کرو اگر اتنی چبتیں ہیں میری باتیں تو۔۔

فائن مت بناؤ چائے۔۔۔میں مر نہیں رہا تمہاری چائے پینے کو۔۔۔وہ بھی غصے میں آیا

اتنی آسانی سے مرنے والے کہاں۔۔۔؟؟؟

مارنا چاہتی ہو مجھے۔۔۔۔ضرار نے بازو پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا۔

میری بلا سے مر و یا جیو مجھے کیا اور چھوڑو میرا بازو۔۔۔۔۔ جنگلی

سیمل نے بازو چھڑوانا چاہا جس میں ضرار کی انگلیاں گڑی ہوئی تھیں۔

تم پھر سے پہلے کی طرح بد تمیز ہوتی جارہی ہو سیمل۔۔۔۔۔وہ تحمل سے بولا

تو چھوڑدو پھر۔۔۔ مجھ جیسی بد تمیز کو اور لے آؤ کوئی اپنے جیسی تمیز دار۔۔۔۔۔ سیمل بد تمیزی سے بولی

تم جانتی ہو۔۔۔تم اس وقت کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟

ہاں جانتی ہوں اچھے سے جانتی ہوں کیا کہہ رہی ہوں اور پورے ہوش سے کہہ رہی ہوں

کہ دے دو طلاق مجھے اگر۔۔۔۔

سیمل۔۔۔۔ضرار کا ہاتھ اُٹھا تھا مگر گرینی نے اسکا ہاتھ تھام کر روک لیا تھا۔۔

کیا کر رہے ہو ضرار میں نے ہر گز تمہاری تربیت اسطرح نہیں کی۔۔۔ گرینی دکھ سے بولیں

دیکھ لیا ناں آپ نے۔۔۔۔ کہتیں تھیں میرا بیٹا عورت کی عزت کرنا جانتا ہے۔۔۔۔یہ۔۔۔۔یہ جانتا ہے آپ کا بیٹا۔۔ سیمل نے چلا کر گرینی سے کہا

چلاؤ مت سیمل تم اسوقت گرینی سے بات کر رہی ہو۔۔

اونہہ۔۔۔دیکھ لوں گی تم سب کو۔۔۔۔جو جونک کی طرح چمٹ چکے ہو مجھ سے۔۔۔۔۔وہ گھور کر کہتی تیزی سے کیچن سے نکل گئی

کیا ہوا تھا جو سیمل اسطرح ری ایکٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔گرینی سیمل کی بدتمیزی پر حیران ہوئیں

گرینی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے چلیں۔۔۔۔۔روم میں چل کر بات کرتے ہیں۔۔ضرار گرینی کو انکے روم میں لے آیا۔۔۔

لیٹا کر کمبل اوڑھایا۔۔۔

اب بتاؤ کیا ہوا تھا۔۔۔؟؟؟

پتہ نہیں۔۔۔۔وہ بےزار سا بولا

تو پھر نوبت ہاتھ اٹھانے تک کیسے آگئی

گرینی ڈائیورس کا کہہ رہی تھی وہ۔۔۔۔اتنی چھوٹی سی بات پر وہ اتنی بڑی بات کر گئی۔۔ڈسگسٹنگ۔۔۔۔میں کیا کیا کر رہا ہوں اس کو خوش رکھنے کے لیے اور وہ۔۔۔۔وہ بلکل میری ریسپیکٹ نہیں کرتی گرینی۔۔۔۔میں سمجھ رہا تھا وہ مجھ سے انجانے میں ہوئی اس غلطی کو آہستہ آہستہ معاف کر دے گی

مگر شاید وہ ابھی بھی اسی بات کو لے کر مجھ سے نفرت کرتی ہے جس میں میرا کوئی قصور

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھی نہ تھا۔۔وہ پریشان سا بولا

ضرار تم نے فصی سے بات کی۔۔۔ضرار کی

باتوں کے جواب میں گرینی یہ کیا پوچھ رہیں تھیں۔۔۔ضرار نے حیرت سے گرینی کو

دیکھا۔۔۔

وہ اصل میں۔۔۔۔۔وہ ہچکچائیں

ایسے ہی پوچھ لیا میں نے۔۔۔۔تم موڈ ٹھیک کرواپنا میری جان۔۔۔۔۔گرینی نے

اسکے تھکے تھکے سے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لے کر ماتھے پر بوسہ دیا

آئی ایم فائن سویٹ لیڈی۔۔۔۔۔ضرار نے بمشکل مسکرا کر ان کو ریلیکس کیا

....

پرسوں کی اپائٹمنٹ ہے تمہاری سرجری

کی۔۔۔۔ضرار نے لیٹتے ہوئے برابر میں لیٹی سیمل سے کہا

وہ ہر بار ہی سیمل کی بدتمیزی بھلا کر پہل کر لیتا تھا

تمہارا احسان نہیں چاہیے اس لیے کوئی سرجری نہیں کروانی مجھے سمجھے۔۔۔۔وہ

بدتمیزی سے بولی

سیمل کیوں کر رہی ہو ایسا۔۔۔؟؟؟

کیونکہ نفرت کرتی ہوں تم سے اس لیے۔۔۔۔

مگر نفرت کی وجہ۔۔۔۔۔؟؟؟؟

وجہ۔۔۔وہ استہزائیہ ہنسی

تم نہیں جانتے کیا۔۔۔؟؟

سیمل میں اسی وجہ کو سدھار رہا ہوں مگر تم۔۔۔۔

ہاں اب کہو کہ تم نے مجھ سے شادی اسی وجہ سے ترس کھا کر کی تھی۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے سیمل۔۔۔

تو پھر بتاؤ کیوں کی شادی مجھ سے۔۔۔وہ اٹھ بیٹھی

سب کسی نا کسی سے شادی کرتے ہیں میں نے تم سے کر لی۔۔۔۔۔

ہمدردی میں ترس کھا کر ہے ناں۔۔۔؟؟وہ طنزیہ بولی

سیمل کیا بچپنا ہے۔۔۔۔تم جس دن سے آئی ہو ایسے ہی ری ایکٹ کر رہی ہو۔۔۔۔میرے وجود سے بیزار ہو۔۔۔۔۔جب بھی پاس آتا ہوں تم۔۔۔تم یوں شو کرتی ہو جیسے میں کوئی اچھوت ہوں جو تمہیں چھوئے گا تو تم ناپاک ہو جاؤ گی۔۔۔۔یہ

سب جانتے ہوئے بھی میں اگنور کرتا رہا کہ ایک دن تمہیں بھی مجھ سے لگاؤ ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔ مگر تم اب بھی اسطرح۔۔۔۔۔۔۔

میں نے جان بھوج کر تم پر تیزاب نہیں گرایا تھا جو تم ابھی تک اسی بات کو گھسیٹ رہی ہو۔۔۔وہ بھی اکتا گیا تھا اس روزروز کی چک چک سے

مجھے سونا ہے۔۔۔۔ سو نے دو اپنا لیکچر بند کرو۔۔۔۔۔ سیمل نے کروٹ بدل لی

ضرار غصے سے اسکی پشت کو دیکھتا

رہ گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

گرینی کے سمجھانے پر وہ سرجری کے لیے مان گئی تھی۔۔۔

سرجری کے بعد جب سیمل نے اپنا چہرہ آئینے میں دیکھا تو وہ بلکل بے یقین تھی۔۔۔۔

کہ یہ واقعی وہ ہے۔۔۔۔۔

اتنے عرصے بعد اپنے چہرے کو پہلے کی طرح صاف شفاف، خوبصورت دیکھ کر وہ بے یقین تھی۔۔۔

بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ ضرار نا جانے کب پیچھے آ کھڑا ہوا

جانتی ہوں۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔آج ڈنر باہر کرتے ہیں۔۔۔کیا خیال ہے۔۔۔؟؟؟

تمہارا خیال ہے اور تم جو مرضی آئے کرو مجھے بلاوجہ ہر جگہ مت گھسیٹا کرو

تم بیوی ہو اس لیے تمہیں ہی گھسیٹوں گا۔۔۔۔

مگر میرا موڈ نہیں کہیں بھی جانے کا۔۔۔۔وہ بے زاری سے بولی

تو پھر کس کا موڈ ہے۔۔۔۔ضرار شرارت سے پوچھتا اسکے ساتھ بیٹھا

سونے کا۔۔۔۔وہ ضرار کی بات سمجھ کر فورا بولی

مگر میرا موڈ تو جاگنے اور جگانے کا ہے۔۔۔کان کے پاس سرگوشی کی۔۔۔۔

مجھے سونا ہے بس۔۔۔۔۔اسلیے تنگ مت کرنا ورنہ۔۔۔

ورنہ کیا۔۔۔۔؟؟؟

میں گرینی کے روم میں چلی جاؤں گی۔۔دھمکی دی

ہاہاہاہا۔۔۔اوکے سو جاؤ مگر گرینی کو ڈسٹرب مت کرنا۔۔۔

ضرار ہنستا ہوا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔۔

……………………………………………

گرینی کی طبیعت کافی خراب رہنے لگی تھی اس لیے وہ اپنے کمرے میں محدود ہو کر رہ گئیں تھیں

اور اس بات کا فائدہ سیمل نے بہت اچھی طرح اٹھایا۔۔۔۔

وہ انہیں میڈیسن دے کر روز ضرار کے آفس جانے کے بعد گھر سے نکل جاتی اور دو،

چار گھنٹے باہر گزار کر واپس آتی۔۔۔

وہ کہاں جاتی تھی۔۔۔کیا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔کوئی نہیں جانتا تھا۔

....

اچھا فون رکھو۔۔۔شاید ضرار آگیا ہے۔۔۔

دوسری طرف نا جانے کیا کہا گیا کہ وہ ہنسی ارے ہر گز نہیں ڈرتی نہیں ہوں میں

اس سے۔۔۔بس لحاظ کرتی ہوں۔۔۔

ہاں ہاں بابا آرہی ہوں کل۔۔۔۔پھر بات ہوگی

بائے۔۔۔

کس سے بات کر رہی تھی۔۔۔ضرار نے کمرے میں داخل ہو کر پوچھا

فرینڈ سے۔۔۔۔۔ مختصر جواب آیا

کس فرینڈ سے۔۔۔۔اس نے سرسری ساپوچھا

اب تم کیا میری فرینڈز کو جانتے ہو جو بتاؤں تمہیں۔۔۔۔

سیمل میں نے ایسے ہی پوچھا تھا تم سے مگر تم۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بس۔۔۔۔وہ بدتمیزی سے کہتی کمرے سے نکل گئی

پیچھے ضرار اس کے رویے سے اکتاتا واش روم میں گھس گیا۔۔

ضرار کی بھی برداشت کی حد ختم ہوتی جارہی تھی اب۔۔۔۔

....

گرینی کی آنکھ کھلی تو انہیں اپنے روم کے کھلے دروازے سے لاؤنج میں سے ہسنے کی

آوازیں آئیں۔۔۔انہوں نے کلاک کیطرف دیکھا

مگر ضرار کے آنے میں ابھی بہت وقت تھا۔۔۔تو پھر کون ہے سیمل

کیساتھ۔۔۔۔؟؟؟؟

فصی۔۔۔۔اُنکے دماغ میں جھماکا ہوا

میں نے پہلے بھی روکا تھا۔۔۔۔اس لڑکی کو فصی کیساتھ میل جول مت بڑھائے وہ کریکٹر کا اچھا نہیں مگر پھر بھی اُس سے مل رہی ہے۔۔۔۔۔

گرینی ہمکلامی کرتیں، لڑکھڑاتی دروازے تک گئیں مگر وہاں سے لاؤنج میں نظر آنے والے منظر کو دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ زمین بوس ہو چکیں تھیں۔۔۔۔

....

ضرار کی طبیعت آج کچھ ٹھیک نہیں تھی اس نے آفس سے ہاف لیولی اور گھر واپسی کے لیے چل دیا۔۔۔۔۔

تقریباً پون گھنٹے بعد وہ گھر کے سامنے تھا۔۔۔

لاک اوپن کیا اور تھکا تھکا سا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا آگے بڑھا۔۔۔۔۔

مگر لاؤنج کے دروازے پر پہنچ کر وہ ساکت ہو چکا تھا۔۔۔۔

....

ضرار نے لاؤنج میں جو منظر دیکھا اسکے بعد اسکی غیرت بلکل گوارا نہیں کرتی تھی کہ وہ

www.neweramagazine.com

سیمل جیسی کریکٹر لیس لڑکی کیساتھ زندگی گزارتا۔۔۔

اس نے لاؤنج میں سیمل اور فصی کو دیکھا تھا۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے میں مگن

اس حد تک قریب تھے کہ شاید بیچ میں ایک انچ بھی فاصلہ ہو۔۔۔

فصی ہوش وحواس سے بیگانہ سیمل کو مختلف زاویوں سے چھونے میں مگن تھا اور سیمل

وہ بھی اس سارے عمل میں برابر کا کردار ادا کر رہی تھی۔۔۔

ضرار کے پاؤں جیسے زمین نے جکڑ لیے تھے وہ آگے بڑھنا چاہ رہا تھا۔۔۔وہ سیمل کو مار

دینا چاہتا تھا۔۔۔وہ فصی کو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انففف۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ پوری طاقت سے چلایا

سیمل جو فصی کی گال پر ہونٹ رکھ چکی تھی۔۔۔۔۔اس آواز پر ہوش میں آتی اچھلی

کیا ہو رہا ہے یہ سب۔۔۔؟؟؟وہ لال انگارہ آنکھیں لیے آگے بڑھا

تم۔۔۔تم سیمل اس حد تک گر گئی کہ۔۔۔۔اور فصی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں شرم نہیں آئی دوستی کی آڑ میں یہ گندا کھیل کھیلتے ہوئے۔۔۔یہ بیوی تھی

میری کوئی کال گرل نہیں۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔۔۔وہ اپنے لیے لفظ کال گرل سن کی چلائی

یوشٹ اپ بلڈی بچ۔۔۔وہ دھاڑتا ہوا سیمل کے بال پکڑ چکا تھا۔۔۔

بتاؤ کب سے۔۔۔۔کب سے کھیل رہی تھی یہ گھناؤنا کھیل۔۔۔۔بولو۔۔۔۔ورنہ اسی زمین میں گاڑ دوں گا تمہیں۔۔۔۔ضرار نے اسکے بالوں کو جھٹکا دیا

سیمل کی چیخ بلند ہوئی۔۔۔۔چھوڑو مجھے جنگلی، وحشی۔۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔۔۔

فصی پلیز ہیلپ۔۔۔۔وہ چلائی

ضرار لیو ہر۔۔۔۔آئی سیڈ لیو ہر۔۔۔۔فصی آگے بڑھا

ہٹو پیچھے یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے تم سے بھی نپٹ لوں گا میں۔۔۔حرام زادے

اوئے۔۔۔۔گالی مت دے ورنہ۔۔۔۔فصی نے دھمکی دی

ورنہ کیا۔۔۔۔کیا کرو گے۔۔۔ضرار سیمل کو جھٹکتا فصی کی طرف بڑھا

لسن ضرار۔۔۔۔میں اور سیمل ایک دوسرے کو لائک کرتے ہیں اور ایک ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔۔۔۔اس لیے تم سیمل کو۔۔۔۔۔۔وہ رُکا

لے جاؤ اسے ابھی اور اسی وقت۔۔۔میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔

میں ضرار شاہ اپنے پورے ہوش و حواس میں سیمل فاروق تم کو طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔طلاق دیتا۔۔۔۔۔طلاق دیتا ہوں

نکلو یہاں سے دو، چار دن میں ڈائیورس پیپرز تمہارے بوائے فرینڈ کے گھر پہنچا دوں گا۔۔۔ نکلو۔۔۔ ضرار سیمل کو گھسیٹا باہر گیٹ کی طرف بڑھا اور اُسے گیٹ سے باہر دھکا دیا۔۔۔۔اس گھر میں خالی ہاتھ آئی تھی اور ایسے ہی دفعان ہو گی اور کوشش کرنا کہ زندگی میں کبھی میرے سامنے مت آؤ۔۔۔۔۔ورنہ شاید۔۔۔ضرار شاہ تمہیں زندہ نہ چھوڑے۔۔۔۔۔ضرار نے دیوار پر مکا مارا۔۔۔

اب اس نے فصی کیطرف دیکھا۔۔۔۔جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایک مرد اسی عورت کو عزّت بناتا ہے جو اسکی عزت کی حفاظت کرنے والی ہو، اس سے وفا کرنے والی ہو۔۔۔۔۔

مگر یہ عورت۔۔۔۔اس نے سیمل کیطرف انگلی کی۔۔۔ یہ عورت اس قابل نہیں کہ ضرار شاہ اسکو مزید اپنی عزت بنائے رکھتا۔۔۔۔اس کیساتھ لائف گزارتا۔۔۔کیونکہ یہ مجھے۔۔۔۔ضرار شاہ۔۔۔۔کوڈیزرو نہیں کرتی۔۔۔اسکی لائف میں تم جسے مرد کو ہی ہونا چاہیے۔۔۔۔

چلے جاؤ اسے لے کر۔۔۔۔۔۔جاوووووؤ۔۔۔وہ دھاڑتا کھٹاک سے گیٹ بند کر گیا۔۔۔

اب وہ زمین پر بیٹھا گھٹنوں میں سر دیے رو رہا تھا۔۔۔۔۔

ضرار شاہ رو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندگی میں پہلی بار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر شاید یہ پہلی بار ہی آخری بار بھی

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

....

ضرار گھٹنوں میں سر دیئے رو رہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زندگی میں پہلی بار رو یا تھا وہ ایک لڑکی کی وجہ

سے۔۔۔۔وہ لڑکی جو اسکی بیوی تھی۔۔۔۔۔۔

اپنی پچیس سالہ زندگی میں پہلی بار وہ کسی لڑکی کے قریب ہوا تھا۔۔۔۔۔۔وہ بھی اسے

بیوی بنا کر۔۔۔۔اپنی ساری توجہ۔۔۔۔۔ساری چاہ اس پر نچھاور کی۔۔۔وہ سب

کیا۔۔۔وہ سب دیا۔۔۔۔جو کوئی بھی بیوی ملنے پر خدا کا شکر ادا کرتے نا تھکتی مگر سیمل

نے بہت برا کیا۔۔۔۔۔۔۔اس شخص کے ساتھ جو اس کی زندگی میں ایک مہرباں بن

کر آیا تھا۔۔

اسے عزت دی۔۔۔محبت دی۔۔۔۔اسکی غلطیوں کو در گزر کیا۔۔۔مگر وہ بد قسمت

www.neweramagazine.com

اسی مہرباں کی عزت داغدار کر گئی۔۔۔وہ اسے ہی دھوکہ دے گئی۔۔۔

حیرت ہی حیرت تھی سیمل کی اتنی گندی اور گری سوچ پر جو بجائے شکر و صبر کرنے
کے گنہگار ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ بھی ایک بدکردار مرد کے لیے۔۔۔۔

....

ضرار جب دل کھول کر رو چکا تو اندر بڑھا گرینی کے پاس۔۔۔

مگر گرینی کو زمین پر گرے پا کر اس کے رہے سہے اوسان بھی جاتے رہے۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے گرینی کے نحیف وجود کو بازوؤں میں بھر کر ہوسپٹل بھاگا۔۔۔۔

....

ڈاکٹر نے گرینی کی بے ہوشی کی وجہ سٹریس بتائی تھی۔۔

تو کیا وہاں جو بھی ہوا گرینی وہ سب جان گئیں ہیں۔۔۔؟؟؟

نہیں اگر گرینی کو کچھ ہوا تو میں تم دونوں کو ہر گز زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

نہیں چھوڑوں گا میں تم دونوں کو۔۔۔۔ضرار جگہ کی پرواہ کیے بغیر اُردو میں بلند آواز

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے چلایا

ارد گرد بیٹھے لوگوں نے حیرت سے اسے چلاتے دیکھا مگر وہ سب گورے بات سمجھنے سے قاصر تھے۔۔۔۔۔

اتنے میں نرس نے اطلاع دی کہ گرینی کو ہوش آگیا ہے۔۔۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتا روم کیطرف بڑھا۔۔۔

گرینی بیڈ کی بیک سے ٹیک لگا کر تھوڑی سی اوپر اٹھی بیٹھیں تھیں۔۔

کیسی طبیعت ہے گرینی۔۔۔وہ پاس آکر بولا

سیمل کہاں ہے۔۔۔؟؟ گرینی نے نحیف سی آواز سے پوچھا

وہ۔۔۔۔وہ گرینی۔۔۔ سیمل گھر پر ہے۔۔۔ضرار نے انکی طبیعت کے پیش نظر جھوٹ بولا

نکال دو اُسے۔۔۔نکال دو اُسے گھر سے ضرار وہ۔۔۔وہ اس قابل نہیں۔۔۔وہ تمہارے قابل نہیں۔۔۔ گرینی روتے ہوئے اٹک اٹک کر بول رہی تھیں

پلیز گرینی سٹریس مت لیں۔۔۔میں نکال دوں گا اُسے۔۔۔آپ اپنی طبیعت خراب مت کریں

نہیں تم ابھی جاؤاور جا کراُسے۔۔۔۔وہ رُکیں

گرینی میں نے نکال دیا ہے اسے گھر سے بھی اور اپنی لائف سے بھی ہمیشہ کے

لیے۔۔۔۔۔پلیز آپ ٹینشن مت لیں۔۔۔۔ضرار گرینی کا ہاتھ تھپتھپاتے بولا

ہاں ٹھیک کیا وہ۔۔۔وہ اچھی نہیں تھی۔۔۔۔وہ۔۔۔۔دھوکہ دے رہی تھی۔۔۔۔وہ

فصی کیسا تھ۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں گرینی۔۔۔۔۔بلکہ سب دیکھ چکا ہوں۔۔۔۔اسی لیے ڈائیورس دے

دی ہے اسے۔۔۔۔۔

رئیلی۔۔۔۔۔تم نے چھوڑ دیا اُسے۔۔۔۔وہ حیران ہوئیں

یس۔۔۔۔۔

آپ پلیز ریسٹ کریں۔۔۔۔ڈاکٹر نے آج آپ کو گھر لے جانے سے منع کیا

ہے۔۔۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔اچھا کیا۔۔۔۔۔گرینی پر سکون سی سر ہلاتیں سیدھی ہو گئیں

ضراران کے پاس ہی چیئر پر بیٹھ گیا

....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضرار گرینی کو میڈیسن دے کر سُلا کر واپس گھر آ گیا تھا۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکی نظر وال پر ٹنگی تصویر پر پڑی۔۔۔۔

جس میں وہ سیمل کے کندھوں پر بازو پھیلائے اسے ساتھ لگائے کھڑا تھا۔۔۔یہ تصویر ملائیشیا ان کے ہنی مون ٹرپ پر لی گئی تھی۔۔۔

ضرار نے جھٹکے سے اُسے زمین بوس کیا۔۔۔۔جو گر کر کرچی کرچی ہو چکی تھی۔۔۔

اب وہ وارڈروب کیطرف بڑھا۔۔۔۔۔وہاں موجود سیمل کی ایک ایک چیز نکال کر واش روم میں پھینکی اور پھر سب کو اکٹھا کر کے آگ لگا دی۔۔۔۔

اس عمل سے فارغ ہو کر وہ واپس کمرے میں آیا۔۔۔۔۔بیڈ پر بچھے کورز جھٹکے سے اتارے۔۔۔۔۔۔ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی لیڈیز کاسمیٹکس کو ہاتھ مار کر نیچے گرایا۔۔۔۔۔

اب وہ مٹھیوں میں بال جکڑے خود کو آئینے میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔اُسے خود سے بھی گھن آ رہی تھی کہ اُس نے ڈیڑھ سال اس عورت کیساتھ گزارے ہیں جو اسکی غیر موجودگی میں ناجانے کتنی بار اسکی عزت کا جنازہ نکال چکی ہو گی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔۔ایک دھاڑ کے ساتھ ضرار نے آئینے پر مکا مارا۔۔۔۔۔جس سے

ناصرف شیشیہ کریک ہوا بلکہ اسکا اپنا ہاتھ بھی لہولہان ہو گیا مگر ضرار کو کوئی پرواہ نہ تھی اس تکلیف کی۔۔۔

وہ دیوانوں کی طرح کمرے کی ایک ایک چیز توڑ رہا تھا۔۔۔۔وہ ان سب چیزوں کو توڑ دینا چاہتا تھا جن کو سیمل چھو چکی تھی۔۔۔۔

جب سب کچھ ٹوٹ بکھرا

تو۔۔۔۔تو وہ خود کو شاور کے نیچے کھڑا کر چکا تھا۔۔۔۔۔

اب وہ خود کو پاک کر لینا چاہتا تھا جس نے بارہا اسکے وجود کو چھوا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنے جسم کو رگڑ رگڑ کر دھو رہا تھا۔۔۔۔۔جیسے اپنے وجود سے سیمل کی نظر نہ آنے والی گرد کو دھو دینا چاہتا ہو۔۔۔۔

....

اگلے دن وہ گرینی کو گھر لے آیا تھا۔۔۔۔زندگی پھر سے پہلے ہی کی طرح ہو گئی تھی۔۔۔۔آفس۔۔۔۔گھر اور گرینی۔۔۔۔۔یہی تین چیزیں پہلے تھیں اسکی لائف میں اور یہی اب رہ گئی تھیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر وہ خود بہت بدل گیا تھا۔۔۔۔۔۔ہسنا، ہنسانا تو جیسے بھول چکا تھا وہ۔۔۔۔۔ ہمہ وقت سنجیدگی طاری کیے رکھتا چہرے پر گرینی سنبھال رہی تھی اسے مگر اس پر کسی چیز کا اثر نہیں تھا۔۔۔۔

سموکنگ اڈیکٹر بنتا جا رہا تھا۔۔۔ گرینی اسے بارہا شادی کا کہہ چکیں مگر شادی کے نام پر وہ ایسا چڑتا کہ ارد گرد موجود ہر چیز کرچیوں میں بدل کر دم لیتا۔۔۔۔

گرینی اُسکی حالت دیکھ کر پریشان ہوتی رہتیں۔۔۔۔ وہ ضرار جسے غصہ چھو کر نہیں گزرتا تھا اب وہی ضرار کوئی بات تحمل سے نہیں کرتا تھا ماتھے پر ہر وقت تیوری چڑھی رہتی یوں جیسے ہر چیز کو قدموں تلے روند دینا چاہتا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عجیب سی اکھڑ شخصیت میں بدل چکا تھا وہ۔۔۔۔۔۔

....

اس واقعے کے ایک سال بعد گرینی بھی ضرار کو چھوڑ گئیں۔۔۔اب وہ بلکل اکیلا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

گھر کی تنہائی سے بے زار ہو کر وہ ساری ساری رات سیگرٹ ہاتھ میں لیے انگلینڈ کی سڑکوں پر پھرتے گزار دیتا۔۔۔۔۔۔

اب وہ سکون کی خاطر اور اپنی پیچھلی مانندہ زندگی کو بھولنے کی خاطر کبھی کبھی شراب پینا بھی شروع کر چکا تھا۔۔۔

انہی دنوں عالم شاہ پاکستان سے انگلینڈ آئے اور بیٹے کی حالت دیکھ کر دنگ رہ گئے۔۔۔۔یہ۔۔۔یہ ہر گز ضرار نہ تھا۔۔۔۔یہ تو کوئی اور ہی بن گیا تھا۔۔
وہ فورس کر کے اسے اپنے ساتھ پاکستان لے آئے تھے۔۔۔

اماں جان (دادی) کے پیار بھرے رویے نے ضرار کو بہت ڈھارس دی تھی اور وہ کافی حد تک خود کو کمپوز کر چکا تھا۔۔۔۔۔
گرینی اور سیمل کے بعد اماں جان وہ تیسری عورت تھیں جن کے قریب وہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ چھ سات ماہ حویلی میں گزار کر اسلام آباد آگیا تھا۔۔۔۔۔جہاں اس نے عالم شاہ کی مدد سے اپنا ٹیکسٹائل بزنس شروع کیا۔۔۔اور پوری لگن اور توجہ سے اتنے کم عرصے میں خود کو اسلام آباد کے ٹاپ بزنس مینز میں شامل کر لیا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسلام آباد میں ہی گھر لے چکا تھا ہر ماہ میں ایک دفعہ حویلی جا کر اماں جان اور عالم شاہ سے مل آتا۔۔۔۔۔۔۔۔

بزنس کے علاوہ بھی کافی ایکٹیویٹیز میں انوالو ہو کر خود کو مصروف کر چکا تھا۔۔۔ اکثر نائٹ کلب بھی جاتا تھا۔۔۔۔۔

جہاں اسے ابیہا ہاشم ملی تھی۔۔۔۔

اسے دیکھ کر ضرار کو نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔ جو وہاں اپنی عزت کا سودا کرنے آئی تھی۔۔۔۔۔ مگر اسکی مجبوری سن کر ناجانے کیوں ضرار کو اس پر ترس آیا کہ وہ بنا سوچے سمجھے دس لاکھ کا چیک لے کر اُس کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔۔۔

اُسے تو سیمل کی گھناؤنی حرکت نے ہر لڑکی سے نفرت میں مبتلا کر دیا تھا تو پھر کیوں وہ اس لڑکی کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔

جسے وہ جانتا نہ تھا۔۔۔ جس سے وہ پہلی بار ملا تھا۔۔۔۔

اس نے ترس اور ہمدری کرنا تو کب کا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔ پھر کیوں کیا اس نے ایسا۔۔۔۔۔؟؟؟؟اس کیوں کا جواب فلحال اس کے پاس نہ تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی اس حرکت پر وہ خود بھی حیران تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

....

یہ تھی ضرار شاہ کی پیچھلی زندگی کی کہانی جس میں سیمل فاروق نامی لڑکی ہوا کے
جھونکے کی مانند آئی اور چلی بھی
گئی۔۔۔۔۔۔

اور اُسے ایک نئے ضرار شاہ میں بدل کرنا جانے اپنے اُس---------کیسا تھ کہاں
گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضرار نے ڈائیورس پیپرز فصی کے گھر پہنچا دیے تھے۔۔۔۔۔ آگے سیمل کیسا تھ کیا ہوا
ضرار کو اس سے کوئی سروکار نہ تھا۔۔۔۔اور ہونا بھی نہیں چاہیے تھا

....

ابیہا نے ایک پرائیوٹ سکول میں جاب شروع کردی تھی۔۔۔شام کو بچوں کو ٹیوشن
بھی دیتی مگر ان چند ہزار روپوں سے گھر کا خرچ بہت مشکل سے کھینچ کھینچ کے

ہورہاتھا۔۔۔۔۔

وہ بہت سی جگہوں پر اپلائی کر چکی تھی مگر جن جگہوں پر وہ انٹرویو دینے گئی۔۔۔۔وہاں کے آفیسرز کی نظروں میں اپنے لیے ہوس دیکھ کر وہ پیچھے ہٹ گئی۔۔۔۔۔وہ پھر سے ایسی جگہ جاب کر کے کسی دلدل میں پھنسنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔جہاں سے اس پاک پروردگانے اس فرشتے کو بھیج کر نکال لیا تھا۔۔۔۔

وہ کون تھا۔۔۔۔؟؟؟ایسا اکثر سوچتی مگر اسے تلاش کرنے میں کامیاب ناہو سکی۔۔۔وہ تلاش بھی کہاں کرتی کوئی سراغ ہی نہیں تھا اس کے پاس اس شخص کا۔۔۔اور جو نشانی تھی وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ اکثر اپنے ہاتھوں کو چھو کر اُس کے لمس کو محسوس کرتی تھی مگر یہ لمس بھی اس مہرباں کو تلاش کرنے میں مددگار ثابت نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔

....

ایسا آج سرمد اینڈ سٹر یز میں انٹرویو دینے آئی تھی۔۔۔۔۔مگر وہاں موجود رنگ برنگی ماڈرن لڑکیوں کو دیکھ کر مایوس ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کا نمبر بیسواں تھا۔۔۔۔۔ مگر پندرہ نمبر پورے ہونے کے بعد ایک ماڈسی لڑکی پروفیشنل مسکراہٹ کیساتھ باقی کینڈیڈیٹس سے معذرت کر گئی تھی کہ ان کا انٹرویو کل ہو گا۔۔۔۔

وہاں موجود اکثر لڑکیاں چیخی چلائیں کہ چار، پانچ گھنٹے بیٹھانے کے بعد انہیں کل پر ٹرخا دیا گیا تھا مگر ایبہا جانتی تھی اس

آہ و بکا کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔ یہ امیروں کی دنیا ہے جہاں غریبوں کی مجبوریوں کو سمجھنے والا کوئی نہیں۔۔۔۔

وہ پرس اٹھاتی چادر درست کرتی باہر

نکلی۔۔۔۔۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتی بس اسٹاپ کی طرف بڑھی۔۔۔

وہ اسٹاپ پر کھڑی بس کا انتظار کر رہی تھی جو پتا نہیں کب آنی تھی۔۔۔

بیس منٹ انتظار کے بعد وہ بے زاری سے آگے بڑھنے لگی تا کہ ٹیکسی لے کر گھر جا سکے۔۔۔

مگر ٹیکسی والوں کا کرایہ سن کر وہ بیچاری سی شکل بنا کر سڑک کنارے فٹ پاتھ پر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔ کہ

اچانک اس کی نظر سامنے موجود اسلام آباد کے مہنگے ترین کیفے کے ایگزیٹ پر

پڑی۔۔۔۔

جہاں سے ضرار شاہ اپنے دلکش سراپے سمیت مغرور چال چلتا سیڑھیاں اتر رہا تھا۔۔۔

ایہا کو شک گزرا کہ یہ وہی ہے جسے وہ ڈھونڈ رہی ہے۔۔۔اس نے ضرار کو اسٹریٹس لائٹ کی مدھم روشنی میں دیکھا تھا

اور اب وہ اسے دن کے اجالے میں دیکھ رہی تھی۔۔۔ مگر اس کا شک یقین میں دل کی گواہی پر بدلا کہ یہ وہی شخص ہے۔۔۔۔وہ ٹریفک کی پرواہ کیے بغیر سڑک کی دوسری طرف جانے کو بھاگی۔۔۔۔

سنو۔۔۔۔رکو۔۔۔۔۔پلیز میری بات سن لو۔۔۔۔۔اووووو

رکو سنو میری بات۔۔۔رک جاؤ پلیز۔۔۔۔۔ایہا چلاتی ہوئی جا رہی تھی

مگر گاڑیوں کے بے ہنگم شور کیوجہ سے یہ آواز ضرار شاہ تک پہنچنے میں ناکام رہی۔۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھا اور زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔۔۔۔

ایہا اس جگہ پر پہنچ کر خالی ہاتھ لیے اپنی ناہموار سانسوں کو ہموار کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

....

ایہانے اپنا سانس بحال کیا اور جلدی سے اس کیفے کی طرف بڑھی جہاں سے وہ ابھی نکل کر گیا تھا۔۔۔۔۔

وہاں داخل ہو کر امیر امیر حلیے کے لوگوں کو دیکھ کر کنفیوز ہوئی مگر پھر بھی ہچکچاتی ہوئی جلدی سے ریسپشن کی طرف گئی

اسلام و علیکم۔۔۔۔اس نے پھولی سانس سے کہا

وہاں موجود لڑکے نے سر ہلا کر جواب دیا

وہ ایکچولی مجھے کچھ پوچھنا تھا آپ سے۔۔۔وہ ہچکچائی

جی پوچھیں۔۔۔۔وہ لڑکا حیران سا بولا

وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔ابھی دس منٹ پہلے یہاں سے ایک آدمی باہر گیا ہے کیا آپ ان کا نام بتا سکتے ہیں مجھے۔۔۔۔۔

لڑکا اسکی بات سن کر مسکرایا۔۔۔۔میڈم یہاں سے دس منٹ میں دس آدمی باہر نکلے ہیں۔۔۔مجھے کیا پتہ آپ کس کا پوچھ رہی ہیں۔۔

نن۔۔۔نہیں وہ۔۔۔وہ جس نے بلیک تھری پیس پہنا تھا اور براؤن بال تھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُسکے۔۔۔۔وہ ہکلائی

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔آپ مڑ کر دیکھیے کتنے لوگوں نے بلیک تھری پیس پہن رکھا ہے اور بال بھی براؤن ڈائی کروا رکھے ہیں۔۔۔

اگر آپ نہیں جانتے تو سیدھی طرح سے بتا دیں فضول بات کو کیوں بڑھا رہے ہیں۔۔۔ابیہا کو اسکے مسلسل ہسنے نے آگ لگائی

ارے آپ تو مائنڈ کر گئیں۔۔۔۔سوری۔۔۔

مگر میں آئندہ اس حلیے کے لوگوں پر نظر رکھوں گا جہاں کہیں مطلوبہ شخص نظر آیا آپ کو فوراً انفارم کر دوں گا اس لیے مجھے اپنا سیل نمبر دے دیں۔۔۔۔۔وہ ڈھٹائی سے کہتا آنکھ دبا گیا

لعنت ہو تم پر کمینے۔۔۔۔ابیہا اسکی بات سمجھ کر چلائی۔۔۔

بے غیرت نہ ہو تو۔۔۔۔وہ بڑبڑاتی ہوئی مڑی۔۔۔اسے اپنے پیچھے اس لوفر کی ہنسی سنائی دی۔۔۔۔۔

....

ضرار صاحب حویلی سے فون آیا تھا۔۔۔۔بڑی بی بی کا۔۔۔۔۔۔

وہ کوٹ اتار رہا تھا جب نواز (ملازم) نے اطلاع دی

خیریت۔۔۔۔۔

جی وہ آپ کا سیل بند تھا شاید اس لیے لینڈ لائن پر کال کی۔۔۔

ہونں۔۔۔۔۔۔میں کرتا ہوں کال۔۔۔تم ایسے کرو کھانا لگا دو بھوک لگی ہے۔۔۔۔

آج لنچ بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی۔۔۔۔۔میں لگواتا ہوں ابھی۔۔۔۔نواز سر ہلاتا چلا گیا

ضرار نے سیل پر حویلی کا نمبر ڈائل کیا اور اماں جان سے بات کرنے لگا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ناں۔۔۔۔اچھا سوری معاف کر دیں میں آ رہا ہوں کل۔۔۔۔

جی۔۔۔جی پکا۔۔۔۔وہ مسکرایا

انشااللہ کل شام آپ کے پاس ہوں گا اماں جان۔۔۔۔او کے ٹیک کیئر خدا حافظ

وہ سیل ٹیبل پر رکھتا سیٹی بجاتا واش روم چلا گیا۔۔۔۔

اماں جان سے بات کر کے اس کا موڈ فریش ہو چکا تھا۔۔۔

....

ایہاعشاء کی نماز پڑھ کر ہٹی تھی جب نیہااس کے پاس آئی۔۔۔

کیاہواہے پریشان لگ رہی ہو۔۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔وہ دوپٹہ اتارتی الماری کی طرف بڑھی

تو پھر کھانا کیوں نہیں کھایا۔۔

ویسے ہی بھوک نہیں تھی۔۔۔

بھوک کیوں نہیں تھی۔۔۔۔تکرار ہوئی

نیہامیری ماں مت بنو سمجھی۔۔۔۔ایہاغصے سے بولی

دیکھا۔۔۔۔کوئی نہ کوئی بات ہے ضرور جواس طرح کاٹ رہی ہو۔۔۔۔

انتہائی بدتمیز ہو تم۔۔۔۔ایہامڑی

تھینکس۔۔۔۔۔وہ مسکرائی۔۔۔۔اچھااب بتادو کیاہواہے۔۔۔۔۔کیونکہ میں جانتی ہوں تم انٹرویو کی وجہ سے اپ سیٹ نہیں ہو۔۔۔ایسے ہزاروں انٹرویودیے ہیں تم نے ۔۔۔اس لیے اصل وجہ بتاؤ۔۔۔۔نیہانے اسے کندھوں سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایااور خود بھی ساتھ بیٹھی۔۔۔۔

ایہاکہ پاس اب بتانے کے سواکوئی چارہ نہ تھا۔۔۔۔

وہ نیہا آج میں نے اُسے دیکھا۔۔۔۔

کسے۔۔۔۔۔۔؟؟وہ ہونق بنی

ڈفر اُسے جس کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔۔

سچ۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ پیسوں والا فرشتہ۔۔۔نیہا اچھلی

ہاں وہی۔۔۔۔

پھر کیا ہوا۔۔۔۔بات ہوئی اس سے۔۔۔۔کیا نام تھا اس کا۔۔۔ تمہیں کہاں ملا

وہ۔۔۔۔نیہا ایک ہی سانس میں بولی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی بات نہیں ہوئی اس سے۔۔۔۔اور نہ ہی نام پتہ چلا۔۔۔۔وہ افسردہ ہوئی

تو پھر۔۔۔۔۔؟؟؟

پھر یہ کہ جب تک میں اسکی گاڑی تک پہنچی وہ چلا گیا تھا۔۔۔۔

میری آواز بھی اس تک نہیں پہنچی۔۔۔۔۔۔کیفے سے پتا کیا مگر وہاں جو ریسپشن پر لڑکا

کھڑا تھا بہت ہی بد تمیز تھا اپنی ہی لائن مارنے لگا۔۔۔ایڈیٹ۔۔۔۔ابیہا نے دانت

کچکچائے

لو جی اب پھر سے وہی آنکھ مچولی۔۔۔اتنی مشکل سے تو نظر آیا تھا

ہاں مگر میں اسے دیکھ کر ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر چلاتی بھاگی اس کے پیچھے۔۔۔ مگر وہ لینڈ لارڈ اپنی چمچماتی گاڑی میں بیٹھا اور چلا گیا۔۔۔۔

میرا گلا ابھی تک دکھ رہا ہے چلانے کی وجہ سے۔۔۔ لوگ بھی مجھے پاگل ہی سمجھ رہے ہوں گے۔۔۔۔

گولی مارو لوگوں کو پر بیا اب کہاں سے ڈھونڈیں گے ہم اسے۔۔۔ جب سے امی کو پتا چلا ہے۔۔۔۔ وہ اٹھتے بیٹھتے اس نامعلوم کو ہی یاد کرتیں رہتی ہیں۔۔۔ ہمیں تو کوئی ایسی جگہ بھی نہیں پتا جہاں کنفرم ہو کہ وہ جاتا ہے۔۔۔۔ نیہا نے پریشانی سے کہا

مگر نیہا کی بات میں ایہا کو اس نامعلوم شخص کی موجودگی والی جگہ کا سراغ مل چکا تھا۔۔۔۔

جی ہاں۔۔۔۔ ایہا کہ دماغ میں نائٹ کلب کا جھماکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

....

ایہا کے دماغ میں نائٹ کلب کا جھماکا ہوا تھا۔۔۔

ہاں یہی ایک جگہ ہے جہاں اُس کی موجودگی یقینی تھی۔۔۔

ایہا اگلے دن شام سات بجے گھر سے نکلی تھی۔۔۔

نیہا کو کولیگ کے گھر کا کہا تھا۔۔۔شاذمہ سو رہیں تھیں اسلیے نیہا کو ہی بتا آئی تھی۔۔۔

وہ اُسی نائٹ کلب کے گیٹ سے چند فرلانگ پیچھے ہی رک گئی اندر جا کر وہ کوئی مصیبت مول نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔

سات سے آٹھ اور آٹھ سے نو بج گئے۔۔۔وہاں بہت سے لڑکے لڑکیاں آئے مگر وہ نہیں آیا جس کے لیے وہ آئی تھی۔۔۔۔۔نو بجے وہ مایوس سی واپس ہو لی۔۔۔

....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابیہا نے اسلام آباد کے ایک مشہور بیوٹی پارلر میں ریسیپنشٹ کی جاب کے لیے اپلائی کیا تھا۔۔۔اس نے اخبار میں ایڈ دیکھا اور ٹی سی ایس کے ذریعے اپنے ڈاکومینٹس بھجوا دیے تھے۔۔۔۔

ٹھیک دس دن بعد اسے انٹرویو کی کال آئی تھی اور آج وہ وہاں انٹرویو دینے آئی تھی۔۔۔۔

ابیہا جیسے ہی پارلر میں اینٹر ہوئی وہاں کی چکا چوند دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔۔وہ پارلر تھا یا کوئی محل۔۔۔۔اتنا خوبصورت اور ویل فرنشڈ پارلر ابیہا نے آج پہلی دفعہ دیکھا تھا۔۔۔۔وہ حیران سی آگے بڑھی

اسلام و علیکم۔۔۔۔اس نے وہاں موجود لڑکی سے کہا۔۔۔جو ٹی شرٹ اور تنگ جینز پہنے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

آئی ایم ابیہا ہاشم۔۔۔۔۔مجھے انٹرویو کال آئی تھی۔۔۔۔

اوہ۔۔۔اس لڑکی نے ہونٹ سکیڑے۔۔۔تم ہو ابیہا ہاشم۔۔۔۔وہ اس کے حلیے پر تمسخرانہ نظر ڈالتی مسکرائی

جی۔۔۔۔۔

اوکے فائن سٹ ڈئیر اینڈ ویٹ۔۔۔۔میم ابھی نہیں آئیں۔۔۔وہ روکھے انداز میں کہہ کر اپنے سیل پر بزی ہو گئی۔۔۔۔

ابیہا وہاں موجود صوفوں کیطرف بڑھ گئی۔۔۔

تقریبًا آدھ گھنٹہ انتظار کے بعد ایک ماڈرن سی تیس، بتیس سال کی لڑکی داخل ہوئی اور سر ہلا کر سب کو وش کرتی اپنے آفس میں چلی گئی۔۔۔۔۔

یہی ہوں گی میم۔۔۔۔یہ بھی اتنی ماڈرن ہے اور میں۔۔۔۔۔ابیہا نے خود کو دیکھا۔۔۔بلیک شلوار، براؤن قمیض پر بلیک بڑی سے چادر ماتھے تک اوڑھے وہ یہاں موجود سب لڑکیوں سے الگ تھلگ اور عجیب لگ رہی تھی۔۔۔

مس ابیہا ہاشم۔۔۔۔میم بلا رہیں آپ کو۔۔۔۔اطلاع دی گئی

جی۔۔۔۔۔ایہامرے مرے قدم اٹھاتی آفس گئی

جہاں موجود میم نے چند پیشہ ورانہ سوالات کیے۔۔۔۔

جی تو مس ایہاہاشم۔۔۔۔۔آپ کی ایجوکیشن اٹریکٹو ہے بٹ۔۔۔۔وہ رکی

ایکچولی ایہا۔۔۔۔آپ کو خود میں تھوڑاسا چینج لاناہوگا

مثلاً۔۔۔۔ایہا سمجھ تو گئی تھی مگر پھر بھی اسکے منہ سے سننا چاہتی تھی

آپ کو اپنی ڈریسنگ تھوڑی بدلنا ہوگی

بس۔۔۔۔۔۔۔وہ مسکرائی

سوری میم۔۔۔۔میں نہ تو دوپٹہ اتار کر پھر سکتی ہوں اور نہ ہی تنگ جینز پہن کر خود کو شو

آف کر سکتی ہوں اسلیے آپ اپنی ریکوائرمینٹ کے مطابق ہی کسی کو ہائر کر

لیں۔۔۔۔۔ایہا بات ختم کرتی کھڑی ہوئی

مگر میں نے نہ تو تم سے دوپٹہ اتارنے

کو کہا ہے اور نہ ہی جینز پہننے کو۔۔۔۔وہ حیران ہوتی بولی

کہا نہیں پر کہنا تو یہی چاہ رہی ہیں۔۔۔

دیکھو ایہا مجھے واقعی پڑھے لکھے اور سنسئیر اسٹاف کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔یہاں جو

لڑکیاں پہلے موجود ہیں وہ ماڈرن ضرور ہیں مگر محنتی نہیں ہیں۔۔۔۔اسی لیے میں

تمہیں اپائنٹ کرنا چاہ رہی ہوں۔۔۔تمہارے حلیے سے مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر اس چادر کی بجائے اگر دوپٹے سے خود کو کور کرلو گی تو بری نہیں لگو گی۔۔۔۔پے اور ٹائم بھی ڈسکس ہو جائے گا اگر تم ایگری ہو تو۔۔۔۔۔وہ پینسل گھماتی ابیہا کو دیکھ کر بولی

ابیہا سر ہلاتی واپس چیئر پر بیٹھ گئی۔۔۔

آئلہ میم نے سیلری اور ٹائم ڈسکس کر کے ابیہا کو اوکے کیا۔۔۔۔اور دو دن بعد وہاں جاب شروع کرنے کا کہا

ابیہا شکریہ ادا کرتی واپسی کے لیے نکلی۔۔۔۔مگر جاتے جاتے اس کلب کے سامنے آنا نہ بھولی جہاں وہ وقفے وقفے سے چار دفعہ آچکی تھی مگر وہ نہیں آیا۔۔۔۔۔

آج بھی وہ مایوس سی واپس لوٹ آئی

تھی۔۔۔۔۔

....

ضرار بیٹا شادی کرلے۔۔۔کب تک یونہی چھڑا چھانٹ پھرتا رہے گا۔۔۔۔اماں جان نے پاس بیٹھے ضرار کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

اماں جان میں جب بھی آتا ہوں۔۔۔آپ شادی کی بات کرتی ہیں اسی لیے یہاں کم آنے لگا ہوں اور اسکی بھی شکایت ہے آپ کو۔۔۔وہ نڑوٹھا سا بولا

میری جان سمجھ میری بات کو۔۔۔۔

مجھے شادی نہیں کرنی ہے کیسے سمجھاؤں

آپ کو کہ مجھے اپنی زندگی میں اب کسی کی ضرورت نہیں۔۔۔

دیکھ آج نہیں ہے ضرورت مگر مزید چند سال گزرنے پر تجھے گھر والی اور بچوں کی ضرورت محسوس ہو گی تب کیا کرے گا۔۔۔

اوف اماں جان یہ گھر والی کیا ہوتا ہے۔۔۔۔وہ لفظ گھر والی سن کر محظوظ ہوا

چل مجھے باتوں میں مت لگا مان جا میری بات ضرار۔۔۔۔وہ بضد ہوئیں

اماں جان پلیز۔۔۔ابھی نہیں ابھی دل نہیں مانتا جب مجھے لگا کہ اب شادی کر لینی چاہیئے تو آئی پرامس کر لوں گا

ہاں بڈھا ہو کر کرے گا۔۔۔مگر تب کوئی تجھے اپنی لڑکی نہیں دے گا سمجھا۔۔۔اماں جان نے تپ کر کہا

اُنکے تپنے پر وہ قہقہ لگا کر ہنسا۔۔۔

ارے بھئی کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔عالم شاہ مسکراتے ہوئے اماں جان کے کمرے میں داخل ہوئے

کچھ نہیں۔۔۔۔تیرے اس لاڈلے کو شادی کا کہہ رہی تھی۔۔۔وہ ضرار کو دیکھ کر ناراض سی بولیں

تو پھر مانا کہ نہیں۔۔۔۔وہ مسکرائے

میری تو نہیں مانا۔۔۔تم کہہ لو مان جائے تو۔۔۔

ضرار اماں ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔۔اب تمہیں شادی کر لینی چاہیے۔۔۔۔اُس واقعے کو گزرے پانچ سال ہونے والے ہیں۔۔۔اور ضروری نہیں کے ہر عورت ایک جیسی ہو۔۔۔ایک بار اپنا اعتبار تو بحال کرو سب ٹھیک ہو جائے گا بیٹا۔۔عالم شاہ نے بھی پیار سے سمجھایا

پلیز ڈیڈ مجھے فورس مت کریں۔۔۔۔مجھے شادی نہیں کرنی ہے۔۔۔۔اٹس فائنل۔۔وہ سنجیدگی سے کہتا کمرے سے نکل گیا

کیسی نانجار لڑکی تھی وہ۔۔۔۔جو میرے بچے کو بے اعتباری کا روگ لگا

گئی۔۔۔۔کیسے گزارے گا اب وہ زندگی اکیلے۔۔۔پہلے ایک بیٹی کا غم سینے میں دبائے بیٹھی ہوں اور اب پوتے کا غم۔۔۔۔وہ افسردہ ہوئیں

اماں آپ پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔عالم شاہ نے ماں کے ہاتھ تھامے

کب ٹھیک ہو گا جب میری آنکھیں ہمیشہ کے لیے بند ہو جائیں گی۔۔۔

اماں پلیز۔۔۔۔فکر مت کریں ہم ڈھونڈ لیں گے اُسے۔۔

ہاں عالم ڈھونڈ لو اُسے میں مرنے سے پہلے اُس کا چہرہ دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔اس سے ملنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔وہ رو دیں

عالم شاہ نے ماں کے کمزور وجود کو بازوؤں کے حلقے میں لے لیا۔۔۔۔۔۔۔۔

....

ایہا نے سکول کی جاب چھوڑ کر پارلر کی جاب کر لی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ دوپہر بارہ بجے جاتی اور رات کو دس بجے واپس آتی۔۔۔پک اینڈ ڈراپ اور اچھا سیلری پیکج مل گیا تھا اسے اس جاب سے۔۔۔

شاذمہ نے منع کیا تھا کہ رات تک وہاں کام مناسب نہیں۔۔۔مگر ایہا نے ماں کو

مطمعین کر لیا تھا۔۔۔۔۔

پارلر کی لڑکیوں سے اُس نے زیادہ میل جول نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔بس اپنے کام سے کام رکھتی تھی۔۔۔۔

جس پر اسے سڑیل،ایگولیسٹک اور ناجانے کیا کیا خطاب ملے۔۔۔ مگر اسے ان سب کوئی سروکار نہ تھا۔۔۔وہ وقت سے جاتی اپنا کام کرتی اور واپس آجاتی۔۔۔۔

آئلہ میم اسکے کام سے خوش تھی۔۔۔اسلیے ابیہا بھی مطمعین سی وہاں کام کر رہی تھی۔۔۔۔۔

....

میم آج مجھے ذرا جلدی گھر جانا ہے اس لیے نو بجے آف مل سکتا ہے۔۔۔۔ابیہا میم آئلہ کے آفس میں چھٹی لینے آئی تھی

خیریت۔۔۔۔

جی میم۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔بٹ جاؤ گی کیسے۔۔۔۔وین تو سب لڑکیوں کو لے کر دس بجے نکلے گی

جی میم۔۔۔میں ٹیکسی سے چلی جاؤں گی

اوکے فائن۔۔۔یو کین گو۔۔۔وہ مسکرائیں

تھینکس میم۔۔۔ابیہا شکریہ ادا کرتی چادر اوڑھتی جلدی سے باہر نکلی۔۔۔۔

اُسے کافی دن ہو گئے تھے کلب کیطرف گئے وہ آج وہاں جانا چاہتی تھی اس لیے جلدی نکل آئی تھی پارلر سے۔۔۔۔

....

وہ آدھے گھنٹے سے وہاں کھڑی تھی۔۔۔بہت سی گاڑیاں آئیں۔۔۔بہت سے مرد آئے مگر وہ نہیں آیا۔۔۔وہ مزید دس منٹ بعد مایوس سی پلٹی ہی تھی کہ سامنے سے آتی بلیک کار کو دیکھ کر رکی۔۔۔اس میں بیٹھے آدمی کو دیکھ کر وہ واپس مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کلب کی پارکنگ کی طرف بڑھی۔۔۔۔

رُکیے، سنئیے پلیز۔۔۔۔۔۔وہ پھولی سانسوں کے درمیان بولی

ضرار پیچھے سے آتی نسوانی آواز پر رکا مگر پلٹا نہیں۔۔۔۔

ابیہا جلدی سے سامنے آئی۔۔۔اور اپنے سامنے اُسی ہینڈسم کو دیکھ کر دل پر ہاتھ رکھ کر سانس ہموار کرنے لگی

آواز آپ نے دی تھی۔۔۔۔وہ اسکی خاموشی پر چڑا

جج۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔میں ایہا۔۔۔۔۔وہ اس کے تیور دیکھ کر بوکھلائی

سوری۔۔۔۔مس ایہا۔۔۔۔۔میں نے آپ کو کسی نیوز چینل میں بطور بریکنگ نیوز نہیں دیکھا۔۔۔۔اس لیے معذرت۔۔۔۔وہ سنجیدگی سے کہتا آگے بڑھا

پلیز پلیز سر رکیے۔۔۔۔میری بات سُنیں تو۔۔۔ایہا نے جلدی سے آگے آکر راستہ روکا

واٹ دا ہیل ودیو۔۔۔۔وہ اسکے راستہ روکنے پر سیخ پا ہوا

سس۔۔۔سوری پلیز۔۔۔۔۔۔۔میری بات

نہیں سُننی مجھے کوئی بات۔۔۔۔ہٹو سامنے سے۔۔۔۔ضرار نے اسے بازو سے پکڑ کر ہٹایا

ایہا کو اسکا دیا پہلا لمس نہیں بھولا تھا اور اب اُسی ہاتھوں نے اسے بازوؤں سے پکڑا تھا وہ اسی لمس میں گم وہاں کھڑی رہ گئی

اووو میڈم راستے میں کیوں کھڑی ہو۔۔۔۔راستہ چھوڑ کر کھڑی ہو۔۔۔گن مین نے کرخت آواز میں کہا

ابیہا ہوش میں آتی راستے سے ہٹی۔۔۔وہ سنو ابھی جو اندر گئے ہیں ان کا نام کیا ہے۔۔۔۔

کون ضرار شاہ صاحب۔۔۔۔؟؟؟

ہاں ابھی جو یہاں میرے ساتھ کھڑے تھے۔۔۔

وہ ضرار صاحب تھے۔۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے ان کا ایڈریس مل سکتا ہے۔۔۔

اوہ بی بی جو بھی مانگنا تھا ان سے مانگ لیتی میں نہیں جانتا۔۔۔۔جاؤ وقت مت ضائع کرو۔۔۔۔وہ اکتاتا ہوا کہتا واپس اپنی جگہ پر چلا گیا

ابیہا سوچ میں پڑ گئی آیا واپس چلی جائے یا پھر اندر۔۔۔۔۔اگر واپس چلی گئی تو پھر وہ اس ضرار شاہ کو کہاں ڈھونڈے گی۔۔۔

مجھے اندر جا کر ایک بار بات کر لینی چاہیے پھر پتا نہیں ملے یا نہ ملے۔۔۔۔ابیہا یہی سوچتی آگے بڑھی

وہ ہونق سی وہاں ادھر اُدھر دیکھتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

ضرار نے سیگرٹ کا کش لگاتے ہوئے اُسے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

ایڈیٹ یہاں آگئی ہے۔۔۔وہ پہچان چکا تھا اُسے مگر شو نہیں کرنا چاہتا تھا

ایہا کی نظر بھی اس پر پڑ چکی تھی وہ جلدی سے اس تک آئی

دیکھیے پلیز ضرار شاہ صاحب میری بات سن لیں ایک دفعہ پلیز۔۔۔۔۔وہ ملتجی ہوئی

ضرار نے ایک خون آلود نظر اس پر ڈالی اور ایش ٹرے میں سیگرٹ مسل کر اپنا سیل اور گاڑی کی چابی اٹھاتا اگیزیٹ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کیا کر رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟ایہا حیران ہوتی اُس کے پیچھے ہی باہر آئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہیلو مسٹر خود کو کیا سمجھ رہے ہو۔۔۔۔۔جو اتنی اکڑ ہے تمہاری کہ بات بھی نہیں سن رہے۔۔۔۔۔ایہا لحاظ بلائے طاق رکھتی اس کے پاس آکر چلائی

تو کون کہہ رہا ہے کرو بات۔۔۔۔۔وہ بھی دوبدو بولا

میں ہی پاگل تھی جو پیچھلے چھ ماہ سے تم جیسے بدتمیز کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

اگیزیٹلی۔۔۔۔۔تم مجھے پاگل ہی لگی ہو اگر کہتی ہو تو میں تمکو پاگل خانے ڈراپ کر سکتا ہوں۔۔۔۔ضرار نے فرصت سے بازو باندھے گاڑی سے پشت ٹکائے اسکو دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم ہو پاگل تمہیں کسی سائکیٹرسٹ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔اس لیے مجھے چھوڑنے کی بجائے خود جاؤ وہاں۔۔۔۔وہ بلند آواز میں نتھنے پھلا کر چلائی

ضرار آج ناجانے کتنے عرصے بعد کسی لڑکی کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔۔وہ بھی اُسکے غصے سے پھولتے نتھنے دیکھ کر۔۔۔۔۔۔

میں جوک نہیں سنا رہی تمہیں۔۔۔۔وہ اس کھڑوس کی مسکراہٹ دیکھ کر چڑی

مگر جوکر لگ ضرور رہی ہو۔۔۔۔وہ کھل کر مسکرایا

میں یہاں تمہارا شکریہ ادا کرنے آئی تھی

کس لیے۔۔۔۔؟؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نے اس روز مجھے چیک دے کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا تھا ضرار شاہ اور میں اسی کا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔کر چکی اب جاؤ۔۔۔۔وہ گاگلز پہنتا گاڑی ان لاک کرتا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا

رُکیے پلیز۔۔۔۔میری بات تو۔۔۔۔۔۔

ابھی بھی رہتی ہے کوئی بات۔۔۔۔۔وہ تیوری چڑھا کر بولا

جی۔۔۔۔جی وہ میں آپ کے پیسے لوٹانا چاہتی ہوں۔۔۔۔وہ جلدی سے بولی

تو لوٹا دو۔۔۔۔۔لاپرواہی سے کہا گیا

مگر کہاں۔۔۔۔میرا مطلب ہے آپ کا کوئی ایڈریس یا فون نمبر۔۔۔۔۔۔

ان کی ضرورت نہیں۔۔۔۔تم اکثر یہاں آتی رہتی ہو گی۔۔۔۔ضرار نے کلب کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔میں بھی آتا ہوں یہاں۔۔۔۔یہیں لوٹا دینا۔۔۔۔کہہ کر دروازہ بند کرتا گاڑی بڑھا لے گیا۔۔۔

پیچھے ابیہا اسکی بات کا مفہوم سمجھتی ساکت تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا وہ مجھے ایسی لڑکی سمجھ رہا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

وہ کیا کہہ گیا تھا ابیہا کو۔۔۔۔وہ حیران تھی ضرار شاہ کی بات سن کر۔۔۔۔

وہ مجھے ایسی لڑکی سمجھ رہا ہے۔۔۔۔اونہہ

خود جو ایسا ہے اس لیے دوسروں کو بھی اپنے جیسا سمجھتا ہے۔۔۔بدتمیز۔۔۔۔اسٹوپڈ

وہ کڑھ کر ضرار کو مختلف خطاب دیتی واپس گھر آ گئی۔۔۔۔

....

ابیہا تمہیں آئلہ میم اپنے آفس میں بُلا رہی ہیں۔۔۔ساعقہ نے ریسپشن پر موجود ابیہا سے کہا

اوکے آتی ہوں۔۔۔۔۔

ابیہا آئلہ میم کے آفس میں داخل ہوئی

جی میم آپ نے بلایا۔۔۔؟؟؟

ہاں ابیہا بیٹھو تم۔۔۔۔۔آئلہ نے چیئر کی طرف اشارہ کیا

تھینکس۔۔۔۔۔ابیہا بیٹھ گئی

وہ ایکچولی ابیہا مجھے کچھ پرسنل پوچھنا تھا تم سے۔۔۔۔۔۔اف یو ڈونٹ مائنڈ

جی میم پوچھیں۔۔۔۔وہ حیران ہوئی

آر یو انگیجڈ۔۔۔۔؟؟؟

نو میم۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔وہ اصل میرے پاس ایک پرپوزل تھا بہت اچھا میں نے سوچا تم سے بات کرلوں۔۔۔۔

میں کیا کہہ سکتی ہوں میم۔۔۔۔جو بھی کہیں گی امی ہی۔۔۔۔۔

اوکے تم مجھے اپنی مدر کا کانٹیکٹ نمبر دے دو میں بات کرلوں گی ہاں۔۔۔۔وہ مسکرائی

جی۔۔۔۔ایبہا گھر کا سیل نمبر لکھ کر واپس آگئی

ایسا کونسا پرپوزل ہوگا میم کے پاس جو میرے لیے ہے۔۔۔۔وہ سوچتی ہوئی کام مصروف ہوگئی

....

ایبہا تھکی تھکی گھر آئی مگر رات کے

اس پہر مالک مکان کو گھر میں دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔۔۔۔جو اونچی آواز میں چلا رہا تھا

کیا بات ہے کیوں چلا رہے ہو۔۔۔۔ایبہا بھی بلند آواز سے بولی

بیا تم کمرے میں جاؤ میں دیکھ لوں

گی۔۔۔۔۔شاذمہ بولیں

نہیں امی مجھے بات کرنے دیں

ہاں بولو۔۔۔۔وہ اسکی جانب مڑی

تمہاری ماں کو پیچھلے ماہ بتایا تھا کہ گھر کا کرایہ تین ہزار بڑھا دیا ہے

مگراس ماہ کا کرایہ پھر پہلے جتنا ہی دیا کیوں۔۔۔؟؟؟

دیکھو چاچا۔۔۔۔ہم نے اتنا ہی کرایہ دینا ہے

کوئی بڑھا کر نہیں دینے والے اس لیے روز روز یہاں آکر تماشہ مت کیا کرو۔۔۔

وہ ابیہا کے چاچا کہنے پر سخت بدمزا ہوا۔۔۔۔تو پھر گھر خالی کرو

کردیں گے دو تین ماہ تک۔۔۔۔۔۔جاؤ اب

یہاں سے۔۔۔۔

ابھی تو جا رہا ہوں مگر ایک ماہ کا وقت ہے تم ماں بیٹیوں کے پاس۔۔۔۔۔۔میرا گھر

خالی کردو ورنہ سامان اٹھوا کر باہر پھینکوا دوں گا۔۔۔۔۔وہ ہاتھ اٹھا کر وارننگ دیتا چلا

گیا

خدا کی پناہ بہت ہی بدزبان ہے یہ۔۔۔۔۔ابھی تمہارے آنے سے پہلے اتنی واہیات

باتیں کہہ رہا تھا کمینہ۔۔۔۔نیہا نے کڑھ کر کہا

دروازہ مت کھولا کرو اتنی دفعہ منع کیا

ہے۔۔۔اس منحوس کی بات بند دروازے سے

سنا کرو۔۔۔۔

اچھابس کرواب تم دونوں۔۔۔۔میں عشاء کی نماز پڑھ لوں۔۔۔بیا تم کھانا کھا کر میری بات سنو آکر۔۔۔۔شاذمہ ابیہا سے کہتیں کمرے میں چلی گئیں۔۔۔۔

جی آتی ہوں۔۔۔۔۔۔

ابیہاسارے کاموں سے فارغ ہو کر شاذمہ بیگم کے کمرے میں آئی۔۔۔۔

جی امی بتائیں کیا بات کرنی تھی آپ کو۔۔۔۔اس نے ماں کی ٹانگیں دباتے پوچھا

ابیہاوہ آج رفعت آئیں تھیں نیہاکے سکول کی پرنسپل۔۔۔۔

(نیہانے بھی قریبی سکول میں ٹیچنگ جاب کرلی تھی کچھ ماہ پہلے)

وہ کیا کرنے۔۔۔۔وہ حیران ہوئی

وہ اپنے چھوٹے بھائی کے لیے نیہا کا رشتہ لائی ہیں۔۔۔۔

اچھاااا۔۔۔۔۔وہ خوش ہوئی

کیا کرتا ہے لڑکا۔۔۔؟؟؟

ایم کام کرکے بینک کی جاب کررہاہے اچھی تنخواہ ہے۔۔۔۔۔۔۔اکلوتا بھی ہے۔۔۔۔بڑی دو بہنیں ہیں۔۔۔ایک تورفعت ہےاوردوسری رافعہ ہے دونوں شادی شدہ ہیں۔۔۔۔گھر میں بس والدین اور اسد (لڑکا) ہی ہوتے ہیں

لگ تو مناسب رہاہے۔۔۔۔آپ نے کیا کہا

پھر۔۔۔۔۔۔وہ ایکسائیٹڈ ہوئی

میں نے کہا ہے سوچ کر بتاتے ہیں مگر بیا وہ لوگ جلد شادی کے خواہش مند ہیں

تو کیا ہوا امی ہم دیکھ لیتے ہیں لڑکا اگر اچھا ہوا تو کر دیں گے۔۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر اتنے پیسے۔۔۔۔۔وہ خاموش ہوئیں

امی بینک میں ہیں کچھ رقم اس سے زیادہ نہ سہی مگر تھوڑا بہت ہو ہی جائے

گا۔۔۔۔ویسے بھی وہ ہمارے حالات دیکھ ہی گئیں ہیں۔۔۔۔

بینک میں پیسے کہاں سے آئے۔۔۔۔۔وہ حیران ہوئیں

وہ۔۔۔۔۔وہ امی۔۔۔۔وہی ہیں جو وہ اس شخص نے دیے تھے

آپکے آپریشن اور ادویات کا خرچ نکال کر جو بچے تھے میں نے بینک میں ڈپازٹ کروا

دیے تھے

تمہیں ملا کہیں وہ۔۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ابیہا نے نہیں میں سر ہلایا

ناجانے کون تھا۔۔۔۔کسی اچھے ماں باپ کی ہی اولاد ہو گا تبھی تو اتنا رحم دل تھا کے بنا

جان پہچان کے اتنی بڑی رقم دے گیا۔۔۔شاذمہ متاثر تھیں اس ان دیکھے شخص سے

اونہہ۔۔۔۔اچھا۔۔۔۔۔۔پورا بد تمیز ہے وہ رحمدل شخص۔۔۔ابیہا کو ضرار شاہ سے

ہوئی ملاقات یاد آئی

چلو پھر میں ان کو کہہ دیتی ہوں کہ ہم لڑکا دیکھ لیں پہلے پھر ہی کوئی فائنل فیصلہ ہو

گا۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس کرو تھکی ہوئی آئی ہو جا کر آرام

کرو۔۔۔۔انہوں نے محبت سے اسکے ہاتھ پکڑ کر کہا

جی۔۔۔جارہی ہوں آپ بھی آرام کریں۔۔۔۔ابیہا مسکراتی ہوئی باہر نکل آئی

تھا تو بد تمیز مگر ہمارے لیے تو فرشتہ ہی

ثابت ہوا ہے۔۔۔۔۔اسکے دیے پیسوں سے یہ کام بھی آدھا ہو جائے گا۔۔۔۔۔

تم جہاں بھی رہو ضرار شاہ خوش رہو۔۔۔ابیہا نے تصور میں ضرار کو دیکھ کر دل سے دعا

دی

اور بستر پر لیٹ کر آنکھیں میچ لیں

....

ایہااور شاذمہ بیگم دونوں لڑکا دیکھ آئیں تھیں۔۔۔۔۔۔انہیں لڑکااور گھر دونوں ہی پسند آئے تھے

ایہانے محلے والوں سے اور بینک میں ایک دولوگوں سے معلومات لے لی تھیں۔۔۔

یوں ہر طرف سے پازیٹیو ریسپونس پرہاں کر دی گئی تھی

اور ایک ماہ بعد کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی شادی کی۔۔۔

اسد کے والد بیمار تھے اس لیے وہ لوگ جلد شادی کرناچاہتے تھے۔۔۔۔۔

کوئی مرد تو تھا نہیں اسلیے ایہاہی سب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔اسد کے گھر والوں نے جہیز سے منع کر دیا تھا

اس لیے شاذمہ بیگم کی ذمہ داری کافی کم ہوگئی تھی۔۔۔۔۔۔۔مگر پھر بھی جتنا کر سکتیں تھیں کر رہیں تھیں

ایہا بھی بہت مصروف تھی آجکل جاب کیساتھ ہی بازار کے چکر بھی لگ رہے تھے

آج وہ میم آئلہ سے ہاف لیو لینے آئی تھی۔۔

میرج ہال کی بکنگ کروانے جانا تھا

اس نے۔۔۔۔

میم مجھے ہاف لیو مل جائے گی

خیریت۔۔۔۔آئلہ نے تیوری چڑھا کر پوچھا

ابیہا نوٹ کر رہی تھی کچھ دن سے آئلہ کا رویہ اسکے ساتھ کافی آکورڈ سا تھا

جی میم وہ میری سس کی شادی ہے تو اسی سلسلے میں ہال بک کروانے جانا ہے

اوہ تو تمہاری مدر تم سے پہلے تمہاری چھوٹی بہن کی شادی کر رہیں ہیں

سٹرینج۔۔۔۔۔۔اسی لیے مجھے انکار کر دیا

میں سمجھی نہیں میم آپ کی بات۔۔۔۔۔ابیہا حیران ہوئی

میں نے تمہاری مدر سے بات کی تھی تمہارے پرپوزل کی جو تمہیں بھی بتایا تھا

مگر انہوں نے فوراً ہی انکار کر دیا۔۔۔

کیا تھا اگر مراد پہلے سے شادی شدہ اور دو بچوں کا باپ تھا۔۔۔۔ مگر تھا تو پیسے والا اور

بیوی بھی مر چکی تھی

دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اب۔۔۔۔۔۔ تھوڑا بہت کمپرمائز کر لیتیں تو زندگی سنور جاتی تم لوگوں کی۔۔۔وہ ناک چڑھا کر بولی

مگر امی نے نامناسب سمجھ کر ہی منع کیا ہو گا میم۔۔۔آئی ایم سوری اگر آپ کو برا لگا تو۔۔۔ابیہا نے معذرت کی

نہیں مجھے کیوں برا لگے گا مراد کو تو بہت سی لڑکیاں مل جائیں گی مگر تمہارا۔۔۔۔وہ رکی۔۔۔اوکے فائن تم چلی جاؤ

تھینک یو میم۔۔۔۔ابیہا شکریہ ادا کرتی باہر آگئی۔۔۔امی نے مجھ سے تو کوئی بات نہیں کی اس بارے میں حیرت ہے۔۔۔۔

وہ حیران ہوتی چادر اوڑھ کر ہال بک کروانے چل دی

....

کروا آئی ہال کی بکنگ۔۔۔ابیہا کو کمرے میں آتے دیکھ کر شاذمہ نے پوچھا

نہیں۔۔۔۔کھرا جواب آیا

کیوں۔۔۔۔وہ کام چھوڑ کر پلٹیں

وہ پیسے بہت زیادہ مانگ رہے تھے امی ہمارے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔اس لیے میں کیٹرنگ والوں سے بات کر آئی ہوں وہ گھر میں ہی انتظام کر دیں گے

ہر گز نہیں۔۔۔۔ان لوگوں نے جہیز سے بھی منع کر دیا۔۔۔۔۔۔اب ان کے مہمانوں کو کھانا پانی تو اچھا دینا چاہیے ہمیں۔۔۔۔

وہ تو گھر میں بھی دے سکتے ہیں۔۔۔توجیہ دی گئی

گھر میں اتنا مناسب انتظام نہیں ہو گا...اور پھر گھر میں کونسا تمہارا اباپ بھائی موجود ہے جو بھاگ دوڑ کرے گا۔۔۔۔

مگر امی پیسے۔۔۔۔وہ منمنائی

میں کر لوں گی۔۔۔۔تم چائے پانی پی لو پھر جیولر کے پاس جانا ہے

جیولر کے پاس کیا کرنے۔۔۔۔ابیہا حیران ہوئی

بیا ہر بات کی کھال مت اتارا کرو جاؤ

اٹھو۔۔۔انہوں نے بازو پکڑ کر اُسے کھڑا کیا

امی کہیں آپ اپنے کنگن تو نہیں بیچنے کا سوچ رہی۔۔۔وہ تہہ تک پہنچی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایہا۔۔۔۔۔۔۔تنبیہ ہوئی

امی پلیز وہ کنگن تو آپ نے ابا سے بھی بچا چھپا کر رکھے تھے کہ وہ آپ کی اماں کی نشانی تھی۔۔۔۔۔پھر اب کیوں بیچ رہی ہیں

تمہیں جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔ورنہ میں اکیلی چلی جاؤں گی سمجھی

اچھا جا رہی ہوں۔۔۔۔ایہا ماں کے تیور دیکھ کر باہر نکل گئی۔۔

....

کیسی طبیعت ہے برخودار۔۔۔۔۔۔۔عالم شاہ نے ضرار کے کمرے میں داخل ہو کر پوچھا

ڈیڈ آپ۔۔۔۔۔۔وہ جلدی سے کمبل ہٹا کر بیڈ سے اترا

جی ہاں ہم۔۔۔۔۔۔تم نے تو بتایا نہیں کہ طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔۔۔۔۔مگر ہمیں پرواہ ہے اسی لیے چلے آئے۔۔۔۔۔وہ بیٹے سے بغلگیر ہوتے بولے

نہیں ٹھیک ہوں میں۔۔۔بس ذرا زکام ہو گیا

تھا۔۔۔۔۔بتایا اس لیے نہیں کے اماں جان پریشان ہو جاتیں

نواز بتا رہا ہے کل لاہور جا رہے۔۔۔۔

جی کام ہے کچھ۔۔۔۔۔ضرار نے آہستہ سا جواب دیا

سب سے پہلے صحت کو رکھا کرو پھر باقی کام۔۔۔۔۔بہت لاپرواہ ہو گئے ہو اپنی طرف

سے۔۔۔۔۔اسی لیے ہم چاہتے ہیں شادی کر لو تاکہ کوئی تو ہو جو تمہارا خیال رکھے اور

ہم بھی بے فکر ہو جائیں۔۔۔۔عالم شاہ نے پھر سے شادی کا موضوع چھیڑا

ڈیڈ پلیز۔۔۔۔۔میں کوئی بچہ نہیں کے مجھے کسی خیال رکھنے والی کی ضرورت

ہو۔۔۔۔۔میں اپنا خیال خود رکھ سکتا ہوں

مگر بیٹا جی زندگی گزارنے کے بہت سے تقاضے ہیں۔۔۔اور ان تقاضوں کو پورا کر کے

ہی ہم ایک آئیڈیل لائف گزارتے ہیں۔۔۔انہوں نے سمجھانا چاہا

آپ آج رکیں گے ناں۔۔۔۔میں نواز سے کہتا ہوں وہ آپ کی پسند کا مینیو کُوک کو بتا

دے۔۔۔ضرار بات بدلتا کھڑا ہوا

ارے نہیں یار۔۔۔۔مجھے زمینوں کا کچھ کام ہے اس لیے کچہری جانا ہے۔۔۔۔وہیں

سے واپس حویلی کے لیے نکل جاؤں گا۔۔۔۔تم آرام کرو۔۔۔۔تمہیں دیکھنے ہی آیا تھا

میں۔۔۔دیکھ لیا اب چلتا ہوں۔۔۔۔خیال رکھا کرو یار۔۔۔۔عالم شاہ نے اس کے پاس جا کر کندھا تھپتھپایا

جی۔۔۔۔آپ ڈرائیور کے ساتھ آئے ہیں

ہاں کرم داد ہے میرے ساتھ۔۔۔۔چلتا ہوں۔۔۔انہوں نے مصافحہ کیا اور نکل گئے

ضرار پورچ تک انہیں چھوڑنے آیا تھا

....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابیہا کی بات سچ نکلی۔۔۔۔شاذمہ بیگم واقعی ہی اپنے کنگن بیچنے آئیں تھیں

امی مت کریں ایسا۔۔۔۔وہ ماں کے کان میں بڑبڑائی

چپ ہو جاؤ ابیہا۔۔۔۔تنگ مت کرو مجھے۔۔۔وہ غصے سے کہتیں شاپ کیپر سے پرائس طے کرنے لگیں

ابیہا کو چاروناچار چپ ہی ہونا پڑا

وہ دونوں پیسے لے کر شاپ سے باہر نکلیں

اب ہمیں ہال بک کروانا ہے میں وہاں سے (انہوں نے سڑک کے دوسری جانب اشارہ کیا)۔ٹیکسی کا پتا کرتی ہوں تم تب تک وہ فروٹ والے سے انگور لے

آؤ۔۔۔نیہا کو پسند ہیں۔۔۔انہوں پیسے پکڑائے

جاتی ہوں میں۔۔۔۔مگر آپ مجھے آنے دیں پھر اکھٹے ہی روڈ کراس کریں

گے۔۔۔ایہانے سڑک پر رواں دواں گاڑیوں کو دیکھ کر کہا

بچی نہیں ہوں میں کر لوں گی روڈ کراس اور ویسے بھی لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔ابھی

مغرب ہو جائے گی نیہا گھر پر اکیلی ہے۔۔۔تم جاؤ دھیان سے۔۔۔۔شاباش میرا

بچہ۔۔۔وہ مسکرائیں

اوکے جاتی ہوں۔۔۔ایہا تیز تیز قدم اٹھاتی اس فروٹ والے کیطرف

بڑھی۔۔۔ایک دو بار پلٹ کر ماں کو بھی دیکھا اپنی تسلی کر کے۔۔۔۔وہ فروٹ

والے سے قیمت پر بحث کرنے لگی

ایک سو پچاس روپے بہت زیادہ ہیں بھائی میں ایک سو دوں گی

ارے جانے دو باجی کس زمانے کی بات کرتا ہے۔۔اب تم کو کون دے گا سو روپے

کا۔۔وہ اتنا کم ریٹ سن کر بدمزا ہوا

اچھا چلو ایک سو بیس لے لو اس سے زیادہ ایک روپیہ نہیں دوں گی

باجی ایک سو چالیس۔۔۔۔

نہیں میں ایک سو بیس

ہی۔۔۔۔چڑ۔۔۔ڑ۔۔۔۔۔ڑ۔۔۔۔۔ڑ۔۔۔۔۔ڑ۔۔۔۔۔۔ڑ۔۔۔۔۔۔۔۔ڑ۔۔۔۔۔ڑ کی آواز

نے اسکی بات روکی

ابیہا جلدی سے پلٹی۔۔۔۔۔۔امی۔۔۔۔۔ی۔۔۔۔۔۔ی اُسکے منہ سے چیخ بلند ہوئی

....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالم شاہ ضرار کیطرف سے ہو کر کورٹ

گئے اور وہاں کا کام نپٹا کر وہ واپس حویلی کے لیے جا رہے تھے۔۔۔۔۔جب راستے میں

لوگوں کا ہجوم دیکھا جو راستہ بلاک کیے ہوئے تھا

لگتا ہے کوئی ایکسیڈینٹ ہوا ہے شاہ جی۔۔۔۔کرم داد (ڈرائیور) نے اندازہ لگایا

ہوں ن۔۔۔۔۔مجھے بھی یہی لگ رہا ہے

میں دیکھتا ہوں جا کر۔۔۔۔۔کرم داد گاڑی سے نکل کر ہجوم کیطرف گیا

عالم شاہ نے چند منٹ انتظار کیا اور گاڑی سے نکلنے ہی والے تھے کہ کرم داد ہانپتا ہوا

واپس آیا۔۔۔

شاہ۔۔۔۔شاہ جی۔۔۔۔وہاں۔۔۔وہاں۔۔۔۔وہ پھولی سانسوں کے درمیان اٹک اٹک کر بولا

کیاہوا کرم داد خیریت۔۔۔۔وہ کرم داد کے اڑے حواس دیکھ کر پریشان ہوئے

(کرم داد حویلی کا بہت پرانا ملازم تھا وجاہت شاہ نے ہی رکھا تھا اُسے جب وہ صرف اٹھارہ سال کا تھا اور اب اُسے حویلی میں آئے لگ بھگ پچیس، تیس سال ہو گئے تھے اور اب وہ حویلی کا ایک ضروری فرد ہی بن چکا تھا)

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ جی۔۔۔وہاں چلیں جلدی۔۔۔کرم داد نے ہجوم کیطرف اشارہ کیا

عالم شاہ ناسمجھی سے لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہجوم کو چیرتے جاۓ وقوعہ پر پہنچے۔۔۔۔مگر وہاں خون میں لت پت وجود کو سڑک کے بیچوں بیچ گرے دیکھ کر ساکت ہو چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اُن کے منہ سے سرگوشی برآمد ہوئی۔۔۔۔۔شاذمہ۔۔۔۔۔۔۔

....

شاذمہ۔۔۔۔عالم شاہ کے منہ سے سرگوشی ابھری۔۔۔۔

اتنے میں وہاں ایمبولنس آچکی تھی۔۔۔۔۔جو شاذمہ بیگم کے خون آلود وجود کو

ہوسپٹل لے کر روانہ ہو گئی

شاہ جی۔۔۔۔۔کرم داد نے عالم شاہ کا کندھا ہلایا

ہاں۔۔۔۔ہوں۔۔۔۔۔وہ چونکے

شاہ جی ہوسپٹل۔۔۔۔۔۔کرم داد نے وہاں جانے کا پوچھا

ہاں۔۔۔۔۔۔ہاں جلدی۔۔۔۔۔۔میں حویلی کال کرتا ہوں۔۔۔۔عالم شاہ کہتے

ہوئے اپنی لینڈ کروزر کی جانب بڑھے

....

جب تک عالم شاہ اور کرم داد ہوسپٹل پہنچے وہ لوگ شاذمہ بیگم کو ایمرجنسی میں شفٹ

کر چکے تھے۔۔۔۔

ابیہا وہیں ایمرجنسی سے باہر بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔۔۔جب ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر آیا

عالم شاہ صاحب آپ۔۔۔۔۔وہ حیران ہوتا ابیہا کو چھوڑ کر عالم شاہ کیطرف بڑھا

جی۔۔۔۔۔۔شی از مائی سسٹر شاذمہ وجاہت شاہ۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایبہااس انکشاف پر دنگ سی کھڑی تھی

اوہ آئی سی۔۔۔۔۔ڈاکٹر رضانے سر ہلایا

رضاصاحب کیسی طبیعت ہے۔۔۔وہ فکر مندی سے بولے

فلحال تو کچھ نہیں کہہ سکتے بلیڈ نگ بہت زیادہ ہو چکی ہے۔۔۔۔ایکچو ئلی یہ ایکسیڈینٹ

پولیس کیس ہے اس لیے ہم ٹریٹمنٹ میں۔۔۔

پلیز رضاصاحب آپ ٹریٹمنٹ شروع

کریں۔۔۔آئی وِل بی ہینڈ لڈ ایوری تھینگ۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ڈاکٹر رضاواپس آئی سی یو میں چلے گئے۔۔

عالم شاہ ایبہا کی طرف آئے جو ہچکیوں سے

رو رہی تھی۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا بیٹا پریشان مت

ہو۔۔۔۔انہوں نے ایبہا کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا

باپ کہاں ہے تمہارا۔۔۔۔؟؟؟سوال ہوا

ایبہانے سرخ سوجی آنکھیں عالم شاہ پر ٹکائیں

نہیں ہیں۔۔۔۔۔مختصر جواب آیا

یہ دوسرا جھٹکا تھا جو عالم شاہ کو آج

لگا۔۔۔ہاشم مبین کی موت

کوئی اور بہن، بھائی۔۔۔۔؟؟؟

ایک۔۔۔۔۔چھوٹی بہن ہے۔۔۔۔۔۔

اوکے بیٹا آپ گھر کا ایڈرس بتاؤ کرم دادا سے لے آئے گا۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ابیہا نے سر ہلا کر ایڈرس بتایا اور

ساتھ ہی نیہا کو فون پر انفارم کیا۔۔۔

عالم شاہ نے ہر معاملے میں بہت بھاگ دوڑ کی۔۔۔پولیس جو وہاں ایکسیڈینٹ کی

تفتیش کے لیے آئی تھی۔۔۔ان سے بھی وہی نپٹے تھے۔

ابیہا کے لیے فلوقت وہ فرشتہ ہی ثابت ہوئے تھے۔۔۔اسلیے وہ پیچھلے مردے

اکھاڑنے کی بجائے خاموش تھی

ڈیڑھ گھنٹے کے کھٹن انتظار کے بعد ڈاکٹر رضا اور ڈاکٹر سیف باہر آئے تھے

عالم شاہ جلدی سے آگے بڑھے

شاہ صاحب۔۔۔۔اگلے اڑتالیس گھنٹے کریٹیکل ہیں اگر اس دوران ہوش آجاتا ہے تو سروائیو کرنے کے چانسسز ہیں ادر وائز۔۔۔ڈاکٹر رضا خاموش ہوئے

آپ دعا کریں ان شااللہ آل وُدبی فائن۔۔۔ڈاکٹر سیف کندھے پر تسلی بھرا ہاتھ رکھ کر چلے گئے

آپ ٹینشن مت لیں شاہ صاحب اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ہوں۔۔۔ڈاکٹر رضا بھی چند تسلی کے فقرات کہہ کر اپنی ڈیوٹی پر چلے گئے

اب وہاں عالم شاہ،ایہا،نیہا اور کرم داد موجود تھے اور ان کے علاوہ خوفناک خاموشی۔۔۔۔۔۔

....

اڑتالیس میں سے پندرہ گھنٹے گزر چکے تھے مگر ابھی تک شاذمہ بیگم کو ہوش نہیں آیا تھا

حویلی سے بھی اماں جان۔۔۔۔عالمگیر شاہ (بڑے بیٹے)۔۔۔۔نصرت عالمگیر شاہ اور مسز عالم شاہ ہوسپٹل آچکے تھے

اماں جان تو مسلسل روئے جارہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھیں۔۔۔کبھی ایہا کو سینے سے لگا تیں اور کبھی نیہا کو۔۔۔پچیس سال بعد بیٹی ملی وہ بھی اس حالت میں۔۔۔۔دونوں بہوئیں ان کو بمشکل سنبھال رہیں تھیں

ایہا نے نیہا کے سسرال بھی اطلاع کر دی تھی۔۔۔وہ لوگ بھی ہوسپٹل آ چکے تھے۔

ہر لب پر۔۔۔ہر دل میں بس ایک ہی دعا تھی شاذمہ وجاہت شاہ کی صحت یابی کی

....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خدا خدا کر کے بیسویں گھنٹے پر شاذمہ بیگم کے ہوش میں آنے کی اطلاع دی گئی

پیشنٹ کو ہوش آ چکا ہے بٹ سٹل ہر کنڈیشن از ناٹ گڈ۔۔۔۔۔ہوا زیبا

۔۔۔؟؟؟ڈاکٹر سیف نے پوچھا

جی میں۔۔۔ایہا جلدی سے آگے آئی

اوکے آپ چلیں میرے ساتھ آپکی مدر آپ سے ملنا چاہ رہی ہیں۔۔۔ڈاکٹر سیف نے کہا اور

ایہا کو لے کر واپس آئی سی یو میں گم ہو گئے

... .

امی۔۔۔۔۔۔۔ابیہا روتی ہوئی ماں کی طرف بڑھی

بی بریو ابیہا۔۔۔۔۔ممی کو پریشان مت کرنا اور جو وہ کہیں اسے سُننا او کے۔۔۔۔ڈاکٹر سیف

اسکا سر تھپتھپا کر کہتے پیچھے ہٹ گئے

جی۔۔۔۔ابیہا آنسو پونچھتی بیڈ کی طرف آئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امی۔۔۔۔آہستگی سے پکارا

بب۔۔۔۔بیا۔۔۔۔۔وہ ہکلائیں

جی امی میں بیا۔۔۔۔۔ابیہا نے سوئیوں میں جکڑے ان کے ہاتھ کو احتیاط سے اپنے ہاتھ میں لیا

بیا۔۔۔۔۔۔۔نے۔۔۔۔نیہا۔۔۔۔۔

امی وہ بھی باہر ہے

اسس۔۔۔۔اسد کو۔۔۔۔۔۔بل۔۔۔بلاؤ

امی اسد کے گھر والے بھی آئے ہیں باہر اور۔۔۔۔۔وہ رکی۔۔۔۔۔

اورامی آپکے گھر والے بھی باہر ہیں۔۔۔آپکی اماں جان،آپکے بھائی اور

بھابھئیاں۔۔۔۔ایہانے جلدی جلدی بات مکمل کی

مم۔۔۔۔میرے گھر۔۔۔۔۔۔۔والے

جی امی آپ کے گھر والے

بیا۔۔۔۔نکاح۔۔۔۔

نکاح کس کا۔۔۔۔؟؟؟ایہافوری سمجھ نہ سکی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے۔۔۔۔نیہاکا۔۔۔۔اب۔۔۔۔ابھی

جی جی امی میں سمجھ گئی۔۔۔۔ابھی بات کرتی ہوں میں جا کر۔۔۔۔۔۔آپ آپ ٹھیک

ہیں ناں امی۔۔۔۔ایہانے ماں کی اکھڑتی سانس‌وں کودیکھ کرپوچھا

میں۔۔۔۔ ٹھی۔۔۔۔ٹھیک۔۔۔۔۔تم جاؤ۔۔۔۔اماں۔۔۔۔اماں جان کوبھ۔۔۔۔ بھیج دو

جی جی۔۔۔۔ایہاپلٹی

ڈاکٹرسیف جلدی سے سامنے آئے۔۔۔۔ابھی کسی کومت بھیجنا

کنڈیشن سٹیبل ہونے دوپھرروم میں شفٹ کردیں گے توہی مل سکیں گے باقی۔۔۔

جی۔۔۔۔ایہاسرہلاتی ماں پرنظرڈالتی باہرنکل آئی

....

اسد کے گھر والے حالات کے پیشِ نظر اس ایمبر جنسی نکاح کے لیے مان گئے تھے

ویسے بھی پندرہ دن بعد کی شادی کی ڈیٹ تو فکس تھی

چند گھنٹے بعد اسد کی بہنیں بھی آ چکیں تھیں

جو تھوڑا بہت انتظام تھا۔۔۔وہ عالم شاہ کر چکے تھے

یوں سب کی موجودگی میں شاذمہ بیگم کے روم میں ہی نیہا اور اسد کا سادگی سے نکاح ہو گیا

....

نکاح کے بعد اسد کے گھر والے چلے گئے تھے

مگر شاذمہ بیگم کی اپنی فیملی وہیں موجود تھی۔

شاذمہ کی طبیعت کچھ سنبھل گئی تھی مگر مکمل سٹیبل نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ بار بار غنودگی میں جارہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔پہلے ہی ان کا اتنا بڑا آپریشن ہو چکا تھا اور اب ایکسیڈینٹ نے ان کے اندر سے مزید طاقت کھینچ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لی تھی۔

ڈاکٹر زاب بھی اُنکی طرف سے مکمل مطمعین نہیں تھے۔۔۔۔انکی حالت کے پیشِ نظر انکو پھر انڈر آبزرویشن لے لیا گیا تھا
جب اماں جان اصرار کر کے بیٹی سے ملنے روم میں گئیں تھیں

وہ سب شاذمہ کے ہوش میں آنے سے مطمعین ہو گئے تھے مگر اب پھر طبیعت بگڑنے سے ایہا اور نیہا رونے لگیں تھیں۔۔۔ان دونوں نے اپنی زندگی میں ایک ماں ہی دیکھی تھی۔۔۔۔جس نے اتنی مصیبتیں اٹھا کر ہر طرح کے برے حالات میں بھی اپنی دونوں بیٹیوں کی پرورش میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

کپڑے سلائی کر کر کے انہیں پڑھایا، لکھایا تھا۔۔۔انہیں لوگوں کی تپتی نظروں سے بچایا اور چھپایا تھا اور آج وہی ماں زندگی اور موت کے درمیان ڈول رہی تھی۔۔۔اُن کو صبر کیسے آتا۔۔۔۔؟؟؟
وہ دونوں روتی ہوئیں ماں کے لیے دعا گو تھیں

....

اماں جان چند منٹ بعد واپس آئیں اور نا جانے کیا کہا کہ عالم شاہ سر ہلاتے سیل کان سے

لگا کر راہداری کے دائیں جانب چلے گئے

اور عالمگیر شاہ نے کرم داد سے کچھ کہا اور وہ بھی سر ہلاتا باہر کی جانب چلا گیا۔۔۔

ایہا اور نیہا وہاں موجود ہوتے ہوئے بھی وہاں ہونے والی سرگرمی سے انجان تھیں

....

ضرار میٹنگ اٹینڈ کر کے کانفرنس روم سے

نکلا ہی تھا۔۔۔جب اس کا سیل وائبریٹ ہوا

ڈیڈ کالنگ لکھا دیکھ کر اس نے کال اوکے کی

ہیلو اسلام و علیکم۔۔۔۔

واعلیکم سلام۔۔۔۔لاہور میں ہو یا واپس

آ گئے ہو

لاہور میں ہوں۔۔۔۔خیریت۔۔۔۔ضرار کو باپ کا انداز مشکوک سا لگا

کب تک آؤ گے۔۔۔۔۔پھر سوال ہوا

ابھی نکل رہاہوں ائیر پورٹ کے لیے۔۔۔دو بجے کی فلائیٹ ہے

عالم شاہ نے گھڑی دیکھی جہاں ایک بج کر پندرہ منٹ ہوئے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے اسلام آباد پہنچ کر ہو سپٹل آ

جانا۔۔۔انہوں نے ہو سپٹل کا نام بتایا

میں ائیر پورٹ پر کرم داد کو بھیج دوں گا

خیریت۔۔۔ہو سپٹل میں کون ہے ڈیڈ۔۔۔اماں جان ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟؟ضرار

نے تشویش سے پوچھا

ہاں وہ ٹھیک ہیں۔۔۔۔تمہاری پھپھو ہیں ہو سپٹل میں۔۔۔

پھپھو۔۔۔۔وہ حیران ہوا

ہاں تمہاری پھپھو شاذمہ۔۔۔۔تم اسلام آباد آکر ہو سپٹل پہنچو

جی۔۔۔۔۔

عالم شاہ نے کال ڈسکنیکٹ کی

ضرار اماں جان کی زبانی شاذمہ کی کہانی سن چکا تھا اسلیے سمجھ گیا تھا

....

ضرار شاہ جیسے ہی ائیر پورٹ سے نکلا سامنے ہی پارکنگ میں کرم داد موجود تھا

سلام۔۔۔چھوٹے شاہ جی

ضرار نے سر ہلا کر جواب دیا وہ کال پر بزی تھا۔۔۔۔

کرم داد ہوسپٹل میں سب خیریت ہے۔۔۔؟؟؟ضرار نے پیچھلی سیٹ پر بیٹھ کر پوچھا

جی شاہ جی۔۔۔

تو پھر ایسا کرو پہلے گھر لے چلو میں فریش ہو لوں پھر چلتے ہیں ویسے بھی لنچ کرنا ہے مجھے بہت زوروں کی بھوک لگی ہے

یار۔۔۔۔۔۔۔ضرار نے بھرپور انگڑائی لے کر کہا

جی شاہ جی۔۔۔۔۔۔۔کرم داد نے گاڑی ضرار پیلس کیطرف موڑلی۔۔۔۔۔

ابھی آدھا راستہ کٹا تھا۔۔۔۔جب کرم داد کا سیل بجا

جی شاہ جی۔۔۔۔

کہاں ہو۔۔۔۔آیا نہیں ضرار ابھی۔۔۔۔دوسری جانب عجلت سے پوچھا گیا

جی آگئے ہیں مگر گھر جا کر فریش۔۔۔۔

فون دو ضرار کو۔۔۔۔۔عالم شاہ نے اسکی بات کاٹ کر کہا

کرم داد نے سیل ضرار کیجانب بڑھایا

جی ڈیڈ۔۔۔۔بے زاری سے کہا گیا

فوراً ہوسپٹل پہنچو۔۔۔۔۔

مگر ڈیڈ مجھے فریش ہونے دیں،ایک آدھ گھنٹے میں میں آپ کے پاس ہوں گا

میں کہہ رہاہوں ناں سیدھا یہاں پہنچو۔۔۔۔کچھ دیر کے لیے پھر چلے جانا گھر واپس

اوکے کمنگ۔۔۔۔ضرار نے ٹھک سے کال بند کی

میں ڈاکٹر ہوں کیا جو میرے بغیر چین

نہیں۔۔۔۔وہ غصے سے بڑبڑایا

کرم داد ہوسپٹل ٹرن لو۔۔۔۔تمہارے بڑے شاہ جی کا حکم آیا ہے۔۔۔۔۔ضرار نے

چڑ کر کہا

اتنی سیریس سچویشن میں بھی کرم داد ضرار کے چڑنے پر مسکرا دیا

....

اس وقت کمرے میں اماں جان،عالمگیر شاہ،مسز عالمگیر شاہ،نیہا اور ابیہا موجود تھے

بیڈ پر شاذمہ نیم بے ہوش سی پڑی تھیں

جب عالم شاہ مولوی صاحب کو لے کر داخل ہوئے

عالمگیر شاہ نے مولوی صاحب کیلیے چیئر گھسیٹی

ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ ضرار شاہ اور کرم داد روم میں اینٹر ہوئے

اتنے لوگوں کو کمرے میں دیکھ کر وہ حیران ہوا

آؤ آؤ ضرار بیٹا یہاں آؤ۔۔۔عالمگیر شاہ نے بھتیجے کو پکڑ کر صوفے پر بٹھایا

جسکے ایک کنارے پر ابیہا چادر میں چھپی بیٹھی تھی۔۔۔ایک ہاتھ میں پاس کھڑی نیہا کا ہاتھ زور سے تھامے کپکپا رہی تھی

عالمگیرہ شاہ شاکڈ سے ضرار کو صوفے پر بیٹھا کر مولوی صاحب کی طرف موڑے

مولوی صاحب شروع کریں۔۔۔۔

شاذمہ۔۔۔اماں جان نے بیٹی کو پکارا

جج۔۔۔جی۔۔۔

دیکھ میں اپنا وعدہ پورا کر رہی ہوں۔۔۔ابیہا تیری بیٹی ہے مگر ہے ہمارا خون اور ہم

اپنے خون کی حفاظت کرنا جانتے ہیں

تُو فکر مت کر اب وہ ہماری ذمہ داری

ہے۔۔۔مجھے اپنے ضرار پر پورا یقین ہے وہ ابیہا کو بہت خوش رکھے گا۔۔۔تم بھی

دیکھو گی

ان شااللہ۔۔۔

جج۔۔۔جی۔۔۔ام۔۔۔اماں

اماں جان نے بیٹی کے ہاتھوں کا بوسہ لیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کو ضرار شاہ ولد عالم شاہ بعوض دس لاکھ روپے حق مہران کے نکاح میں دیا جاتا ہے

قبول ہے۔۔۔۔

ضر۔۔۔۔ضرار شاہ۔۔۔ابیہا نام پر ٹھٹکی

بیا بیٹے سائن کرو۔۔۔عالمگیر شاہ نے پین اسکے ہاتھ میں دے کر سر تھپتھپایا

ابیہا نے آہستہ ساہاں میں سر ہلا کر سائن کر دیے

اب ضرار کی باری تھی جو مٹھیاں دبوچے،ہونٹ بھینچے۔۔۔سچویشن سمجھ کر غصے سے

بھرا بیٹھا تھا

ایبہا ہاشم ولد ہاشم مبین بعوض دس لاکھ روپے حق مہر آپکو اپنے نکاح میں قبول ہے

۔

۔

قبول ہے۔۔۔؟؟؟؟ پھر سے پوچھا گیا

ضرار اٹھنے ہی والا تھا۔۔۔۔جب عالم شاہ کے ہاتھوں کا دباؤ اپنے کندھے پر محسوس کر کے رکا

اب اُس نے سرخ انگارہ آنکھوں سے اماں جان

کو دیکھا۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔

اور اُن کی آنکھوں میں التجا دیکھ کر

وہ۔۔۔۔۔وہ بے بس ہو گیا

ضرار نے نظریں جھکا کر آہستگی سے قبول ہے کہہ کر نکاح نامے پر سائن کیے۔۔۔اور کسی کی طرف بھی دیکھے بنا کمرے سے نکلتا چلا گیا

پیچھے سب اُسے آوازیں دیتے رہ گئے

www.neweramagazine.com

مگر وہ سنُی ان سُنی کر کے جاچکا تھا

....

ایہااور ضرار کا نکاح ہو چکا تھا

ایہانام پر ابھی بھی شاکڈ تھی۔۔۔۔اگر یہ وہی ضرار شاہ ہوا تو۔۔۔۔۔اس سے آگے وہ

سوچنا نہیں چاہتی تھی

رات کو اماں جان ایہااور نیہادونوں کو زبردستی اپنے ساتھ ضرار پیلس لے گئیں تھیں

مسز عالمگیر نے بہلا پھسلا کر انہیں کھانا کھلایا تھا

ضرار اپنے کمرے میں تھا۔۔۔نہ وہ باہر آیااور نہ ہی کسی نے اسے باہر بلایا

البتہ کھانے کے بعد اماں جان خود ضرار کے کمرے میں گئی تھیں

بہو۔۔۔۔۔مسز عالمگیر کیچن میں چائے بنوار ہی تھیں جب اماں جان نے لاؤنج میں

پکارا

جی اماں جان آئی۔۔۔۔۔وہ کام کُک کے حوالے کر کے باہر آئیں

جی آپ نے بلایا۔۔۔۔۔اماں

ہاں بہو وہ ایہا کو ضرار کے کمرے میں چھوڑ آؤ

آج ہی۔۔۔وہ حیران ہوئیں

ہاں تو اور کب۔۔۔۔نکاح ہو چکا ہے اب وہ بیوی ہے ضرار کی۔۔۔اماں جان ذرا خفگی سے بولیں

وہ تو ٹھیک ہے اماں جان مگر ابیہا کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں اسکا بی پی۔۔۔

میں سب جانتی ہوں بہو پر تم چھوڑ آؤ اسے میں ضرار سے بات کر آئی ہوں

جی جیسے آپکی مرضی۔۔۔۔مسز عالمگیر نے مزید بحث مناسب نہ سمجھی اور ابیہا کو ضرار کے کمرے میں چھوڑنے چل دیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

وہ نہیں مان رہی تھی جانے کو جب اماں جان روم میں داخل ہوئیں

کیوں نہیں جانا بیٹا شوہر ہے تمہارا وہ اور اسی کا کمرہ اب تمہارا ہن ہے میری بچی۔۔۔۔انہوں نے ابیہا کے ماتھے کا بوسہ لیا

مگر۔۔۔۔وہ ہچکچائی

اگر مگر کچھ نہیں جا میری بچی۔۔۔چل شاباش ہو نہ۔۔۔

جی۔۔۔۔ابیہا سر ہلا کر کھڑی ہوئی اور نیہا کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی

وہ نیہا کے پاس آئی۔۔۔نیہا اسکے گلے لگ گئی

چند منٹ بعد نیہا ہی پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔جاؤ بیا اللہ تمہیں خوش رکھے۔۔۔شاید ہماری قسمت میں ایسا ہی لکھا تھا سب جاؤ۔۔۔نیہا نے بہت حوصلے سے کہتے ہوئے اسکے آنسو پونچھے۔۔۔

چلو ابیہا بیٹا کافی رات ہوگئی ہے ریسٹ کرلو پھر صبح ہوسپٹل بھی جانا ہے ہاں۔۔۔

جی۔۔۔ابیہا سر ہلاتی مسز عالمگیر کے پیچھے بھاری بھاری قدم اٹھاتی چل دی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

وہ دونوں ضرار کے روم میں اینٹر ہوئیں مگر روم خالی تھا

شاید اسٹڈی میں ہو میں دیکھتی ہوں۔۔۔مسز عالمگیر اسٹڈی کی طرف گئیں۔۔۔مگر وہ بھی خالی تھی

شاید واش روم میں ہے تم بیٹھو کھڑی کیوں ہو۔۔۔وہ اسکی طرف آئیں

میں چلتی ہوں ہاں۔۔۔۔

ابیہا نے خوفزدہ نظروں سے انہیں دیکھا

وہ اُسکی شکل دیکھ کر مسکرائیں۔۔۔بیٹاپریشان مت ہو ضرار بہت اچھاہے تمہارا بہت خیال رکھے گا کسی قسم کی فکر مت کرو۔۔۔۔

اب یہ کمرہ، یہ گھر اور گھر والا سب تمہارا ہے اور تم نے ہی سنبھالنا ہے۔۔۔۔۔۔

بس ضرار تھوڑا غصے کا تیز ہے مگر دل کا بہت سوفٹ اور کیئر نگ ہے۔۔۔۔۔پریشان نہیں ہونا بلکل بھی یہاں سب تمہارے اپنے ہیں۔۔۔۔

اب میں چلتی ہوں تم آرام کرو۔۔۔۔وہ ابیہا کا سر تھپتھپاتی چلی گئیں

پیچھے ابیہا اتنے بڑے کمرے میں اکیلی رہ

گئی۔۔۔۔۔۔ہمارا تو پورا گھر ہی اتنا ہے جتنا یہ

ایک کمرہ۔۔۔اس نے چاروں طرف نظریں

گھمائیں

وہ بیڈ سے کچھ فاصلے پر موجود صوفے پر بیٹھی تھی اسکا دل چاہ رہا تھا کہ بیڈ پر جا کر لیٹ جائے مگر ایک خوف اور ہچکچاہٹ سی تھی کہ ناجانے وہ کیا سمجھے۔۔۔۔؟؟؟؟

مزید آدھا گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد وہ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔حد ہے کوئی اتنی دیر بھی لگاتا ہے واش روم میں شاید سو گیا ہے وہاں جا کر۔۔۔۔وہ بڑبڑاتی بیڈ کی طرف بڑھی اور بیڈ کی ایک سائیڈ پر بلکل کنارے لگ کر لیٹی اور سر تک کمفرٹ تان کر آنکھیں بند

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کرلیں دو دن سے جاگ رہی تھی

اس لیے پتا ہی نہ چلا کب نیند آگئی

....

رات تین بجے کے قریب وہ واپس کمرے میں

آیا تھا

اماں جان کے جانے کے بعد وہ روم سے ملحق ٹیریس پر نکل گیا تھا اور مسلسل سیگرٹ

پھونکتا رہا

جو بھی ہوا بہت غلط ہوا تھا۔۔۔۔وہ جو کسی لڑکی کو خود کے قریب نہ لانے کا تہیہ کر چکا

تھا۔۔۔ڈیڈ اور اماں جان کی وجہ سے دھرے کا دھرا رہ گیا تھا۔۔۔اور وہ مجبور ہونا

نہیں چاہتا تھا مگر پھر بھی ہو چکا تھا

فلحال وہ کوئی بھی فیصلہ کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔جو حالات تھے اس میں خاموشی اختیار

کرلینا ہی بہتر تھا

ہاں البتہ حالات سازگار ہونے پر وہ اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرلے گا وہ سوچ چکا

تھا۔۔۔۔۔

اور یہی سوچ کر سیگرٹ کا آخری کش لے کر جوتے تلے مسلا اور کمرے میں آیا

جہاں سر سے پیر تک کمبل اوڑھے وجود پر ایک اچٹتی نظر ڈالتا دوسری سائیڈ پر لیٹ کر

کروٹ بدل لی۔

....

موبائل کی مسلسل وائبریشن نے ضرار کو نیند سے بیدار کیا۔۔

واٹ ربش۔۔۔۔سونے بھی نہیں دیتے اسٹوپڈ۔۔۔اس نے بڑبڑاتے ہوئے نمبر

دیکھے بغیر کال اوکے کی

واٹس پرابلم۔۔۔۔۔۔وہ سمجھا آفس سے ہو گی کال

مگر دوسری طرف عالم شاہ کی آواز پر پوری آنکھیں کھولتا سیدھا ہوا

جی ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف ڈیڈ کی بات سن کر وہ پریشان ہوا تھا

اوکے ڈیڈ وئی آر کمنگ۔۔۔۔۔۔۔یاہ۔۔۔کمنگ

خداحافظ۔۔۔

ابیہا کی بھی آنکھ کھل چکی تھی اس نے منہ سے کمبل ہٹایا مگر ضرار دوسری طرف منہ

کیے سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا

کیاہوااسے۔۔۔۔۔ایسے کیوں بیٹھ گیا۔۔۔کس کا فون ہو گا۔۔۔۔۔یہ ہے کون۔۔۔۔منہ بھی دوسری جانب ہے اس کا۔۔۔وہ خود ہی خود سے سوال کر رہی تھی

جب ضرار سیل ٹیخنے کے انداز میں سائیڈ ٹیبل پر رکھتا واش روم چلا گیا

اوف میری کنفیوزن کب ختم ہو گی کہ یہ وہی ضرار شاہ ہے یا کوئی اور۔۔۔؟؟وہ بے زار ہوتی اٹھ بیٹھی جب دروازہ ناک ہوا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابیہانے چادر اوڑھ کر دروازہ کھولا

وہاں مسز عالمگیر پریشان سی کھڑی تھیں

ابیہا ہمیں ابھی حویلی کے لیے نکلنا ہے تم ضرار کو جگادو

کیاہواہے آنٹی۔۔۔ابیہا کا دل کسی انہونی کے خیال سے دھڑکا

کچھ نہیں بس ضرار۔۔۔

ضرار بیٹا وہ ابیہا کے پیچھے کمرے میں نمودار ہوتے ضرار کی طرف بڑھیں

ضرار کا نام سن کر ابیہا بھی جلدی سے

پلٹی

اور۔۔۔۔۔۔اور سامنے اُسی ضرار شاہ کو دیکھ کر ساکت رہ گئی

ضرار بھی اُسے دیکھ چکا تھا مگر وہ بلکل نارمل تھا جیسے پہلے سے جانتا ہو کہ اسکا نکاح اسی لڑکی سے ہوا ہے جو اسے کلب میں ملی تھی

ابیہا منہ کھولے کھڑی تھی۔۔۔۔جب مسز عالمگیر اس کا بازو ہلا کر ساتھ آنے کا کہتیں مڑیں

اس نے فورًا انکی تقلید کی اور کمرے سے باہر نکل گئی

وہ ہر گز اس شخص کا سامنا کرنے کی پوزیشن میں نہ تھی

....

مسز عالمگیر نے زبردستی اسے جوس کا گلاس پلایا تھا۔۔۔۔مگر ابیہا اماں جان اور نیہا کے چلے جانے پر ہی اٹکی ہوئی تھی

آنٹی پلیز مجھے سچ سچ بتادیں کیا ہوا ہے ورنہ میرا دل۔۔۔امی ٹھیک ہیں ناں نیہا اور اماں جان کیوں مجھے چھوڑ کر چلی گئیں اور ہم حویلی کیوں جارہے ہیں

ابیہا بیٹا حوصلہ کرو سب ٹھیک ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسے حوصلہ کروں۔۔۔کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے آپ بتاتی کیوں نہیں ہیں مجھے کیا ہوا ہے

آخر۔۔۔۔۔۔۔ایہا کانپتی آواز میں چلائی

یور مدر ہیز گون۔۔۔۔جواب ضرار کی طرف سے آیا تھا

تائی جان میں پورچ میں ہوں جلدی آئیں۔۔۔وہ اتنی بڑی بات اتنی آسانی سے کہہ کر باہر نکل گیا

ایہا اسکے جواب پر سٹل تھی۔۔۔یور مدر ہیز گون۔۔۔۔۔یور مدر ہیز گون۔۔۔۔۔اسکے کان میں ضرار کا کہا گیا فقرہ گونج رہا تھا

اس پہلے کے وہ گرتی مسز عالمگیر نے سہارا دے کر اسے کرسی پر بیٹھایا اور پانی پلا کر

حوصلہ دیتی بہت مشکل سے اسے سنبھالتیں گاڑی تک آئیں

وہ تینوں حویلی جارہے تھے

....

ہر آنکھ پُرنم تھی ہر دل غمگیں تھا۔۔۔۔شاذمہ وجاہت شاہ کے لیے

جو آج سے بیس، پچیس سال پہلے اپنی خوشی اپنی مرضی سے پیا دیس گئی تھی اور آج واپس آئی تھی وہ بھی منوں مٹی تلے سونے۔۔۔۔۔۔

ایہا اور نیہا دونوں کی حالت بہت بری تھی

حویلی میں موجود خواتین نے جیسے تیسے کر کے سنبھال لیا تھا انہیں۔۔۔

ایہا نے بہت حد تک خود کو کمپوز کر لیا تھا نیہا کے لیے جو امی کے جانے کے غم میں بہت خاموش سی ہو گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقت اچھا یا بُرا آگے بڑھ ہی گیا تھا

شاذمہ کے چالیسویں کے بعد نیہا کے سسرال والوں کے اصرار پر چھوٹی سی گھریلو تقریب میں سادگی سے نیہا کو اسد کی سنگت میں ڈھیروں دعاؤں تلے رخصت کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

ضرار شاذمہ کے جنازے کے بعد واپس اسلام آباد آ گیا تھا۔۔۔اور اماں جان کے بارہا کہنے پر بھی وہ دوبارہ حویلی نہیں گیا

حتی کہ نیہا کی رخصتی کی تقریب میں بھی شامل نہ ہوا تھا۔

اب تو اماں جان نے بھی خفا ہو کر فون کرنا چھوڑ دیا تھا۔۔

مگر کب تک خاموشی اختیار کی جاتی آخر کو انہوں نے بیٹی کے آخری وقت میں اسکی بیٹی کی ذمہ داری لی تھی اور وہ اس ذمہ داری سے نظریں چرانا نہیں چاہتی تھیں

اسی لیے انہوں نے عالم شاہ کو کل جانے کا کہا تھا کہ وہ اور عالم شاہ ابیہا کو وہاں چھوڑ آئیں اسکے اپنے گھر میں۔۔۔۔

....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابیہا ضرار کی خاموشی کی وجہ جانتی تھی انسان خود چاہے کتنا ہی برا ہو مگر خود کو برا نہیں سمجھتا البتہ دوسروں کی ذرا سی بات کو کھینچ دیتا ہے۔۔۔اسی طرح ضرار شاہ نے کیا خود بے شک اس نائٹ کلب میں جاتا تھا۔۔۔ مگر میرے وہاں جانے کو غلط رنگ دیا اور اسلیے اس روز پیسے لوٹانے کے لیے مجھے کلب آنے کا کہہ گیا تھا

وہ مجھے غلط لڑکی سمجھ رہا ہے اسی لیے واپس نہیں پلٹا

ابیہا انہی سوچوں میں مگن تھی جب اماں جان اسکے روم میں آئیں

ابیہا بچے کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔

کچھ نہیں اماں جان آپ کو کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتیں۔۔۔۔ایہا کھڑی ہوئی

نہیں بس کچھ باتیں کرنی تھی اپنی بیٹی سے بیٹھ ادھر میرے پاس۔۔۔۔انہوں نے ایہا

کو اپنے ساتھ ہی بیٹھا لیا

ایہا ہم کل اسلام آباد جا رہے ہیں۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔۔وہ جان کر بھی انجان بنی

تجھے تیرے اپنے گھر چھوڑنے۔۔۔۔۔اپنا گھر اور سڑا ہوا گھر والا سنبھال جا کر۔۔۔۔۔۔

ایہا انکی بات پر بے اختیار مسکرائی

ایسا ہی ہے وہ نک چڑا۔۔۔اماں جان اسکی مسکراہٹ دیکھ چکی تھیں

میں تجھ سے ضرار کے متعلق ہی بات کرنے آئی ہوں۔۔۔

جی اماں جان کریں۔۔۔۔۔۔

ایہا بیٹا اصل میں۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں جان نے اسے ضرار کے بچپن سے لے کر سیمل سے شادی اور علیحدگی تک کی

ساری باتیں بتا دی تھیں

جنہیں سن کر ایہا شاکڈ تھی۔۔۔۔

مگر میرا ضرار بہت حساس ہے۔۔۔کسی کو دکھ میں نہیں دیکھ سکتا اس نے اس لڑکی کی زندگی سنوارنے کے لیے شادی کی اور وہ منحوس ماری میرے بچے کو دھوکہ دے گئ ایہا وہ بہت محبت کرنے والا اور خیال رکھنے والا ہے۔۔۔۔تم اسے سمجھنے کی کوشش کرنا اور سب بھلا کر نئ زندگی شروع کرنا۔۔ضرار خوش رکھے گا تجھے مجھے پورا بھروسہ ہے اپنے بچے پر۔۔۔۔۔ہون۔۔۔انہوں نے ایہا کے سر کا بوسہ لیا اچھا اب میں چلتی ہوں۔۔۔تو بھی آرام کرو صبح نکلنا بھی ہے۔۔۔اماں جان اسکے سر پر ہاتھ پھیرتی چلی گئیں

ضرار شاہ شادی شدہ تھا اور میرے حصے میں نا صرف شادی شدہ مرد آیا بلکہ وہ ایک برا شخص بھی ہے جو شراب پیتا ہے۔۔۔۔کلب جاتا ہے اور نا جانے کیا کیا کرتا ہو گا۔۔۔۔اونہہ

وہ سوچ کر کڑھ رہی تھی

مجھے تو وہ رحمدل اور اچھا لگا تھا تبھی تو آج تک اسکا لمس۔۔۔۔

ایہا نے اپنے ہاتھ اور بازو پر ضرار شاہ کے لمس کو محسوس کیا

مگر وہ۔۔۔۔۔

شکل سے ہی باہر کی پیداوار لگتا تھا اور وہاں نا جانے کتنی ہوں گی جنکو چھوڑ چکا ہے ریکارڈ میں صرف سیمل ہی آئی ہو گی یہاں سے جو بیاہ کر لے گیا تھا نو اب۔۔۔۔

اوف میرے خدایہ۔۔۔۔۔ یہ کیا ہو گیا میرے ساتھ

وہ دونوں ہاتھوں میں سر دیے بیٹھی تھی

اب کیا کروں۔۔۔۔۔ جاؤں یا پھر

نیہا سے بات کرتی ہوں۔۔۔۔۔ نہیں اسکی نئی نئی شادی ہے مجھے اسے پریشان نہیں کرنا چاہیے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو پھر خاموش ہو جاؤں کیا۔۔۔۔؟؟؟

خود سے ایک آدھ گھنٹہ تکرار کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچی کہ میرا آخری ٹھکانہ وہی گھر ہے اسلیے خاموشی اختیار کر لینی چاہیے۔۔۔۔

....

اگلے دن وہ اسلام آباد کے لیے نکل چکے تھے

عالم شاہ نے ضرار کو آنے کی اطلاع کر دی تھی۔۔۔۔

وہ لوگ شام تک ضرار پیلس پہنچے تھے۔۔۔۔

ضرار لاؤنج میں انہیں ویلکم کرنے کو موجود تھا۔۔۔۔۔

سلام دعا کے بعد وہ سب لاؤنج میں ہی بیٹھ چکے تھے

اماں جان اپنے شکوے شکایت کر رہی تھیں جنہیں ضرار سن رہا تھا اور ساتھ ساتھ سوری بھی کرتا جا رہا تھا

ایہا ان سے فاصلے پر موجود تھی اس لیے باتیں صیح سے سن نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔مگر ضرار شاہ کا مکمل جائزہ لے چکی تھی

شلوار قمیض پہنے گولڈن براؤن بالوں کو سلیقے سے سجائے، قیمتی ریسٹ واچ پہنے سیل ہاتھ میں جھلاتا ہوا وہ بہت چارمنگ لگ رہا تھا

اونہہ۔۔۔۔۔صورت کا کیا ہے سیرت اچھی ہونی چاہیے انسان کی۔۔۔۔ایہا نے جائزہ مکمل کر کے رائے دی اور لاؤنج میں موجود ڈیکوریشن کو دیکھنے لگی

ایہا میری بچی یہاں آ کر بیٹھ وہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہے۔۔۔۔اماں جان نے اسے پاس بلایا

اماں جان کے پکارنے پر ضرار بھی متوجہ ہوا۔۔۔۔۔دونوں کی نظریں ملیں اور دونوں نے ہی چرا لیں

ایہاآہستہ آہستہ قدم اٹھاتی پاس آئی

بیٹھ یہاں۔۔۔۔اماں جان نے اپنے ساتھ اور ضرار کے بلکل سامنے بیٹھایااُسے۔۔۔۔

ضرار دیکھ میں اپنی اتنی پیاری بیٹی تجھے سونپ رہی ہوں اسکا خیال رکھنا سمجھا۔۔۔اگر میری بچی کو تجھ سے کوئی شکایت ہوئی تو پھر دیکھنا تو۔۔۔اماں جان نے پیار بھری دھمکی دی

اور اگر آپ کی بچی سے مجھے کوئی شکایت ہوئی تو۔۔۔۔ضرار نے آنکھیں اسکے چہرے پر فوکس کرکے پوچھا

ایہااسکی نظروں سے کنفیوز ہوئی

کوئی شکایت نہیں ہوگی سمجھا۔۔۔میری بچی بہت سمجھدار اور معصوم ہے۔۔۔اماں جان نے پیار سے کہہ کر ایہاکاہاتھ تھاما

جی انکی سمجھداری اور معصومیت کا تو قائل ہوچکاہوں۔۔۔ضرار نے ہلکی آواز میں طنز کیا مگر جس کو سُنانا تھاوہ سن چکی تھی۔۔۔۔

ایہااسے کرارا ساجواب دیناچاہتی تھی مگر اماں جان کی وجہ سے خاموش رہی

اچھامیں ذراآرام کرلوں پھر ہی رات کا کھانا کھائیں گے۔۔۔تم لوگ باتیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کرو۔۔۔اماں جان ان دونوں کو چھوڑ کر چلی گئیں

اب لاؤنج میں وہ دونوں ہی آمنے سامنے بیٹھے تھے

ابیہا سر جھکائے انگلیاں چٹخاتی ضرار کی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی

اور ضرار صوفے کی بیک سے ٹیک لگائے ٹانگ پر ٹانگ جمائے ریلیکس سا بیٹھا اس کا جائزہ لے رہا تھا

لائٹ پنک کلر کے کپڑے پہنے سر پر چادر جمائے وہ کنفیوز سی بیٹھی تھی

ضرار نے کچھ دیر اور اسے کنفیوز کیا اور پھر کچھ بھی کہہ بنا وہاں سے چلا گیا

ابیہا نے اسکے جانے پر شکر کا سانس لیا

....

رات کا کھانا ڈائنگ ٹیبل پر اکھٹا کھایا گیا

کھانے کے بعد عالم شاہ چائے کا کہتے اپنے روم میں چلے گئے

تم لوگ بھی جا کر آرام کرو ابیہا بھی تھک گئی ہے۔۔۔ضرار بیا کو لے جاؤ کمرے میں۔۔۔اماں جان نے ان دونوں سے کہا جو کھانا ختم کر چکے تھے

جی اماں جان پہلے آپ چلیں آپ کو چھوڑ آؤں کمرے میں۔۔۔۔۔ضرار نے اماں جان کا بازو تھام کر اٹھایا

میں چلی جاؤں گی تم لوگ جاؤ شاباش۔۔۔۔اماں جان انہیں اپنی نگرانی میں کمرے میں بھیجنا چاہتی تھی

او کے۔۔۔۔ضرار اماں جان کی سوچ پڑھ چکا تھا اس لیے سیڑھیوں کی طرف بڑھا

جاؤ تم بھی بیا۔۔۔اللہ خوش رکھے میرے بچوں کو۔۔۔اماں جان نے دعا دی اور ابیہا کو سیڑھیاں چڑھا کر ہی اپنے کمرے میں گئیں

....

ابیہا کمرے میں داخل ہوئی تو ضرار سیگرٹ منہ میں دبائے لائٹر سے سلگا رہا تھا ایک اچٹی نظر ابیہا پر ڈال کر اپنے سابقہ عمل میں مصروف ہو گیا

ابیہا اسے دیکھ کر وہیں دروازے پر رک گئی۔۔۔۔۔۔

ضرار کش لگاتا اسکی طرف مڑا

محترمہ خود ہی چل کر آنا ہو گا۔۔۔۔میرا تمہیں گود میں اٹھانے کا کوئی ارادہ نہیں

ایہااسکی بات پر شرمندہ ضرور ہوئی مگر جواب دینانہ بھولی

مجھے بھی ایسا کوئی شوق نہیں۔۔۔۔ مسٹر ضرار۔۔۔۔اس نے چباچبا کر کہا

رئیلی۔۔۔۔وہ طنزیہ مسکراتااسکے سامنے آکھڑاہوا

ایہاجلدی سے دوقدم پیچھے ہٹی

کیاہواڈر گئی۔۔۔۔؟؟

اونہہ۔۔۔۔ایہاہاشم کسی سے نہیں ڈرتی۔۔۔وہ ناک چڑھاکر بولی

اگیزیٹلی ایہاہاشم کسی سے نہیں ڈرتی۔۔۔۔اسی لیے توراتوں کونائٹ کلب میں پائی جاتی ہے۔۔۔۔۔ضرار نے کش لے کر دھواں اسکے منہ پر چھوڑا

آپ بھی توجاتے ہیں وہاں۔۔۔۔وہ ہمت مجتمع کرتی بولی

بلکل جاتاہوں۔۔۔مگر تمہاری طرح سودے کرنے نہیں

شٹ اپ۔۔۔۔۔

یوشٹ اپ۔۔۔۔۔جانتی ہو نفرت ہے مجھے ایسی عورتوں سے جواپنی نیلامی کرتی پھرتی ہیں۔۔۔نفرت۔۔۔۔۔

میرے بال چھوڑوضرار شاہ۔۔۔میں نے ایساکچھ نہیں کیا۔۔۔۔ایہادونوں ہاتھوں سے بال چھڑوارہی تھی جو ضرار نے مُٹھی میں جکڑ لیے تھے

ہون۔۔۔ایسا نہیں کیا تو پھر دانیال ملک سے کیسی ڈیل چل رہی تھی

تمہاری۔۔۔۔۔۔وہ دانیال ملک جس پر تھوکنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔۔وہ غرایا

مم۔۔۔میری مجبوری۔۔۔وہ منمنائی

اونہہ مجبوری۔۔۔اگر اب کوئی مجبوری آئے گی تو خود کو بیچنے چل دو گی کیا۔۔۔

ضرار پلیز میرے بال چھوڑیں۔۔۔میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔سوچا تھا مگر کیا

نہیں۔۔۔وہ آنسو بہاتی کپکپاتی آواز میں بول رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں سوچا غلط۔۔۔۔۔ہون۔۔۔اتنا گر گئی تھی

جو اتنا گندا سوچا تم نے اور اس پر عمل کرنے بھی چلی آئی۔۔۔ضرار نے اسکے بالوں کو

جھٹکا دیا

جس پر ابیہا کی چیخ بلند ہوئی

چھوڑو مجھے۔۔۔۔تم۔۔۔تم جنگلی ہو پورے۔۔۔۔وحشی انسان۔۔۔۔میری مرضی

میں جو بھی کرتی۔۔۔تمہیں اتنی تکلیف تھی تو پیچھے بھاگے کیوں آئے تھے چیک

دینے۔۔۔میں بھیک مانگتی یا خود کو بیچتی تمہیں کیا مسلہ۔۔۔۔۔وہ کانپتی آواز میں بول

رہی تھی

ضرار اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ۔۔۔اسکے ہونٹوں کی کپکپاہٹ۔۔۔اسکے آنسوؤں کی لڑی سب بغور دیکھ رہا تھا

واٹ از دس ضرار شاہ۔۔۔وہ خود سے پوچھ رہا تھا

تم تو کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے اور اب خود ہی اس نازک سی لڑکی کو اتنی بری طرح رولا رہے ہو۔۔۔

اسے بھی سیمل کے کیے کی سزا دے رہے ہو۔۔۔کیوں۔۔۔اس نے خود کو ملامت کر کے جلدی سے ہاتھ ہٹا کر ابیہا کے بال چھوڑے

ابیہا بال آزاد ہونے پر روتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔اس نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا جب پیچھے سے آواز آئی

آئی ایم سوری۔۔۔۔

وہ شاکڈ تھی ابھی مجھے مارنے کے درپے تھا اور ابھی سوری کہہ رہا ہے۔۔۔۔وہ آنسو پونچھتی پیچھے مڑی

تم پاگل ہو ضرار شاہ۔۔۔اس لیے۔۔۔۔وہ رکی

مم۔۔۔میری طرف مت آنا ورنہ۔۔۔وہ ضرار کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر جلدی سے مڑتی ہینڈل پکڑ کر کھولنے ہی والی تھی۔۔۔جب اسکے ہاتھ پر ضرار کا بھاری ہاتھ آ پڑا

ایہا میں اتنی ہمت نہ تھی پلٹتی یا پھر کچھ کہہ پاتی وہ اسکے تیوروں سے ڈرتی کپکپا رہی تھی۔۔۔

ضرار اسکی کپکپاہٹ محسوس کر چکا تھا۔۔اُسے کندھوں سے پکڑ کر اپنی طرف موڑا

میں پاگل ہوں۔۔۔۔پوچھا گیا

ن۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔وہ گھبرائی

ابھی کہا تم نے۔۔۔۔

مم۔۔۔میرے منہ سے نکل گیا سوری

کان پکڑ کر سوری کرو۔۔۔ضرار کا پہلی دفعہ ایسی لڑکی سے پالا پڑ رہا تھا جو بیک وقت ڈرپوک بھی تھی اور بہادر بھی۔۔۔اسی لیے اُسے ستانے میں مزا آیا سے

کک۔۔۔کان پکڑ کر۔۔۔۔وہ ہکلائی

یس۔۔۔کان پکڑ کر۔۔۔۔ضرار نے اسکی بیچاری سی شکل پر ہونٹ بھینچ کر مسکراہٹ

روکی

جج۔۔۔جی۔۔۔۔سس۔۔۔سوری۔۔۔ایہانے واقعی بچوں کے انداز میں کان پکڑ کر

سوری کی

اب کے ضرار کا مسکراہٹ روکنا مشکل ہو گیا

اسلیے بھرپور سمائل سے اسے کان پکڑے دیکھا

سو سویٹ آف یو۔۔۔۔۔۔وہ ہنسا

ایہا اسے ہنستے دیکھ کر آپے سے باہر ہوئی

یو ایڈیٹ۔۔۔۔سمجھتے کیا ہو خود کو۔۔۔۔وہ اسکا کالر دبوچ چکی تھی

اونہہ۔۔۔۔اچھے بچے ایسے نہیں کرتے۔۔۔۔ضرار نے اپنے کالر پر موجود اسکے

دونوں ہاتھ

تھامے

چھوڑو۔۔۔۔چھوڑو میرے ہاتھ۔۔۔۔وہ چلائی

نہ چھوڑوں تو۔۔۔۔۔۔چیلنج کیا گیا

میں۔۔۔۔ابھی اماں جان کو بتاتی ہوں جا

کر۔۔۔ایہا نے دھمکی دی

میں جانے دوں گا تو بتاؤ گی جا کر۔۔۔۔۔

ضرار شاہ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔ ایہا مسلسل کوشش کر رہی تھی

اچھے بچے ضد نہیں کرتے۔۔۔۔ وہ بھی پورا

ڈھیٹ تھا

میں کوئی بچی وچی نہیں۔۔۔۔۔ میرے ہاتھ چھوڑو ذرا۔۔۔۔ ابھی بتاتی ہوں تمہیں

کہ کیا ہوں میں

یہ ہاتھ چھوڑنے کا سوچا تھا۔۔۔۔۔۔ میں نے مگر تم نے ان ٹو نٹی منٹس میں میرا ارادہ

بدل دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ کیا ہے ناں کہ مجھے اپنی ٹکر کے لوگ بہت اٹریکٹ کرتے

ہیں تو میں نے سوچا اچھی گزرے گی ہماری۔۔۔۔ کیا خیال ہے۔۔۔۔ وہ اسکی جانب

جھکا

میرا خیال ہر گز نیک نہیں ہے۔۔۔۔۔ مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ میں کل

ہی اماں جان اور ماموں کیساتھ واپس چلی جاؤں گی

آہہہم۔۔۔۔۔ کل جاؤ گی آج تو یہی ہو ناں۔۔۔۔۔ ضرار آنکھ دباتا جان بھوج کر تنگ

کر رہا تھا اسے اور خود پر خود ہی حیران بھی تھا

ضرار پلیز مجھے جانے دیں میں نہیں بتاؤں

گی جاکر کہ آپ نے مجھے مارا ہے

واٹ مارا۔۔۔۔۔میں نے تمہیں۔۔۔۔مگر کب۔۔۔ضرار کو اسکی بات پر جھٹکا پڑا

ابھی آپ نے بال کھینچے میرے وہ بھی جنگلیوں کی طرح۔۔۔اُسے مارنا ہی کہتے ہیں

اوہ۔۔۔۔۔۔اوکے۔۔۔۔۔آئی ایم سوری فارڈیٹ مگر تم کمرے سے نہیں جاوگی اور

ناہی کل واپس حویلی جاؤگی۔۔۔۔۔۔اگر منظور ہے تو میں ہاتھ چھوڑدوں گا

ورنہ۔۔۔۔۔

نہیں جاؤں گی۔۔۔۔پر میری بھی ایک شرط ہے

شرط۔۔۔۔کیسی شرط۔۔۔۔؟؟؟وہ حیران ہوا

آج کے بعد مجھ سے بد تمیزی کی۔۔۔۔۔

"یا پھر" مجھے مارنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

"یا پھر" کسی اور کا غصہ مجھ پر نکالا۔۔۔۔

"یا پھر "مجھے اس کلب والی بات پر ٹارچر کیا" یا پھر "۔۔۔

اوف کتنے "یا پھر" آئیں گے ابھی۔۔۔۔؟؟؟ وہ تھکا

لگتا ہے آپ کو میری شرائط منظور نہیں

اوہ کم آن بے بی۔۔۔۔ کہو میں سن رہا ہوں

خبر دار جو مجھے بے بی شے بی یا کسی اور ایسے لقب سے پکارا۔۔۔۔ مجھے پسند نہیں

انگریزوں کے یہ چیپ طرزِ تخاطب۔۔۔۔۔

اووف مجھے اتنی گاڑھی اردو نہیں آتی ہے محترمہ۔۔۔۔۔۔ آپ اپنا "یا پھر " کنٹی نیو

کریں۔۔۔ پلیز

بس اتنے ہی تھے۔۔۔۔ ابیہا کندھے اچکاتی بولی

اوکے آئی ہیوا سپیٹڈ یور آل "یا پھر "۔۔۔۔ وہ مسکرایا

تو پھر مجھے آگے جانے دیں اور میرے ہاتھ چھوڑیں

او۔۔۔کے۔۔۔۔ ضرار نے سر ہلا کر ہاتھ آزاد کیے

ابیہا اپنی سلطنت پر پاؤں رکھتی آگے

بڑھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضرار اُسے ہی دیکھ رہا تھا

وہ چلتی ہوئی بڑی شان سے بیڈ کے دائیں جانب لیٹی۔۔۔۔۔کمبل اوڑھا

"یا پھر" مجھے ڈسٹرب کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔وہ بلند آواز میں ایک اور شرط بتاتی

کمبل میں گم ہو گئی

ضرار اسکی بات پر بے اختیار مسکرا دیا۔۔

کیا بات ہے ضرار شاہ آج بڑے دانت نکل رہے ہیں تمہارے۔۔۔۔وہ خود کو شر مندہ

کرتا اسٹڈی میں چلا گیا

....

اماں جان اگلے دن ان کو ڈھیروں دعائیں اور نصیحتیں دے کر عالم شاہ کے ساتھ واپس

چلی گئی تھیں۔۔۔۔

ضرار پھر سے اپنے خول میں سمٹ چکا تھا

ابیہا اس ساری سچویشن سے تنگ آگئی تھی۔۔۔۔اتنے دن ہو گئے اسے یہاں آئے اور

ضرار شاہ پہلی رات کے بعد پھر مخاطب نہ ہوا تھا۔۔۔۔۔ عجیب پت جھڑ کے جیسا مزاج

تھا اسکا۔۔۔۔۔۔۔ابیہا چپ رہ رہ کر اکتا چکی تھی اسے ڈر تھا کہیں بندر رہنے کی وجہ سے

منہ میں جالے ہی نہ پڑ جائیں

سارا سارا دن اتنے بڑے گھر میں بولائی بولائی سی پھرتی۔۔۔۔

نیہا سے اکثر بات ہو جاتی تھی۔۔۔۔وہ اسد کیساتھ اپنی لائف میں سیٹلڈ ہو چکی تھی اور خوش بھی تھی۔۔۔۔

ایہا اماں جان سے بھی ایک دو دن بعد بات کر لیتی تھی

مگر پھر بھی اسکی تنہائی نہیں کٹتی تھی۔۔۔امیروں کی بھی کیا لائف ہے سارے کام ملازم کرتے ہیں اور گھر والے مہمان بن کر بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔۔اونہہ۔۔۔۔میں ایویں امیروں سے امپریس تھی۔۔۔۔ایک نمبر کے کھڑوس، خود پرست اور مغرور ہوتے ہیں یہ امیر زادے۔۔۔۔وہ لان میں بیٹھی امیروں کی برائیاں نکال رہی تھی جب پورچ میں گاڑی رکی

لو آ گئے۔۔۔۔گونگے سیٹھ صاحب

ضرار آج خلاف روٹین گاڑی سے نکل کر اندر جانے کی بجائے لان میں اس کی طرف آیا

ارے واہ۔۔۔۔آج تو لارڈ صاحب ادھر آ رہے ہیں

اسلام وعلیکم۔۔۔۔ضرار نے پاس آکر سلام کیا

ایہا نے سر ہلا کر جواب دیا اور گود میں رکھا میگزین ایسے پڑھنے لگی جیسے کل پیپر ہو اسکا

مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔

میں سن رہی ہوں۔۔۔۔لاپرواہی سے بنا دیکھے جواب دیا

میں انگلینڈ جارہا ہوں۔۔۔ایک ویک کے لیے۔۔۔۔مے بی آگے جرمنی بھی جانا پڑے۔۔۔اسلیے تم حویلی چلی جاؤ میں واپس آکر تمہیں لے آؤں گا

کیا کرنے جارہے ہیں انگلینڈ۔۔۔۔۔بیویوں والے انداز میں پوچھا گیا

آفس کے کام سے۔۔۔۔

تو چلے جائیں مگر میں کہیں نہیں جارہی۔۔۔۔۔۔

واٹ دو یومین کہیں نہیں جارہی۔۔۔تم حویلی جارہی ہو میں نے ڈرائیور سے کہہ دیا ہے وہ چھوڑ آئے گا کل۔۔۔۔

میں یہیں رہوں گی گھر میں۔۔۔۔

اکیلی۔۔۔۔؟؟؟؟

اکیلی کب ہوں ہر کام کا الگ ملازم ہے بلکہ پوری فوج ہے یہاں۔۔۔۔وہ ناک چڑھاتی بولی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سارے میل میڈز ہیں یہاں۔۔۔۔۔وہ تھوڑالاوڈ ہوا

تو۔۔۔؟؟اوہ اچھا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں یا پھر شک کر رہے ہو مجھ پر اپنی ایکس وائف سیمل کی طرح

شٹ اپ ابیہا۔۔۔۔۔آئندہ اگر اس عورت کا نام بھی تماری زبان پر آیا تو کاٹ دوں گا زبان سمجھی۔۔۔۔وہ ڈھاڑتا ہوا اٹھا

تم کل نہیں ابھی حویلی جارہی ہو اور میں تمہیں چھوڑ کر آؤں گا سو گیٹ اپ اینڈ بی ریڈی۔۔۔۔۔وہ کہتا اندر کی جانب بڑھ گیا

اونہہ۔۔۔۔روب جمارہا ہے مجھ پر دیکھ لیتی ہوں کیا کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

(مرد کو کبھی بھی ضد نہیں دلانی چاہیے ورنہ عورت خود ہی خسارے میں رہتی ہے)۔۔۔ابیہا کے کانوں میں شاذمہ بیگم کا کہا گیا جملہ گونجا

ضد میں نہیں وہ کر رہا ہے۔۔۔۔وہ پھر بھی مطمعین سی بیٹھی رہی۔۔۔۔۔

....

ضرار آدھے گھنٹے میں فریش ہو کر چائے پی کر سیل کان سے لگائے بات کرتا ہوا ٹیرس پر نکلا۔۔۔۔۔۔اور اس محترمہ کو ابھی بھی ٹانگیں سامنے والی چیئر پر پھیلائے ریلیکس

انداز میں بیٹھے دیکھا

نان سینس۔۔۔۔وہ بڑبڑایا

ضرار صاحب مجھ سے کچھ کہا۔۔۔دوسری طرف سے پوچھا گیا

نہیں نہیں اسرار صاحب۔۔۔اچھا میں آپ کو بعد میں کال کرتا ہوں بزی ہوں تھوڑا

جی جی ضرور پھر بات ہوتی ہے۔۔۔۔خدا حافظ کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کر کے وہ غصے سے کھولتا لان میں آیا

واٹس یور پرابلم گرل۔۔۔۔۔ضرار نے میگزین جھپٹا

پرابلم مجھے نہیں آپ کو ہے۔۔۔۔ابیہا کبھی آپ اور کبھی تم کہہ کر بات کرتی

میں نے تمہیں کہا تھا ہم حویلی جا رہے ہیں

ہم نہیں صرف آپ۔۔۔۔ابیہا نے تصیح کی

ابیہا اسٹاپ دس نان سینس۔۔۔اٹھو ریڈی ہو جاؤ۔۔۔۔وہ تحمل سے بولا

مجھے نہیں جانا ہے ضرار۔۔۔۔وہ جھنجھلاتی کھڑی ہوئی

اوکے۔۔۔۔میں سب سرونٹس کو ایک ویک کا آف دے رہا ہوں تم رہنا یہاں اکیلی مزے سے

کیوں دے رہے ہیں آف۔۔۔کسی کو کوئی آف نہیں ملے گا انڈر اسٹینڈ۔۔۔

ضرار اسکے حکمیہ انداز پر عش عش کر اٹھا

محترمہ وہ سب میرے انڈر ہیں جب چاہوں چھٹی دے دوں یا نکال دوں

پہلے ایسا تھا مگر اب میں بھی یہاں ہوں اس لیے میری بھی اتنی ہی مرضی چلے گی جتنی

آپ کی۔۔۔۔۔۔ایہا اماں جان کی شہہ پر ہی اتنا رعب جما رہی تھی

اوہ۔۔۔۔یعنی پوری ٹکر لے رہی ہو مجھ

سے۔۔۔۔۔ضرار نے ہونٹ سکیڑے

آپ ہی نے کہا تھا۔۔۔آپ کو اپنی ٹکر کے لوگ پسند ہیں

آئی سی۔۔۔۔تم مجھے پسند آنے کے لیے یہ سب کر رہی ہو۔۔۔

ایکسکیوز می مسٹر ضرار شاہ ایسی کوئی بات نہیں اور ویسے بھی مجھے آپ کو امپریس کرنے

کا کوئی شوق نہیں۔۔۔۔آپ میں ایسا ہے ہی کیا۔۔۔۔۔۔ایہا نے ناک چڑھا کر

تنقیدی نظروں سے ضرار کا سر سے پیر تک جائزہ لیا

ضرار نے مسکراہٹ روکی۔۔۔

فائن جیسے تمہاری مرضی میں تو تمہاری تنہائی کے خیال سے کہہ رہا تھا۔۔۔وہ کندھے

اچکاتا واپس مڑ گیا

اونہہ۔۔۔۔کچھ زیادہ ہی نہیں خیال میری تنہائی کا۔۔۔۔۔۔۔وہ اسکے اوجھل ہونے

تک اسکی پشت کو دیکھتی رہی

....

ضرار نے ٹھیک ہی کہا تھا وہ واقعی بوریت سے مرنے والی ہو گئی تھی نا ٹی وی دیکھنے کو دل چاہ رہا تھا اور نہ ہی کچھ اور کرنے کو۔۔۔۔۔۔ضرار کو گئے پانچ دن ہو گئے تھے اور ان پانچ دن میں اسے واقعی نانی یاد آ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

پہلے تو ضرار کو آتے جاتے دیکھ کر اس پر اسکے حلیے اس کی ڈریسنگ ایون کہ جوتوں پر وہ اپنا ذاتی تبصرہ بیان کرتی تھی

یوں آدھے سے زیادہ دن وہ ضرار کی اچھائیاں، برائیاں سوچتے ہی گزار دیتی مگر اب اسکے پاس ایسا کچھ نہیں تھا جس پر وہ تبصرہ کرتی۔۔۔

آخر تنگ آ کر وہ ڈرائیور کیساتھ نیہا کے گھر چلی گئی تھی

صبح سے شام تک وہاں ایک بھرپور دن گزار کر واپس آ رہی تھی

اوف آج نا جانے کیسے اتنے دن بعد میں اتنا ہنسی ہوں۔۔۔۔۔اللہ جی تیرا شکر ہے کہ نیہا اپنے گھر میں خوش اور اب تو۔۔۔۔۔اوف میں خالہ بن رہی ہوں ہاؤ امیزنگ

۔۔۔۔وہ پیچھلی سیٹ پر بیٹھی مسلسل مسکرا رہی تھی

گھر جا کر اماں جان کو خوشخبری سناتی ہوں۔۔۔انہی سوچوں کے درمیان گھر آ گیا

وہ جلدی سے اپنے کمرے میں آئی چادر اور پرس بیڈ پر پھینکا۔۔۔۔۔دوپٹہ اتار کر

صوفے پر اچھالا۔۔۔۔۔۔پیروں کو سینڈلز سے آزاد کیا اور بالوں میں سے کیچر نکال

کر کھول دیے

ایہا نے گانے کی دھن گنگناتے ہوئے پرس سے سیل نکال کر اماں جان کا نمبر

ملایا۔۔۔۔

دوسری طرف بیل جا رہی تھی مگر کوئی ریسیو نہیں کر رہا تھا

اُوف۔۔۔۔اٹھا کیوں نہیں رہیں۔۔۔۔ایہا نے جھنجھلا کر پھر سے ملایا

اماں جان۔۔۔۔وہ خوشی سے چیخی

اے ہے۔۔۔۔۔۔کیا کانوں کا پردہ پھاڑو گی لڑکی۔۔۔اماں جان نے اسکی چیخ پر سیل

کان پر سے ہٹایا

اماں جان میری بات سن کر آپ بھی ایسے ہی اچھلیں گی

ایہا پاؤں جھلاتی پیچھے کو سیدھی بیڈ پر لیٹی

اس بات سے بے خبر کے کوئی بہت توجہ سے مسکراتے ہوئے اُسکی ساری حرکتیں دیکھ رہا ہے۔۔۔

ہاں بھئی آج میری بچی بڑی خوش ہے۔۔۔میں بھی سنوں وجہ۔۔۔وہ مسکرائیں

اماں جان آپ پر نانی بننے والی ہیں۔۔۔۔۔ایہانے ایکسائیٹڈ ہو کر کہا

سچ۔۔۔۔۔۔

جی بلکل سو فیصد۔۔۔۔۔۔

میرے مالک تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے تو نے مجھے میری زندگی میں یہ دن دکھایا۔۔اچھا میری ضرار سے بات کرواا سے بھی مبارکباد دوں

ضرار کو۔۔۔۔ایہانا سمجھی سے بولی

ہاں بھئی وہ باپ جو بن رہا ہے۔۔۔۔۔۔

لاحول ولا۔۔۔۔آپ سے کس نے کہا ضرار باپ بن رہا ہے۔۔۔ایہا کا حلق کڑوا ہوا

تُو ابھی کہہ رہی تھی کہ میں پر نانی بن رہی ہوں

اوہ۔۔۔اماں جان میں نہیں۔۔۔۔۔نیہا۔۔۔۔۔نیہا پریگننٹ ہے میں آج اسکی طرف گئی تھی تبھی یہ خوشخبری ملی

اوہ اچھا میں تو تم لوگوں کا سمجھی۔۔۔۔چلو کوئی نہیں اللہ سوہنا جلد تیری بھی گود

بھرے۔۔۔

میں ابھی فون کرتی ہوں نیہا کو۔۔۔میری بچی اللہ خوش رکھے اسے سدا سہاگن رہے۔۔۔۔۔۔۔

آمین۔۔۔۔ابیہا نے چہک کر کہا

اچھا اماں جان پھر بات ہوتی ہے میں مغرب پڑھ لوں

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔خدا حافظ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بات ہے بھئی آج بہت خوش ہو۔۔۔۔۔

ابیہا ضرار کی آواز پر جھٹکا کھاتی کھڑی ہوئی مگر پاؤں سینڈل میں پھنسا۔۔وہ لڑکھڑا کر گرنے ہی والی تھی جب ضرار نے بازو پکڑ کر کھینچا اور وہ سیدھی کٹی پتنگ کی طرح ضرار کے سینے سے آ لگی

اوف۔۔۔وہ سنبھلتی پیچھے ہوئی مگر بال ضرار کی شرٹ کے بٹنوں میں اڑ چکے تھے

آووچ۔۔۔۔۔۔

واٹ ہیپنڈ۔۔۔؟؟؟؟

میرے بال۔۔۔۔

میں نے نہیں پکڑے۔۔۔۔۔۔وہ فوراً ابولا

آپ کے بٹن۔۔۔۔ضرار یہ نکالیں۔۔۔وہ روہانسی ہوئی۔

ایہاکوشش کے باوجود بال نہیں نکال سکی

اپنے بالوں کی وہ دیوانی تھی۔۔۔۔اسے اپنے سراپے میں سب سے زیادہ پسند بال ہی تھے۔۔۔جنکی وہ بہت کئیر کرتی تھی کیونکہ ان پر اس نے تیل، دہی، انڈے اور نا جانے کیا کیا لگا کر اتنا لمبا اور سلکی کیا تھا۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔۔۔ضرار نے ٹوٹے بالوں کا گچھا بٹنوں سے آزاد کر کے اسکے سامنے کیا

اللہ۔۔۔اتنے زیادہ ٹوٹ گئے وہ صدمے میں تھی

یہ۔۔۔یہ سب آپکی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ایہا ایک مکا اسکے سینے پر جڑ کر بولی

میری وجہ سے۔۔۔۔وہ حیران ہوا

ہاں تو اور کون ہے یہاں۔۔۔۔آپ ہی بھوت بن کر نازل ہوئے اور اتنی بے سری آواز نکالی کہ۔۔۔۔اوف میرے بال۔۔۔

میں کبھی معاف نہیں کروں گی اتنے زیادہ بال پہلی دفعہ ٹوٹے ہیں میرے۔۔۔۔پہلے بھی آپ نے اس دن اتنی بری طرح کھینچے تھے کہ ابھی تک درد تھا اور اب۔۔۔۔۔ایہا صدمے سے ٹوٹے بال ہاتھ میں لے کر بیڈ پر بیٹھی

ضرار کو اپنے بالوں کے لیے اتنی فکر مند ہوتی وہ بہت معصوم لگی

وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھتا اسکے سامنے نیچے بیٹھا

وہ منہ نیچے کیے رونے میں مصروف تھی

آر یو کریزی ایہا۔۔۔۔۔۔۔اتنی چھوٹی سے بات پر رو رہی ہو۔۔۔۔وہ حیران ہوا

چھوٹی۔۔۔۔چھوٹی بات ہے یہ۔۔۔۔آپ۔۔۔آپ جیسے امیر زادوں کو کیا پتا ہم غریب لوگ اتنی چھوٹی چھوٹی سی باتوں پر ہی خوش بھی ہو جاتے ہیں اور غمگیں بھی۔۔۔۔

وہ روتی ایک ہاتھ سے آنسو پونچھتی اور بازو سے ناک رگڑتی ضرار کو بے حد کیوٹ لگی

اوکے سوری۔۔۔۔ضرار نے کان پکڑے

آپکے سوری سے کیا ہو گا میرا نقصان تو ہو چکا۔۔۔۔

میں تمہیں نئے بال لا دوں گا۔۔۔۔ضرار نے مسکراہٹ روکی

نئے بال۔۔۔۔۔؟؟؟؟

ہاں بھئی برانڈڈ ایکسٹینشن لا دوں گا

آپ ایسا کچھ فضول ہی کر سکتے ہیں۔۔۔۔وہ بدمزا ہوئی

اچھا بتاؤ اتنا چہک کیوں رہی تھی اور گئی کہاں تھی آج۔۔۔۔۔

ضرار نے اسکے سراپے کو نظروں کے حصار میں لیا۔۔۔۔۔۔ریڈ اور براؤن ایمبرائیڈڈ سوٹ میں بکھرے بالوں سرخ گال اور ناک کیساتھ وہ قیامت ڈھا رہی تھی ایہا کو اسکی نظروں کی تپش نے احساس دلایا کہ وہ بنا دوپٹے کے اتنی لاپرواہی سے اسکے سامنے بیٹھی ہے

ارے کہاں۔۔۔۔ضرار اسے کھڑے ہوتے دیکھ کر حیران ہوا

وہ صوفے کی طرف بڑھی اپنا دوپٹہ اٹھا کر شانوں پر پھیلایا اور ڈریسنگ پر پڑا کیچر اٹھا کر بالوں کو سمیٹا

ضرار اس سارے عمل میں اسے ہی دیکھ رہا تھا

میں نیہا کی طرف گئی تھی۔۔۔۔

اوکے اور خوشی کی وجہ۔۔۔۔۔۔

آپ کو کیسے پتا میں خوش تھی

میں وہاں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ضرار نے ٹیرس کی طرف کھلتے ونڈو پین کیطرف اشارہ کیا جو سائیڈ پر تھے اور پیچھے لگی جالی سے سب صاف نظر آ رہا تھا

اوف۔۔۔۔ایہا نے سر پر ہاتھ مارا

اس نے ایکسائٹمنٹ میں غور ہی نہیں کیا تھا روم میں ضرار کی بہت سی چیزیں موجود

تھیں۔۔۔جنکو وہ اپنی خوشی میں دیکھ ہی نہ پائی

آپ تو کل آنے والے تھے ناں۔۔۔۔

ہونں۔۔۔۔۔میرا جلدی آنا اچھا نہیں لگا کیا

پتا نہیں۔۔۔۔وہ اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتی ڈریسنگ روم کیطرف بڑھی

کدھر۔۔۔۔ضرار نے بازو پکڑ کر روکا

چینج کرنے۔۔۔۔۔۔

رہنے دو۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میں گھر میں ایسے کپڑے نہیں پہنتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔کچھ دیر رہنے دو

ایہا اسکے تیوروں سے گھبرا گئی۔۔۔۔یہ کیسی انگلینڈ کی ہوا لگی موصوف کو جو اتنے

رومینٹک ہو کر آئے ہیں

اے۔۔۔۔کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔ضرار نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی

مجھے چینج کرنے دیں۔۔۔۔

فائن۔۔۔۔اپنی مرضی کی مالک ہو تم جو مرضی آئے کرو۔۔۔۔وہ غصے سے کہتا ٹیبل کو

ٹھوکر مارتا اسٹڈی میں چلا گیا

لو غصہ بھی ناک پر ہی دھرا تھا محترم کے۔۔۔وہ بڑبڑاتی چینج کرنے چل دی

....

اونہہ۔۔۔میں یہاں اس محترمہ کے لیے اپنا جرمنی کا ٹرپ کینسل کر کے آیا ہوں اور میڈم کے مزاج ہی نہیں مل رہے

ضرار شاہ شیم آن یو۔۔۔تم پھر سے ایک لڑکی کے چکر میں پڑ رہے ہو۔۔۔جانتے ہوئے بھی کہ یہ لڑکیاں کسی سے وفا نہیں کرتیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور میں۔۔۔میرے نصیب میں تو بیوی کی محبت لکھی ہی نہیں پھر کیوں میں ایک بار پھر سے خود کو دھوکہ دینے لگا تھا

اونہہ۔۔۔مائی فُٹ۔۔۔ضرار نے ایش ٹرے کھینچ کر دیوار پر مارا جس سے ہر طرف کانچ بکھر گیا

ضرار نے سیگرٹ سلگائی اور کیبن کھول کر شراب کی بوتل نکالی اور آدھے سے زیادہ گلاس بھر لیا۔۔۔اب وہ ایک گھونٹ شراب کا لے رہا تھا اور ایک کش سیگرٹ کا۔۔۔

اس نے وہ گلاس ختم کر کے پھر سے بھرا تا کہ دماغ کو سکون مل سکے جو پھٹا جا رہا

تھا۔۔۔

تب ہی ابیہا اسٹڈی میں داخل ہوئی

وہ ضرار کو شراب پیتے دیکھ کر اسکی جانب لپکی ہی تھی کہ ایک بلند چیخ کے ساتھ زمین پر بیٹھی

ضرار اسکی چیخ پر متوجہ ہوا اور اسے پاؤں پکڑ کر زمین پر بیٹھے دیکھ فوراً اسکیطرف بڑھا

واٹ ہیپنڈ۔۔۔۔۔ ضرار نے اسکے سامنے نیچے بیٹھ کر ہاتھ ہٹایا تو اس کا خون سے بھرا پاؤں دیکھ کر ساکت رہ گیا

کانچ بہت بری طرح گھسا تھا پاؤں میں۔۔اس نے کانچ نکالنا چاہا مگر ابیہا نے اسکے ہاتھ جھٹکے

کیا ہوا۔۔۔۔۔؟؟؟

تم نے شراب پی رکھی ہے مجھے ہاتھ بھی مت لگانا سمجھے

ابیہا یہ کانچ۔۔۔اتنا بلڈ نکل رہا ہے

میری فکر مت کرو۔۔۔۔۔ابیہا دانت ہونٹوں پر جما کر درد برداشت کر رہی تھی

تم۔۔۔اسٹوپڈ گرل۔۔۔ ضرار نے غصے سے کہہ کر پاؤں پکڑا اور ایک جھٹکے سے کانچ کھینچ لیا

ایہا کی دردناک چیخ بلند ہوئی

ضرار نے اسکا دوپٹہ اتارا اور پاؤں پر کس کے باندھا۔۔۔

اب ایہا اسے یہ سب کرتے خاموشی سے دیکھ رہی تھی

اس نے ایہا کو بازؤں میں بھرا اور سینے سے لگا کر بیڈ تک لایا اور بہت آہستہ سے اُسے

بیڈ پر بیٹھایا

ڈونٹ مو۔۔۔۔۔۔وہ کہتا سیل پر نمبر ڈائل کر چکا تھا

اسلام و علیکم۔۔۔۔۔ڈاکٹر شاکر۔۔۔۔

جی شاکر صاحب آپ گھر آ سکتے ہیں ایک ایمرجنسی ہو گئی ہے

اوکے تھینکس۔۔۔آئی ایم ویٹنگ۔۔۔بائے

تم کیا کرنے کرنی آئی تھی وہاں۔۔۔۔وہ بیڈ پر اسکے ساتھ بیٹھا

ڈونٹ ٹچ می ہٹو یہاں سے۔۔۔۔ایہا نے دونوں ہاتھوں سے اسے آگے کو دھکا دیا

خود کیوں ٹچ کر رہی ہو۔۔۔وہ مسکرا کر کہتا اسکے ہاتھ پکڑ چکا تھا

چھوڑو۔۔۔۔چھوڑو میرے ہاتھ۔۔۔وہ چیخی

ہر وقت شیرنی مت بنی رہا کرو کبھی لڑکی بھی بن جایا کرو۔۔۔۔ضرار نے اسکے دونوں

ہاتھ باری باری ہونٹوں سے لگا کر چھوڑ دیے

تم انتہائی گھٹیا انسان ہو ضرار شاہ۔۔۔۔وہ اسکی حرکت پر چڑی

میں اس سے بھی زیادہ گھٹیا ہوں۔۔۔۔بتاؤں گا کبھی فرصت سے۔۔۔۔۔ضرار آنکھ

مارتا کمرے سے نکل گیا

اونہہ۔۔۔۔بد تمیز انسان شراب پیتا ہے

آخ خ تھو۔۔۔۔ایہا کو ابکائی آئی

....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دیر بعد ضرار ڈاکٹر کے ساتھ روم میں داخل ہوا

ڈاکٹر نے پاؤں کو بینڈا ج کیا، پین کلر دے کر اور اسے چلنے سے منع کر کے چلا گیا

میں کھانا یہیں منگواتا ہوں تم کھا کر میڈیسن لینا۔۔۔۔

میری فکر مت کرو میں خود رکھ سکتی ہوں اپنا خیال

اوکے ایز یو وش۔۔۔۔وہ کندھے اچکاتا واپس اسٹڈی کی طرف مڑا

کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔۔

اسٹڈی۔۔۔۔ضرار نے دروازے کی طرف اشارہ کیا

پھر سے شراب پینے۔۔۔؟؟

تمہیں کیاپرابلم ہے میرے شراب پینے سے۔۔۔وہ چڑا

شراب اسلام میں حرام ہےاور تم ایک مسلمان ہو۔۔۔

تھینکس فار دس انفارمیشن۔۔۔وہ استہزایہ ہنسا

ضرار آپ۔۔۔آپ اسٹڈی میں نہیں جائیں گے

تو پھر کہاں جاؤں۔۔۔۔۔۔؟؟

یہیں رہیں کمرے میں۔۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔میں یہیں رہتاہوں کمرے میں۔۔۔۔مگر تم مجھے اپنے ساتھ جوڑ کر

بیٹھاؤ گی۔۔۔۔۔ضرار اسکی طرف پلٹتا شرارت سے بولا

جوڑ کر نہیں تھوڑی سپیس سے۔۔۔ایہانے حدبندی کے لیے بیچ میں تکیہ رکھا

اوکے منظور ہے۔۔۔۔۔وہ آکر اسکے پاس بیٹھا

پین تو نہیں ہو رہی۔۔۔۔

نہیں اب نہیں۔۔۔۔

ہونں۔۔۔۔تم لیٹ جاؤ۔۔۔۔ضرار نے اسکے پیچھے پیلو سیٹ کیا

کھانا منگواؤں۔۔۔۔؟؟؟

نہیں ابھی نہیں۔۔۔۔۔

کچھ دیرانکے درمیان خاموشی رہی جسے ابیہانے توڑا

ضرار۔۔۔۔۔۔۔

ہونں۔۔۔۔۔وہ چونکا

ایک بات پوچھوں۔۔۔۔۔

پوچھو۔۔۔۔۔

آپ شراب کیوں پیتے ہیں۔۔۔۔؟؟

تم پیچھا نہیں چھوڑو گی اس بات کا۔۔۔۔

پلیز ضرار بتائیں ناں۔۔۔۔

مینٹلی ریلیکسیشن کے لیے۔۔۔۔۔۔مختصر جواب آیا

وہ تو نماز اور دعا سے بھی مل جاتا ہے۔۔۔۔پھر آپ شراب ہی کیوں پیتے ہیں

پہلے نہیں پیتا تھا۔۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔پھر کیوں پینا شروع کی

سیمل کے جانے کے بعد۔۔۔۔۔

آپ سیمل سے محبت کرتے تھے۔۔۔۔؟؟؟

نہیں۔۔۔میری محبت اتنی گری ہوئی نہیں ہو سکتی۔۔۔

تو پھر۔۔۔۔۔

پھر کیا۔۔۔؟؟؟

پھر یہ کے میری ایک بات مانیں گے۔۔۔بڑے مان سے کہا گیا

ہوں۔۔۔۔کہو

پہلے وعدہ کریں۔۔۔ابیہا نے ہتھیلی پھیلائی

تم بتاؤ کیا بات ہے میں مانوں گا

نہیں وعدہ۔۔۔۔

اوکے بابا وعدہ۔۔۔۔ضرار نے اسکی پھیلی ہتھیلی پر ہاتھ رکھا

)وہ نا جانے کیوں اس لڑکی کے سامنے ہیپوٹائز ہو رہا تھا۔۔اور بنا چوں چراں کیے ہر بات مانتا جا رہا تھا جو اسکے مزاج کے بلکل خلاف تھا۔۔۔کیا اس پر چڑھا خول چیخ رہا تھا۔۔۔۔کیا وہ پہلے جیسا ضرار بن رہا تھا جو دوسروں کی تکلیف پر درد محسوس کرتا تھا۔۔۔جو اپنا نقصان کر کے بھی دوسروں کو فائدہ پہنچاتا تھا۔۔۔اگر واقعی ایسا تھا تو ابیہا اسکے لیے خوش قسمتی بن کر آئی تھی۔۔(

آپ شراب نہیں پیئں گے آج کے بعد۔۔۔ابیہا نے وعدہ لیا

یہ آڈر ہے یا ریکویسٹ۔۔۔۔؟؟؟

دونوں۔۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔۔کوشش کروں گا کہ نا پیئوں

کوشش نہیں پکا۔۔۔۔اور سکون کے لیے نماز پڑھیں۔۔۔۔۔سچ میں بہت سکون ملے گا آپ کو

ہونں۔۔۔۔۔۔۔

ضرار آپ نے نماز پڑھی ہے کبھی۔۔۔؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں۔۔۔۔۔بہت دفعہ۔۔۔۔

تو پھر اب بھی پڑھا کریں ڈیلی۔۔۔چند دن ٹف لگے گا پھر روٹین بن جائے گی۔۔۔اینڈ بلیو می آپ خود بھی بہت پر سکون فیل کریں گے

ہونں۔۔۔۔ضرار کو اسے سننا اچھا لگ رہا تھا

تم تو ریگولرلی پڑھتی ہو نماز۔۔۔۔ضرار نے اسکی لٹ پیچھے کی

جی۔۔۔۔

تو پھر مجھے بھی عادی بنا دو۔۔۔اب ضرار کی انگلی اسکی گردن کو چھو رہی تھی

ضرار۔۔۔۔۔

ہونن۔۔۔۔وہ مدہوش سا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔کچھ شراب کا اثر تھا اور کچھ ایہا کے نرم و نازک خوبصورت وجود کا

ضرار نے آگے کو جھک کر ہونٹ ایہا کی گردن پر موجود تل پر رکھے۔۔۔۔جو اسے کب سے اٹریکٹ کر رہا تھا

یہ۔۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں پیچھے ہٹیں ضرار۔۔۔ایہا اسکی حرکت پر اچھلی

کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔وہ بوجھل سے لہجے میں کہتا مزید قریب ہوا

ضرار پلیز ہٹیں پیچھے آپ نے شراب پی رکھی ہے اور بلکل بھی ہوش میں نہیں ہیں۔۔۔

بیا۔۔۔۔۔۔تم مجھے اچھی لگنے لگی ہو اور میں تم سے۔۔۔۔۔۔

ضرار ہوش کریں کچھ۔۔۔۔ایہا نے پورے زور سے اُسے پیچھے جھٹکا

ایہا۔۔۔۔وہ ہوش میں آیا

پلیز ضرار میرے قریب مت آئیں۔۔۔۔وہ خوفزدہ ہوئی

اوکے۔۔۔اوکے تم کانپ کیوں رہی ہو

آپ جائیں پلیز آپ جائیں۔۔۔۔میرے پاؤں میں پین ہو رہا ہے

ریلیکس ایہا۔۔۔۔کچھ نہیں کروں گا میں۔۔۔شراب پیتا ہوں مگر ہوش نہیں کھوتا

تم بیوی ہو میری اسی لیے۔۔۔۔۔

بیوی ہوں کوئی رکھیل نہیں جو شراب پی کر چھو رہے ہیں۔۔۔وہ غصے سے بولی

واٹس رونگ ودیو۔۔۔۔تم ہر بات کا غلط مطلب نکال لیتی ہو۔۔۔۔

تو مت کیا کریں ایسی غلط حرکتیں۔۔۔

کونسی غلط حرکت کی ہے جو مرچیں لڑ رہی ہیں تمہیں۔۔۔۔وہ ذرا بھی کچھ دیر پہلے

والا نرم خو ضرار نہیں لگ رہا تھا

اپنی سرخ انگارہ آنکھیں ایہا پر جماتا ہوا بولا

ضرار آپ نے شراب۔۔۔۔۔

جسٹ۔۔۔۔۔شٹ اپ اوکے۔۔۔وہ انگلی سے وارن کرتا غصے سے لمبے لمبے ڈگ

بھرتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

ایہا نے اس کا موڈ خراب کر دیا تھا

اس کے جانے کے بعد ایہا نے اپنی رُکی سانس بحال کی

اُوف۔۔۔۔ضرار شاہ تم برے ہو نہیں۔۔۔۔برے بنا دیے گئے ہو۔۔

اماں جان ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔۔میں سنبھال سکتی ہوں ضرار کو۔۔۔۔۔ہاں میں

سنبھال لوں گی اسے۔۔۔کیونکہ اب اُس کا پالا سیمل سے نہیں ابیہا ہاشم سے پڑا ہے۔۔۔جو اس گھر کی ہر چیز پر ملکیت بنانا جانتی ہے نہ صرف گھر بلکہ گھر والے پر بھی۔۔۔۔

اینگری ینگ مین۔۔۔۔۔وہ ضرار کو سوچ کر مسکرائی۔

ابیہا نے سوچ لیا تھا کہ ضرار کو کیسے ہینڈل کرنا ہے۔۔۔ضرار کے آج کے نرم رویے نے اُسے کافی ڈھارس دی تھی

....

ابیہا نے سوچ لیا تھا کہ ضرار کو کیسے ہینڈل کرنا ہے۔۔۔۔

مگر فلوقت وہ اپنے زخمی پاؤں کیوجہ سے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اگلے روز بھی ڈاکٹر شاکر آ کر نئی بینڈیج کر گئے تھے۔۔۔

دو دن ہو گئے تھے۔۔۔۔مگر ضرار نے کوئی بات نہ کی تھی۔۔۔اور نہ اسکے پاؤں کا پوچھا

تیسرے روز تنگ آ کر ابیہا نے خود ہی اُسے مخاطب کر لیا

وہ آفس جانے کو تیار ہو رہا تھا

ضرار آپ خفا ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔۔؟؟

ضرار خاموشی سے اپنا کام کرتا رہا

میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا تھا جو آپ لڑکیوں کی طرح منہ پُھلائے ہوئے ہیں۔۔۔

اسکی بات پر ضرار نے آئینے میں نظر آتے اسکے عکس کو تگڑی گھوری دی

ایبہا مسکرا دی۔۔۔۔گھور کیوں رہے ہیں۔۔۔ہمت ہے تو آنکھوں کی بجائے زبان سے کام لیں

تمہاری زبان جو ہے چلنے کے لیے۔۔۔وہ چڑ کر بولا

ہاں۔۔۔میں زیادہ ہی بولتی ہوں۔۔۔اور آپکو پتہ ہے مجھے زیادہ بولنے والے لوگ ہی پسند ہیں

میں نے تم سے تمہاری پسند نہیں پوچھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چیخ کر جواب آیا

مگر میں نے بتا دی ہے۔۔۔غور سے سن لیں۔۔۔اور ہاں میں نے کل اماں جان کو فون پر اپنے پاؤں کے زخمی ہونے کا بتایا تھا۔۔۔

پوچھ رہیں تھیں کہ کیسے زخمی ہوا تو میں نے کہا کہ آپ کی وجہ سے۔۔۔اس لیے آج وہ آرہی ہیں۔۔۔۔ایبہا نے معصومیت سے کہا

www.neweramagazine.com

تم نے اُن سے کہا کہ میں نے زخمی کیا ہے تمہارا پاؤں۔۔۔۔۔وہ اسکی طرف آیا

آپ نے نہیں۔۔۔۔۔آپ کی وجہ سے۔۔۔۔۔

بات تو ایک ہی ہے۔۔۔۔تم میری سوچ سے زیادہ کلیور ہو ابیہا ہاشم۔۔۔۔ضرار نے

دانت کچکچائے

ابیہا ہاشم نہیں۔۔۔۔ابیہا ضرار شاہ۔۔۔۔۔اس نے تصیح کی

دیکھ لوں گا تمہیں ابیہا ضرار شاہ۔۔۔۔ضرار دھمکی دیتا کمرے سے نکل گیا

کب دیکھیں گے مجھے۔۔۔۔۔ابیہا شرمانے کی ایکٹینگ کرتی قہقہ لگا کر ہنس دی۔۔۔

....

ضرار جب آفس سے آیا تو اماں جان۔۔۔۔عالمگیر شاہ اور مسز عالمگیر شاہ آئے ہوئے

تھے

وہ سب سے مل کر فریش ہونے کا کہتا اٹھا ہی تھا۔۔۔۔۔جب ابیہا بھی کھڑی ہوئی

۔۔۔۔اماں جان میں ذرا ان کے کپڑے وغیرہ نکال آؤں۔۔۔۔۔۔۔وہ سگھڑ بیویوں

کے انداز میں کہتی آگے بڑھی۔۔۔۔

ضرار اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تم کیوں کھڑے ہو جاؤ فریش ہو آؤ۔۔۔پھر کھانا کھاتے ہیں تمہاری بیوی نے تو ہمیں بھی بھوک ہڑتال کرار کھی ہے تمہاراانتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔مسز عالمگیر نے مسکرا کر کہا

جی۔۔۔ضرار جلدی آئیں پھر کھانا بھی لگوانا ہے میں نے۔۔۔۔۔وہ ایسے بولی جیسے پہلے بھی وہ ہی یہ سب کرتی ہو

چلیئے۔۔۔۔۔۔۔ضرار دانت پیس کر کہتا اُسکے پیچھے پیچھے روم میں آیا

ایکٹنگ اچھی کر لیتی ہو۔۔۔۔۔اس نے کوٹ اتارتے کہا

شکریہ۔۔۔۔۔وہ مسکرا کر بیڈ پر بیٹھی

بیٹھ کیوں گئی۔۔۔۔تم تو یہاں میرے کپڑے نکالنے آئی تھی ناں۔۔۔۔۔

لو وہ تو میں نے اماں جان کی وجہ سے کہا تھا۔۔۔آپ کے آنے سے پہلے شوہر کی خدمت پر ایک لمبا لیکچر دے چکیں تھیں مجھے۔۔۔۔۔۔تو میں نے سوچا امپریس ہی کر دوں

اب ذرا جلدی کریں پھر مجھے کیچن بھی دیکھنا ہے۔۔۔۔

ہاں پہلے تو تم ہی دیکھتی ہو کیچن۔۔۔۔ضرار نے طنزیہ کہا

پہلے نہیں دیکھتی تھی مگر جب تک اماں جان ہیں میں ہی دیکھوں گی۔۔۔وہ مسکرا کر کہتی ضرار کو آگ لگا گئی

اونہہ۔۔۔وہ سر جھٹکتا واش روم میں گھس گیا۔

....

اگلے روز وہ سب نیہا کے گھر گئے

اماں جان نے ضرار کو بھی جانے کا کہا تھا مگر اس نے کام کا بہانا کر کے منع کر دیا

نیہا ان سب کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور اب انکی آؤ بھگت کے لیے کیچن میں تھی جب ابیہا بھی کیچن میں آئی

کیا کر رہی ہو۔۔۔لاؤ میں کر دیتی ہوں

ارے نہیں بیا میں کر لوں گی۔۔۔تم وہاں چیئر پر بیٹھو اور مجھے ضرار بھائی کے بارے میں بتاؤ۔۔۔اس روز بھی تم مجھ سے ہی ساری باتیں پوچھ گئی اور اپنا کچھ بھی نہیں بتایا۔۔

کیا بتاؤں۔۔۔۔؟؟؟

یہی کہ ضرار بھائی کیسے ہیں تمہارے ساتھ۔۔۔خیال رکھتے ہیں تمہارا۔۔۔؟؟؟؟

تمہارے ضرار بھائی ایک نمبر کے نک چڑے اور کلف لگے انسان ہیں۔۔۔ابیہا نے کیلا کھاتے ہوئے بتایا

مطلب۔۔۔۔؟؟؟

مطلب وطلب چھوڑو۔۔۔۔تم اب ریسٹ کیا کرو جو ملازمہ آتی ہے اسے پورے دن کے لیے رکھ لو

میری فکر مت کرو۔۔۔یہاں بہت سے لوگ موجود ہیں میرا خیال رکھنے والے۔۔۔تم اپنی بتاؤ مجھے۔۔۔

ضرار بھائی کا رویہ ٹھیک نہیں کیا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔وہ بیا کی بات پر فکر مند ہوئی

ارے نہیں یار۔۔۔ایسی بات نہیں۔۔۔۔

تو پھر کیسی بات ہے۔۔۔نیہا کام چھوڑ کر اسکے سامنے آئی

مائی سویٹ سس پریشانی کی بات نہیں ہے۔۔۔میں بہت خوش ہوں۔۔۔اور خوش ہونا بھی چاہیئے بیٹھے بیٹھائے اتنا امیر شوہر جو مل گیا۔۔۔۔وہ ہنسی

تم نے دیکھا نہیں تھا کہ کیسے ہم لوگ چند پیسوں کے لیے ترستے تھے۔۔۔اور اب اتنے ہیں کہ۔۔۔۔کاش امی بھی ہوتیں تو ہمیں یوں اپنے گھروں میں خوش دیکھ کر

کتنا پر سکون ہوتیں۔۔۔۔وہ افسردگی سے بولی

ہاں میں بھی اکثر سوچتی ہوں کہ کاش امی زندہ ہوتیں۔۔۔۔نیہا روہانسی ہوئی

اچھا بس اب رونے مت لگ جانا۔۔۔۔۔میں تمہیں مزے کی بات بتاتی

ہوں۔۔۔۔ابیہا نے ماحول ہلکا کرنا چاہا

ہاں بتاؤ۔۔۔۔۔؟؟؟

تمہیں پتا ہے ضرار شاہ کون ہے۔۔۔۔؟؟؟اس نے سسپینس کری ایٹ کیا

ہمارے کزن اور تمہارے ہزبینڈ۔۔۔۔نیہا نے معصومیت سے کہا

اسکے علاوہ۔۔۔۔۔۔۔

بتاؤ بیا فضول میں سسپینس مت

پھیلاؤ۔۔۔۔نیہا چڑی

اوکے۔۔۔۔۔سنبھل کے۔۔۔۔۔ضرار شاہ وہی نامعلوم ہے جس کی ہمیں تلاش تھی

تمہارا مطلب وہ۔۔۔۔۔وہ پیسے۔۔۔۔ضرار بھائی۔۔۔۔

یس۔۔۔۔۔ابیہا مسکرائی

اوہ مائی گاڈ۔۔۔بیا تم۔۔۔۔تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔۔۔وہ شاکڈ سی بولی

یاد نہیں رہا۔۔۔۔۔۔۔

اتنی بڑی بات یاد نہیں رہی۔۔۔۔اوف یار۔۔۔سچ میں خون کے رشتوں میں کشش ہوتی ہے میں مان گئی بھئی۔۔۔نیہا خوش ہوئی

بہت کشش ہوتی ہے۔۔۔اتنی کشش کہ دیکھو وہ پورے کا پورا مجھ سے ساری زندگی کے لیے چمٹ گیا ہے۔۔۔ابیہا نے آنکھ ماری

بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔۔وہ مسکرائی

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ بنا کیا رہی ہو ہمارے لیے۔۔۔۔؟؟؟؟

قیمہ بنا رہی ہوں۔۔۔ تمہیں پسند ہے ناں۔۔۔وہ مسکرائی

نیہا تم میری دوسری ماں ہو سچی۔۔۔۔پہلے بھی تم میرے کھانے پینے کا کتنا خیال کرتی تھیں۔۔۔ابیہا نے پیچھے سے اُسے جھپی ڈالی

اچھا بس مکھن مت لگاؤ۔۔۔وہ تو تم کام چور تھی اس لیے مجھے ہی سب کرنا پڑتا تھا۔۔۔

بلکل۔۔۔ابیہا نے مسکرا کر اسکے گال کی پپی لی۔۔۔

آہ ہممم۔۔۔۔اسد نے گلا کھنکارا

ابیہا جھٹکا کھا کر پیچھے ہوئے ہوئی

اسلام و علیکم۔۔۔۔اسد بھائی

وا علیکم سلام۔۔۔۔۔کیسی ہیں۔۔۔۔۔؟؟

میں ٹھیک آپ سنائیں۔۔۔۔وہ مسکرائی

ہم بھی فٹ آخر آپ نے اپنی اتنی کیئر نگ سسٹر ہمیں جو سونپ دی۔۔۔۔اسد نے مسکرا کر نیہا کی طرف دیکھا

ویل سیڈ۔۔۔۔آپ واقعی لکی ہیں اس معاملے میں۔۔۔۔میری بہن واقعی بہت کیئر نگ اور لونگ ہے۔۔۔۔اس کا ڈھیر سارا خیال رکھا کریں۔۔۔۔ابیہا نے بھی مسکرا کر کہا

آپ کے سامنے موجود ہیں پوچھ لیں خیال رکھتا ہوں یا نہیں۔۔۔۔کیوں نیہا۔۔۔۔وہ شوخی سے کہتا نیہا کی طرف بڑھا

ارے بھئی کتنی دیر ہے کھانے میں۔۔۔۔نیہا کی ساس کیچن میں آئیں

بس امی ریڈی ہے سب میں کھانا لگاتی

ہوں۔۔۔۔

میں ہیلپ کر دوں گی آنٹی آپ جائیں۔۔۔۔ابیہا نے انہیں پلیٹس اٹھاتے دیکھ کر کہا

ہونں۔۔۔۔خوش رہو۔۔۔۔وہ مسکرا کر دعا دیتیں چلیں گئیں۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

وہ لوگ کھانا کھا کر رات دس بجے کے قریب واپس گھر آئے

ابیہا ضرار آگیا کیا۔۔۔۔اماں جان نے لیٹتے ہوئے پوچھا

آ گئے ہوں گے اب تو دس بج چکے ہیں۔۔۔۔میں دیکھتی ہوں

ہون۔۔۔۔۔تم اپنا بھی خیال رکھا کرو میری بچی۔۔۔۔۔اماں جان مسکرا کر بولیں

رکھتی ہوں اماں جان۔۔۔بلکہ بہت زیادہ رکھتی ہوں۔۔۔۔دیکھ نہیں رہیں موٹی ہوتی جارہی ہوں

ارے کہاں موٹی ہو رہی ہو بلکل ٹھیک

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔اب بلاوجہ کی ڈائٹنگ مت شروع کر دینا

ڈائٹنگ نہیں اماں جان ڈائٹنگ۔۔۔۔۔۔ابیہا نے مسکرا کر کہا

جو بھی ہے وہی۔۔۔۔۔

اچھا آپ آرام کریں میں جا کر دیکھتی ہوں۔۔۔۔وہ اماں جان کو کمبل اوڑھاتی کمرے سے نکل گئی

....

کھانا کھالیا آپ نے۔۔۔؟؟؟۔۔۔ابیہا نے ضرار سے پوچھا جو لیپ ٹاپ سامنے رکھے بیڈ پر بیٹھا تھا

بلاوجہ بیوی مت بنا کرو۔۔۔روکھا سا جواب آیا

بیوی ہوں تو بیوی ہی بنوں گی۔۔۔۔

مجھے کام کرنے دو۔۔۔۔جاؤ سو جاؤ۔۔۔وہ چڑا

آپ پہلے تو ایسے بات نہیں کرتے تھے۔۔۔۔

میں پہلے تم سے بات ہی کب کرتا تھا۔۔۔ضرار نے گھورا

اب ایسی بھی بات نہیں۔۔۔۔یہ۔۔۔یہ لڑکیاں دیکھ رہے ہیں آپ۔۔۔۔ابیہا سکرین پر لڑکی کی تصویر دیکھ کر اچھلی

ضرار اپنی نیکسٹ کلیکش کے لیے ماڈل سلیکٹ کر رہا تھا

تو۔۔۔۔تمہیں کیا مسلہ ہے۔۔۔؟؟؟

میں بیوی ہوں آپ کی اور میرے سامنے آپ دوسری لڑکیوں کو اتنے غور سے دیکھیں گے تو مجھے مسلہ ہو گا ہی۔۔۔۔۔

اچھا بس۔۔۔۔اب سو جاؤ کافی رات ہو گئی ہے

تاکہ آپ ان چڑیلوں کو گھور سکیں۔۔۔؟؟

اپنے نیکسٹ برانڈ کے لیے ماڈل سلیکٹ کر رہا ہوں۔۔۔وہ چڑ کر بولا

اوہ اچھا۔۔۔پہلے بتا دیتے۔۔۔۔لائیں میں بتاتی ہوں۔۔۔کون سی اچھی

ہے۔۔۔۔ابیہا نے بیڈ پر چوکڑی ماری اور لیب ٹاپ اپنی طرف کیا

ضرار نے اس ضدی لڑکی کو دیکھا جو ہر کام میں خودی گھسی جا رہی تھی

ایسے کیا دیکھ رہیں ہیں۔۔۔کہیں میں تو ایز آ ماڈل پسند نہیں آ گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شٹ اپ ابیہا۔۔۔۔سوچ سمجھ کر بولا کرو

آپ بھی سوچ سمجھ کر ڈانٹا کریں۔۔۔آپ کو یاد ہے میں یہاں کچھ شرائط پر رُکی تھی

اور آپ نے اُن میں سے کوئی بھی شرط پوری نہیں کی۔۔۔اس لیے سوچ رہی ہوں کہ

اب ہی اماں جان کیساتھ واپس چلی جاؤں۔۔۔۔۔۔

اور جو تم اچھی بیوی کی ایکٹنگ کر رہی تھی اُس کا کیا۔۔۔۔؟؟؟

وہ ضرار کی بات پر لاجواب ہوئی

یہ والی کیسی رہے گی۔۔۔ابیہا نے ایک اسٹائلش سی لڑکی پر انگلی رکھی

ہونہہ اچھی ہے۔۔۔۔۔

تو پھر یہی ٹھیک ہے۔۔۔آپ اسے ہی ہائر کر لیں

کر لوں گا۔۔۔ضرار لیب ٹاپ اٹھاتا کھڑا ہوا

کہاں۔۔۔۔؟؟؟

اسٹڈی میں۔۔۔۔تمہارے ہوتے ہوئے میں سکون سے کام کر سکتا ہوں بھلا۔۔۔

تو میں وہاں بھی سکون سے بیٹھنے نہیں دوں گی۔۔۔ایہانے دھمکی دی

ڈونٹ بی سِلی۔۔۔۔۔

اچھا کھانے کا تو بتا دیں۔۔۔اماں جان نے کہا تھا پوچھنے کو

کھا لیا ہے کھانا۔۔۔۔۔۔وہ پھاڑ کھاتا چلا گیا

بہت ہی بد تمیز ہیں آپ تو۔۔۔۔۔ایہانے ناک سے مکھی اُڑائی

....

اماں جان مزید دو دن رہ کر واپس چلیں گئیں تھیں

ایہا کا پاؤں بھی ٹھیک ہو گیا تھا

ایہانے نا محسوس انداز میں ضرار کے سارے کام اپنے ہاتھ میں لے لیے تھے۔۔۔۔

وہ آفس جانے کے لیے تیار ہوتا تو ساری چیزیں ریڈی ملتیں۔۔۔۔

وہ واپس آتا تو بھی ایہا چائے لیے حاضر ہوتی۔۔۔اُسکے کپڑے نکالتی اور اسکی باقی چیزیں انکی جگہوں پر واپس رکھتی۔۔۔ضرار کے لیے یہ سب نیا تھا۔۔۔۔گرینی کے بعد تو وہ اس سب کے لیے ترس گیا تھا۔۔۔کہ کوئی ہو جو اسے اور اسکی ضروتوں کو سمجھے۔۔۔مگر شادی کے نام سے چڑ جاتا تھا۔۔۔

ایہا کا خیال رکھنا ضرار کو اچھا لگ رہا تھا۔۔۔اسلیے اُس نے بھی طنز کے تیر پھینکنے بند کر دیے تھے۔۔۔

ایہا اپنے پلان کے مطابق اُسے اپنا عادی بنانے میں کامیاب ہو رہی تھی۔۔۔مگر در حقیقت وہ خود بھی اسکی عادی بنتی جا رہی تھی

کافی دن یوں ہی خاموشی سے ایک دوسرے کی موجودگی کو فیل کرتے گزر گئے۔۔۔

جب ایک دن ایہا نے ضرار سے اسٹڈی میں موجود کبڈ کی چابی مانگی

تم کیا کرو گی اُس کا۔۔۔وہ حیران ہوا

جو بھی کروں گی دیکھ لیجیئے گا۔۔۔اس لیے کیز دیں

وہاں ڈرارز میں ہیں۔۔۔۔ضرار جانتا تھا وہ اپنی منوا کر ہی دم لے گی

ایہا نے وہاں سے کیز لے کر کبڈ کھولی۔۔۔

اُسکی توقع کے مطابق وہاں برانڈڈ وائن کی کئی بوٹلز موجود تھیں

ایہانے سب کو باری باری ساتھ لائی باسکٹ میں رکھا۔۔۔۔۔

ضرار کچھ فاصلے پر کھڑا یہ سب ہوتے دیکھ رہا تھا

ایہانے وہ باسکٹ اٹھانی چاہی مگر باسکٹ ہیوی تھی

اسے اُٹھائیں پلیز۔۔۔۔اس نے ضرار کو اشارہ کیا

کہاں لے کر جانا ہے یہ سب۔۔۔۔؟؟؟

واش روم میں۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔؟؟واش روم۔۔۔۔ایہا بی بی۔۔۔۔۔یہ واش روم صاف کرنے کا تیزاب نہیں ہے۔۔۔۔وہ طنزیہ بولا

میں جانتی ہوں۔۔۔یہ آپ کی مرغوب غذا ہے۔۔۔۔وہ بھی طنزیہ ہوئی

پھر کیا کروگی اس کا۔۔۔؟؟

لے کر تو جائیں۔۔۔۔۔پھر بتاتی ہوں

ضرار وہ باسکٹ اٹھا کر واش روم لے گیا۔۔۔۔

پیچھے ہی ایہا وہاں آئی

ہٹیں۔۔۔۔۔وہ پیچھے ہٹا

ایہانے دوپٹہ گلے سے اُتار کر ناک پر باندھا

ضرار حیران ہوا۔۔۔

اب اُس نے وائن کی بوتل اٹھائی اور ڈھکن کھول کر اُسے فلش میں الٹادیا

اوہ۔۔۔ایہایہ۔۔۔۔یہ کیا کر رہی ہو

ضرار نے بوتل اسکے ہاتھ سے چھینی

کیامسلہ ہے۔۔۔۔۔وہ چیخی

مسلہ مجھے نہیں۔۔۔ تمھیں ہے جانتی ہوان کی پرائس سب برینڈڈ ہیں۔۔۔

بھاڑ میں گئی پرائس اور برینڈ۔۔۔ ہٹیں پیچھے اور چھوڑیں اسے ورنہ میں آپ کو نہیں

چھوڑوں گی۔۔۔۔ایہانے دھمکی دی

مت چھوڑنامجھے۔۔۔ مگر یہ سب

میں یہ سب کروں گی ضرار شاہ اور آپ کے سامنے ہی کروں گی۔۔۔۔

دیکھتی ہوں کون روکتا ہے مجھے۔۔۔ایہانے دوسری بوتل اٹھائی

بیاِلسن۔۔۔۔۔

آپ نے وعدہ کیا تھا کہ نہیں پیئں گے

پھر۔۔۔پھر آپ کو کیوں درد اٹھ رہا ہے جب پینی نہیں ہے تو پھینکنے دیں

مگر۔۔۔۔۔

کوئی اگر مگر نہیں۔۔۔پلیز ضرار۔۔۔۔۔

فائن جو جی میں آئے کرو ضرار بوتل اچھالتا دروازے کیطرف بڑھا

یہ کانچ کون اُٹھائے گا جو پھیلایا ہے۔۔۔۔۔وہ چیختی رہ گئی۔۔۔

ضرار سنی ان سُنی کرتا باہر نکل گیا

....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضرار واش روم سے نہیں گھر سے ہی نکل گیا تھا اور اب اسے گئے چار گھنٹے ہو چکے تھے

سیل بھی آف تھا

عجیب شخص ہے یہ۔۔۔۔میری سمجھ سے باہر۔۔۔۔دل چاہے تو بڑی سے بڑی بات پر

ری ایکٹ نہیں کرتا اور دل چاہے تو بلا وجہ ہی غصہ۔۔۔۔۔اونہہ

کہاں ہیں ضرار۔۔۔۔ایبا ٹیرس پر ٹہلتی اسکا انتظار کر رہی تھی

اب تو ٹانگیں بھی جواب دے گئیں تھیں۔۔۔۔وہ چیئر پر بیٹھی ہی تھی جب ضرار کی

گاڑی کا ہارن بجا

اوہ شکر ہے اللہ۔۔۔۔۔ایہانے سانس بحال کی

کہاں تھے آپ۔۔۔؟؟؟۔۔اس نے ضرار کو سیڑھیوں کے پاس گھیر لیا

جہاں بھی تھا تم سے مطلب۔۔۔۔۔ضرار نے بھنویں اچکائی

مطلب ہے تو پوچھ رہی ہوں۔۔۔۔

مگر مجھے تمہارے مطلب میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔۔۔وہ اسے سامنے سے ہٹاتا کمرے میں چلا گیا

کھانا کھایا ہے آپ نے۔۔۔۔اس نے بھی پیچھے آکر پوچھا

آپ سے پوچھ رہی ہوں ضرار۔۔۔۔۔وہ اونچی آواز میں بولی

ضرار جیکٹ اتارتا واش روم گھس گیا

بیس منٹ بعد وہ نہا کر بال رگڑتا باہر نکلا

کھانا کھا کر آئے ہیں کیا۔۔۔۔؟؟؟۔۔۔وہ پھر سے پاس آئی

واٹس یور پرابلم۔۔۔۔۔کیوں سر پے سوار ہو جاتی ہو۔۔۔۔۔۔جب میں آنس نہیں کر رہا تو مطلب میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آتی تمہارے۔۔۔۔۔۔۔وہ غصے میں آوٹ ہوتا چلایا

نہیں۔۔۔۔نہیں کروں گی اب کوئی بات۔۔۔۔ایہا کیساتھ ضرار نے دوسری دفعہ ایسا

ری ایکٹ کیا تھا ایک پہلی رات جب اس نے غصے میں آوٹ ہو کر اسکے بال جکڑے تھے۔۔۔اور ایک اب وہ یوں چلایا تھا جیسے ابھی اسکا گلا دبا دے گا۔۔

ابیہا روتی ہوئی کمرے سے نکل گئی

شٹ ِ۔۔۔۔ضرار نے ڈریسنگ ٹیبل پر مکا مارا

وہ اُسے روتے دیکھ چکا تھا

....

ابیہا نے بول چال کیساتھ ہی ضرار کے باقی کاموں کا بھی بائیکاٹ کر دیا تھا

دو دن ہو گئے تھے جھگڑا ہوئے۔۔۔۔

ضرار کافی اپ سیٹ تھا

مجھے سوری کر لینا چاہیے۔۔۔۔میری وجہ سے ہی خفا ہے

پتا نہیں اچانک سے مجھے کیا ہو جاتا ہے۔۔۔میں کیوں اتنا مس بی ہیو کر جاتا ہوں۔۔۔۔۔وہ اس وقت نائٹ کلب میں بیٹھا سیگرٹ پھونک رہا تھا

صرف سیگرٹ۔۔۔۔۔شراب ابیہا سے وعدے کے بعد سے نہیں پی تھی اُس نے مجھے ابیہا کیساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔۔۔اس نے مجھے میری تمام ویکنیسز سمیت

قبول کیا ہے۔۔۔وہ جانتی تھی میں میریڈ تھا۔۔۔۔پھر بھی اُس نے اس بات کا کبھی کوئی طنعہ نہیں دیا مجھے۔۔۔۔بلکہ وہ تو میرا بہت خیال کرتی ہے۔۔۔۔میری ہر ضرورت بنا کہے ہی سمجھ لیتی ہے۔۔۔۔۔بیوی اسے ہی تو کہتے ہیں۔۔۔مجھے اور کیا چاہئیے۔۔۔۔اتنی اچھی صورت اور سیرت کی لڑکی مجھے عطا کر دی گئی ہے۔۔۔دیر سے سہی پر اُس پاک ذات نے مجھے مایوس نہیں کیا۔۔۔مجھے اکیلا نہیں کیا۔۔۔میں پھر کیوں ناشکری کر رہا ہوں۔۔۔۔

میں اُسے اُس کریکٹر لیس سیمل کی سزا کیوں دے رہا ہوں۔۔۔۔۔۔مجھے ایسا سے سوری کر کے اب سیریسلی اس ریلیشنشپ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ضرار کی سرسری اٹھائی گئی نظر ساکت ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیران تھا۔۔۔۔۔پریشان تھا۔۔۔اُسے دیکھ کر

سیمل۔۔۔۔۔۔ضرار کے لب پھڑ پھڑائے

....

سیمل کا ماضی۔۔۔

سیمل کی پرورش فرح بیگم نے بہت اچھے طریقے سے کی تھی۔۔۔اسی کا نتیجہ تھا کہ

سیمل یونیورسٹی تک پہنچ گئی تھی مگر کوئی بھی الٹا کام نہیں کیا۔۔۔۔۔

سیمل کی زندگی میں چینج تب آیا۔۔۔جب ایسڈ گرنے سے اس کا آدھا چہرہ جھلس گیا

تب پورے خاندان، آس پڑوس کے لوگ سب اس پر ترس کھاتے

تھے۔۔۔۔ سیمل کو یہ سب سننا بہت تکلیف دہ لگتا

اس لیے اُس نے گھر سے باہر جانا ہی ترک کر دیا۔۔۔۔اسٹڈی بھی ادھوری چھوڑ دی

کہ یونی فیلوز کی ترحم آمیز نظریں برداشت کرنا بھی آسان نہ تھا

کچھ ماہ ایسے ہی گزرے جب فرح بیگم نے اس کے لیے رشتہ تلاش کرنا شروع کر

دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پندرہ، بیس دن بعد کوئی نہ کوئی آجاتا۔۔۔۔کچھ تو خاموشی سے اٹھ کر چلے جاتے اور

جا کر انکار کر دیتے اور کچھ سامنے منہ پر ہی ہمدری کے دو بول بول کر منع کر

دیتے۔۔۔۔۔

سیمل اس روٹین سے تنگ آچکی تھی۔۔۔۔

وہ ٹیرس پر بیٹھی اپنی اب کی اور پہلے کی زندگی کا موازنہ کر رہی تھی جب اس کے سیل پر

رونگ نمبر سے کال آئی۔۔۔۔

اس نے رونگ نمبر کہہ کر بند کر دیا۔۔۔۔ مگر دوسری جانب جان بھوج کر ہی رونگ نمبر ملایا گیا تھا۔۔۔۔

وہ جو کوئی بھی تھا اُس نے میسیجز کے تھرو سیمل کو یہ بات بتائی کہ """آپ کی آواز بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔۔ میں نے ذرا سی آواز سنی آپ کی اور قسم سے اتنا امپریس ہوا ہوں کہ مزید سننے کی خواہش ہے۔۔۔۔ پلیز پلیز مجھ سے چند منٹ بات کر لیا کریں تاکہ میں آپ کی خوبصورت آواز سن سکوں"""""

سیمل کے لیے ان حالات میں یہ ذرا سی تعریف جو نا جانے سو سے زیادہ ٹیکسٹ پر کی گئی تھی خوشگوار ہوا کا جھونکا معلوم ہوئی۔۔۔۔۔ اس نے تھوڑی پش و پیش کے بعد اس رانگ نمبر پر بات کرنا شروع کر دی۔۔۔

اب وہ نا صرف بات کرتی بلکہ مختلف طرح کی رومینٹنک شعر و شاعری رسیو بھی کرتی اور سینڈ بھی۔۔۔۔۔۔ ایسا کرنے میں اسے عجیب سا سرور ملتا۔۔۔۔۔۔ اپنی آواز کی اپنی شکل وصورت کی تعریف اُسے اٹریکٹ کرتی تھی۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ یہ وبا مزید پھیلی۔۔۔۔

اب سیمل نے مختلف سوشل سائیٹس پر اکاؤنٹ بنا کر وہاں بھی مختلف لڑکوں سے چیٹ شروع کردی تھی۔۔۔۔۔اور اُن سب کی زبانی بنا دیکھے ہی اپنی تعریف سن کر وہ اپنے احساس کمتری کی تسکین کرتی۔۔۔۔۔وہ احساس کمتری جو اسے ضرار شاہ کی وجہ سے ملا تھا۔۔۔۔۔۔وہ جانتی تھی یہ سب جو وہ نامحرم، غیر مردوں کے ساتھ بات کرتی ہے سب غلط ہے۔۔۔۔ مگر اس کا ذمہ دار وہ ضرار شاہ کو ٹھہرا کر خود کو بری و زماں قرار دیتی۔۔۔۔۔(یہی اسکی غلطی تھی وہ جرم خود کر کے مجرم ضرار کو قرار دے رہی تھی)

کہ اسی کیوجہ سے میں ایسی ہو گئی ہوں۔۔۔۔۔مجھے نفرت ہے تم سے ضرار شاہ نفرت۔۔۔۔۔ضرار سے انجانے میں ہوئی غلطی کو وہ نفرت اور دشمنی کی بنیاد بنا چکی تھی۔۔۔۔

....

سیمل اپنی سر گرمیوں میں گم ہو کر نماز، روزے سے کوسوں دور ہو گئی تھی۔۔۔۔فرح بیگم نوٹ کر چکیں تھیں اسکی لاپرواہی اور وہ کئی بار ٹوک بھی چکیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھیں اُسے مگر سیمل ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتی۔۔۔۔۔۔

وہ اس بے راہ روی کا شکار ہو کر ہدایت سے پِھر چکی تھی۔۔۔۔۔وہ لادینی سے بے دینی کیطرف نکل پڑی تھی۔۔۔اور یہی بے دینی اُسکی زندگی میں تباہی لانے والی تھی۔۔۔۔۔مگر وہ انجان تھی

اور گناہوں کی دلدل میں دھنستی گئی تھی۔۔

....

فرح بیگم کو سیمل کی حرکتیں مشکوک لگی تھیں۔۔۔چند دن کی آبزرویشن سے وہ جان چکیں تھیں کہ سیمل زیادہ وقت موبائل اور لیب ٹاپ پر بزی رہتی ہے اور شاید وہ ان سب کا غلط استعمال کر رہی ہے۔۔۔وہ پریشان ہو چکیں تھیں کہ اب کیا کریں اور کسطرح سیمل کو روکیں۔۔۔وہ اسی کشمکش میں تھیں کہ اُنہی دنوں ضرار شاہ کا پرپوزل ان کے لیے غیبی مدد ثابت ہوا

انہوں نے بلا تردُد یہ پرپوزل سیمل کی مرضی کے خلاف ہی ایکسیپٹ کر لیا۔۔۔اور صرف پندرہ دن کے وقفے سے اُسے ضرار کے ہمراہ انگلینڈ رخصت کر دیا۔۔

....

سیمل نہ تو اس شادی سے خوش تھی اور نہ شوہر سے۔۔۔۔۔وہی شخص جس سے اُس نے نفرت کی تھی اسی کو اسکی ماں نے اسکا والی وارث بنا دیا تھا۔۔۔۔۔

سیمل نے اپنے رویے سے ضرار کو باور کروا دیا تھا کہ اُسکی نظر میں ضرار شاہ کی کوئی ویلیو نہیں۔۔۔۔۔۔ضرار کافی حد تک ریزرو تو ہو گیا تھا مگر سیمل کا کافی خیال کرتا تھا۔۔۔شروع شروع میں ضرار سیمل کے لیے ایک کئیر نگ اور لو نگ ہزبینڈ ثابت ہوا تھا پر سیمل اسکی توجہ کو کسی خاطر میں لائی ہی کب تھی۔۔۔۔آہستہ آہستہ ضرار اسکے بے زارا ایکسپریشنز نوٹ کرنے لگا تھا اور یوں وہ دو نہیں چار قدم پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔۔۔وہ سیمل کو وقت دینا چاہتا تھا تا کہ وہ پوری طرح دل سے راضی ہو کر اُسکی طرف

آئے۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف سیمل ضرار کے ریزرو رویے

سے بہت خوش تھی اُسکی جان چھوٹ چکی تھی اس بے وقت کے رومینس سے جو اُسے الجھن میں مبتلا کر دیتا تھا۔۔۔۔۔عجیب لڑکی تھی وہ شوہر کی تعریف،اسکا رومینس الجھن میں مبتلا کرتا اور نا محرم مردوں سے یہی سب سننے کو بے چین تھی۔۔۔۔۔۔۔

سیمل کا سیل اور لیپ ٹاپ فرح بیگم نے اسے ساتھ لانے نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔

جس پر وہ کوفت کا شکار تھی۔۔۔۔سارے کانٹیکٹس موبائل میں ہی رہ گئے تھے اور

اسکے پاس لیپ ٹاپ نہیں تھا جس پر وہ اپنے اُن سگوں سے رابطہ کر لیتی

ضرار کے گھر میں جو فون تھا وہ اسی سے فرح بیگم سے رابطہ کر لیتی تھی۔۔

ایک دن اسی بے چینی سے تنگ آکر اس نے ضرار سے سیل کی فرمائش کی

ضرار بیچارا اس فرمائش کو اپنے حق میں سمجھا اور اگلے ہی دن سیمل کو نیا موبائل لا

دیا۔۔۔

سیمل نے اسی موبائل پر انٹرنیٹ چلا کر اپنے پرانے رابطے بحال کیے۔۔۔

ضرار کا دوست فصی اکثر ضرار کے گھر آتا، جاتا رہتا۔۔۔۔۔۔پہلے تو سیمل نے اسکی

طرف توجہ نہ دی پھر نا جانے کیوں ایک دن اس سے اسکی فیملی کے متعلق پوچھ بیٹھی

فصی نے بتایا کہ وہ لاہور کے معروف سیاسی گھرانے سے بیلانگ کرتا ہے۔۔۔روپے

پیسے کی بہتات ہے۔۔۔اسکے ہاتھ تو موقع لگ چکا تھا سیمل کو امپریس کرنے

کا۔۔۔لہذا فصی نے خوب بھڑکیں مار کر سیمل کو امپریس کر ہی دیا تھا۔۔۔۔۔فصی کا

توکام ہی یہی تھاخوبصورت لڑکیاں پٹانااور پھر اپناکام نکال کرٹاٹابائے بائے۔۔۔۔

سیمل کی سرجریز نے اُسکی خوبصورتی کوایک نیالک دِیا تھا۔۔۔وہ خود بھی بہت خوش تھی اس خوبصورت سے چینج سے مگرایک بار بھی اس ناشکری لڑکی نے ضرار کا جھوٹے منہ بھی شکریہ ادا نہیں کیا۔۔۔۔جس نے اتناپیسہ بہا کر اُسے پھر سے اسکاچہرہ لوٹادیا تھا۔۔۔مگر سیمل کواُس کاخیال ہی کب تھا۔۔۔۔وہ تو یہ سب اپناحق سمجھ کر وصول کررہی تھی۔۔۔

اب فصی اکثر ضرار کی غیر موجودگی میں سیمل سے ملنے گھر آجاتا۔۔۔۔ گرینی نے یہ سب نوٹ کرکے باتوں باتوں میں اسے ضرار کی ابسینس میں آنے سے منع کیا۔۔۔جس پر سیمل کو ضرار کیساتھ کیساتھ اب گرینی بھی کھٹکنے لگی تھی۔۔۔۔ اس لیے اب وہ اکثر گرینی سے بدتمیزی کرنے لگی تھی۔۔۔اوراس بدتمیزی کی ضد میں اکثر ضرار بھی آنے لگا تھا۔۔۔

ضرار سیمل کابدلاؤ محسوس کرچکا تھا۔۔۔شروع میں ایک دوباراس نے ضرار کیساتھ بدتمیزی کی تھی مگر پھراس نے زبان کی بجائے اپنے رویے،اپنےایکسپریشنز سے بےزاریت شوکرناشروع کردی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضرار اسکی بدتمیزی کی تہہ تک نہ پہنچ سکا تھا شاید وہ سیمل کو اتنا گرا ہوا نہیں سمجھتا تھا۔۔۔۔اس لیے

سیمل گرینی کی خراب طبیعت سے فائدہ اٹھا کر ضرار کے آفس جانے کے بعد فصی سے ملنے جاتی تھی۔۔۔۔۔فصی سیمل کو کافی حد تک اپنی باتوں میں اُتار چکا تھا مگر فلحال اپنا مقصد نکالنے میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔۔۔۔اس سب میں وہ بھی یہ بھول چکا تھا کہ وہ جس لڑکی کو پٹا رہا ہے وہ اسکے دوست کی بیوی ہے۔۔۔۔۔

سیمل اپنے پیچھلے بوائے فرینڈز سے کنٹیکٹ ختم کر چکی تھی۔۔۔۔

اب اسے فصی جو مل چکا تھا اپنی تعریف کروانے کے لیے۔۔۔۔۔جو نا صرف زبان سے تعریف کرتا بلکہ اکثر اپنے ہاتھوں اور ہونٹوں کا بھی استعمال کرتا اور سیمل اسکی حرکتوں پر اک ادا سے مسکرا دیتی۔۔۔۔اصل میں وہ اس گندگی میں اس حد تک دھنس چکی تھی جہاں انسان کو اپنا کوئی بھی عمل غلط نہیں لگتا۔۔۔۔۔جہاں وہ ہر گناہ اپنی ذاتی لذت کی خاطر ہر نفع نقصان سے بالاتر ہو کر کرتا ہے۔۔۔۔۔اور

جہاں وہ بھول جاتا ہے کہ

کوئی ہے جو ہر وقت اُسے دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

کوئی ہے جو اعمال کا بدلہ دینے والا ہے۔۔۔۔۔کوئی ہے جو انسان کو اُس کے کیے کی جزاو سزا دینے کا حق رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

بے شک وہ قادر و مطلق ہے جو ہر ظاہر و باطن سے آگاہ ہے۔۔۔۔۔

....

ضرار نے اُس روز سیمل اور فصی کو اپنے گھر کے لاؤنج میں نازیبا حرکتیں کرتے دیکھ کر ڈائیورس دے دی تھی۔۔۔۔۔

کوئی بھی غیرت مند مرد اپنی عورت کو کسی دوسرے مرد کی باہوں میں برداشت نہیں کرتا چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔۔۔اسی لیے ضرار کی غیرت کو مزید اس عورت کیساتھ رہنا زیب نہیں دیتا تھا۔۔۔۔اس نے سیمل کو فصی کیساتھ ہی گھر سے نکال دیا تھا اور ڈائیورس پیپر فصی کے گھر پر پہنچا دیے تھے۔۔۔۔۔

یہ افتاد فصی کے گلے پڑ چکی تھی وہ تو صرف اپنے چند لمحے رنگین کرنا چاہتا تھا نا کہ سیمل سے شادی کر کے گھر بسانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

فصی نے سب سے پہلے تو سیمل کو شراب اور نشے کا عادی بنا کر اپنے کنٹرول میں کیا اور پھر اسی نشے کا فائدہ اٹھا کر اُس نے سیمل کو یوز کیا۔۔۔۔

ایک بار نہیں نا جانے کتنی بار۔۔۔۔۔۔ سیمل کی نسوانیت کی تذلیل ہوئی مگر اسے کوئی پرواہ ہی کب تھی۔۔۔۔۔ وہ بدبخت اپنی مرضی سے ہی تو پھنسی تھی اس دلدل میں۔۔۔۔۔

فصی اُسے اپنے ساتھ مختلف پارٹیز میں لے جاتا۔۔۔۔ اب تو سیمل بھی ایسی جگہوں پر جانا پسند کرنے لگی تھی۔۔۔۔

ایسی ہی ایک پارٹی میں سیمل کی ملاقات دبئی کے معروف بزنس مین لِبیب بن ہادی سے ہوئی تھی۔۔۔۔ وہ پینتیس سے چالیس کی اتیج کا خوشکل مرد تھا۔۔۔

سیمل کو وہ شخص پہلی نظر میں ہی لوٹ چکا تھا۔۔۔۔ سیمل کو ضرار اور فصی کی ڈیشنگ پرسینلٹی نے بھی کبھی اسطرح اٹریکٹ نہیں کیا تھا جسطرح لِبیب بن ہادی کر چکا تھا۔۔۔۔

وہ وہاں کسی ایگزیبیشن کے سلسلے میں آیا تھا۔۔۔۔ اور سیمل اس دورانیے میں ہی اُسے قابو میں کر لینا چاہتی تھی۔۔۔۔ اس کام میں تو وہ اب ماہر ہو چکی تھی۔۔۔۔

اُس نے فصی کے تھروہی مزید معلومات لیں اور ہر اس جگہ پہنچ جاتی جہاں وہ ہوتا۔۔۔۔ لِبیب بھی ایک بزنس مین تھا کیسے نا سمجھتا وہ نا صرف اسکی موجودگی کو

محسوس کر چکا تھا بلکہ کافی حد تک اصل بات بھی سمجھ چکا تھا۔۔۔

اُسے بھی یہ خالص پاکستانی بیوٹی پسند آئی تھی۔۔۔۔۔اور وہ سوچ چکا تھا اُسے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔

لِبیب نے خود ہی بات چیت میں پہل کی اور سیمل کو اپنی کمپنی کے لیے ماڈلنگ کی آفر کی۔۔۔۔۔ سیمل کی تو لاٹری نکل آئی تھی وہ تو بس کسی طرح اس کے قریب رہنا چاہتی تھی۔۔۔اسلئیے سیمل نے فوّراً حامی بھر لی۔۔۔۔۔۔۔

لبیب اُسے اپنے ساتھ دبئ لے آیا۔۔۔فصی کا دل بھی سیمل سے بھر چکا تھا اس لیے وہ بھی کوئی رکاوٹ نہ بنا اور سیمل خوشی خوشی لبیب کیساتھ دبئ آگئی۔۔۔۔۔۔۔

لبیب نے اُسے ایک اپارٹمنٹ اور گاڑی گفٹ دی۔۔۔۔۔سیمل سمجھ رہی تھی شاید وہ بھی اُسے پسند کرنے لگا ہے تبھی تو اتنے ایکسپینسو گفٹس دیے تھے۔۔۔۔مگر وہ اصل حقیقت سے بے خبر تھی۔۔۔۔

....

لبیب نے سیمل سے اپنے برینڈز کے میگزین شوٹ کے لیے ماڈلنگ کروائی تھی۔۔۔اور اس کا معقول معاوضہ سیمل کو دیا تھا۔۔۔

سیمل یہاں اسکی نوکری کرنے نہیں بلکہ اس سے شادی کرنے کے لیے آئی

تھی۔۔۔۔ مگر لبیب تو اس سے صرف اپنا کام لے رہا تھا۔۔۔

تھک ہار کر سیمل نے خود ہی لبیب سے بات کرنے کا سوچا

مگر اسکی خوشی کا اس وقت کوئی ٹھکانہ نہ رہا جب لبیب نے بلا چوں چراں اسکے پرپوزل کو

ایکسیپٹ کر لیا۔۔۔۔

لبیب نے اپنی کچھ پرسنل مجبوریاں بتا کر فلحال اس شادی کو خفیہ رکھنے کو کہا۔۔۔۔

سیمل تو بس اس سے شادی کرنا چاہتی تھی اسے ہمیشہ کے لیے اپنا بنانا چاہتی تھی جس

نے اسکے دل کے دروازے پر محبت کی پہلی دستک دی تھی۔۔۔۔

یوں سیمل کی رضامندی پر لبیب نے اس سے خفیہ نکاح کر لیا۔۔۔۔۔اور محض پندرہ

دن بعد ہی وہ اپنے اصلی روپ میں سیمل کے سامنے تھا۔۔۔۔

میں ہر گز نہیں جاؤں گی لبیب تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں یہ سب کروں گی۔۔۔وہ

لبیب کی بات پر غصے میں آئی

زیادہ ستی ساوتری بننے کی ضرورت نہیں او کے۔۔۔ تمہاری اصلیت کیا ہے میں اچھے

سے جانتا ہوں۔۔۔۔۔یہ تو میرا احسان مانو کہ تم سے نکاح کر لیا ورنہ میں یہ سب بغیر

نکاح کے بھی کرنا جانتا ہوں۔۔۔۔تم ابھی نئی ہو اس فیلڈ میں آگے چل کر سب جان جاؤ گی۔۔۔۔ڈارلنگ۔۔۔۔وہ مونچھوں کو بل دیتا مسکرایا

تم لبیب بن ہادی۔۔۔۔اپنی بیوی کو غیر مردوں کے بیڈروم سجانے کا بول رہے ہو۔۔۔۔وہ بھی صرف پیسے کی خاطر۔۔۔۔۔

پیسے کی خاطر تم نکاح کے رشتے کو آلودہ کر رہے ہو۔۔۔۔اس رشتے کی توہین کر رہے ہو۔۔۔۔۔ سیمل غصے سے بولی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم شاید بھول چکی ہو سیمل مگر میں تمہیں یاد کروا دیتا ہوں۔۔۔۔تمہارا اور ضرار شاہ کا رشتہ بھی نکاح ہی کا تھا پھر تم نے کیوں اس رشتے کی توہین کی۔۔۔۔اور فصی کیساتھ رنگ رلیاں منائیں۔۔۔۔بولو۔۔۔۔بیوقوف سمجھتی ہو کیا مجھے۔۔۔۔۔نہیں سیمل بی بی نہیں۔۔۔۔بہت پرانا کھلاڑی ہوں میں اور مجھے چکما دینا آسان نہیں۔۔۔۔اور تم تو ہو ہی احسان فراموش مگر میں ضرار شاہ نہیں جس نے تم سے اپنی غلطی سدھارنے کی خاطر ہمدردی میں شادی کی اور پھر اپنا پیسہ برباد کر کے تم جیسی عورت کی بوتھی کو سنوارا۔۔۔۔لبیب نے اسکی تھوڑی کو جکڑا۔۔۔۔

اور تم احسان فراموش جسے عزت راس نہیں آئی۔۔۔۔۔اسی مہرباں کے دوست کیساتھ بھاگ آئی اور بنا کسی رشتے کہ اسکے ساتھ مسلسل چھ ماہ رہی۔۔۔۔۔اور پھر مجھ پر لٹو ہوتی یہاں تک آگئی۔۔۔۔اور اب وہی لڑکی مجھے شادی، نکاح، اخلاقیات کی اہمیت بتا رہی ہے۔۔۔۔۔۔ہاؤ سٹر ینج بے بی۔۔۔۔۔۔وہ ہنسا

تت۔۔۔۔۔تمہیں یہ سب کیسے۔۔۔۔۔پتہ۔۔۔۔سیمل اسکی انفارمیشن پر شاکڈ تھی

میں بتا چکا ہوں۔۔۔۔۔بہت پرانا اور ماہر کھلاڑی ہوں ساری معلومات کے بعد ہی شکار پھانستا ہوں۔۔۔۔اس لیے ہلکانہ لو مجھے۔۔۔۔۔وہ خباثت سے قہقہ لگاتا بیڈ پر ڈھیر ہوا۔۔۔۔

اور میں یہ بھی جانتا ہوں۔۔۔۔۔تمہاری ماں تمہاری ضرار سے شادی کے بعد مر گئی تھی اور تمہارے دونوں بھائیوں نے تمہیں منہ نہیں لگایا اور ماں کے مرنے کے بعد تم سے کوئی رابطہ نہیں کیا۔۔۔۔۔اب بتاؤ کہاں جاؤ گی اس لیے نخرے چھوڑ و اور کام کرو ہر ڈیل کا تھرٹی پرسینٹ تمہیں ملے گا۔۔۔۔

اور جہاں تک ہے نکاح کی بات تو تم نے ٹھیک کہا ہمیں اس رشتے کی توہین نہیں کرنی چاہیے۔۔۔۔۔۔میں تمہیں لائف پارٹنر نہیں بلکہ بزنس پارٹنر بنانے کو لایا تھا کہ تم مجھے ہیلپ آوٹ کر سکو۔۔۔۔کیونکہ مجھے خالص پاکستانی بیوٹی ہی چاہیے تھی جو تمہاری

صورت میں مل چکی ہے۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔لبیب نے اُسے الماری سے نکال کر دو پیکٹ تھمائے۔۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کیا۔۔۔۔۔۔ہے۔۔۔وہ ہکلائی

ایک میں طلاق کے پیپرز ہیں۔۔۔یہ رشتہ یہیں تک کا تھا۔۔۔اور

دوسرے پیکٹ میں سی ڈی ہے۔۔۔لگا کر دیکھ لینا کیا ہے۔۔۔؟؟؟اور پھر فیصلہ کرنا

کیا کرنا چاہیئے تمہیں۔۔۔؟؟

گڈ لک بے بی۔۔۔۔۔وہ اسکے گال سے انگلی ٹچ کرتا چلا گیا

اور سیمل ان پیکٹس کو پکڑے ساکت تھی۔۔

یہ دنیا مکافات عمل ہے۔۔۔اس گھڑی سیمل کو یہ بات اچھی طرح سمجھ آ چکی تھی

....

ضرار آپ بلکل بھی اچھا نہیں کر رہے ہیں میرے ساتھ۔۔۔ایسا بھی کیا کر دیا میں

نے کہ۔۔۔۔۔۔ابیہا گھٹنوں میں سر دیئے رو پڑی

جب دل کھول کر رو چکی تو آنسو پونچھ لیے۔۔۔۔۔

آپ نہیں منائیں گے تو کیا ہوا میں منا لوں گی آپ کو۔۔۔۔۔۔۔

آخر کو بیوی ہوں اور حق رکھتی ہوں آپ پر۔۔۔۔دیکھتی ہوں کیسے نہیں مانیں گے آپ۔۔۔۔۔۔

ایہا ضرار کو منانے کا ارادہ کرتی اٹھی اور ٹیرس پر آگئی

اب وہ ضرار کے آنے کا انتظار کر رہی تھی

....

سیمل نے کانپتے ہاتھوں سے پلے کا بٹن دبایا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور۔۔۔۔۔۔۔اور

سامنے سکرین پر خود کو ہی اتنی نازیبا حالت میں دیکھ کر آنکھیں میچ لیں

یاخدا یہ کیسی ذلت ہے۔۔۔۔؟؟؟

یہ وہی ذلت ہے سیمل فاروق جو تم نے خود چُنی تھی۔۔۔۔۔اپنے لیے اپنی مرضی، اپنی خوشی سے نامحرم مردوں سے رابطے بڑھا کر۔۔۔۔۔بدکرداری جیسا مکروہ فعل کر کے۔۔۔۔۔اپنے شوہر کو دھوکہ دے کر۔۔۔۔چند تحسین آمیز جملوں کی لذت کی خاطر اپنی عزت کو نیلام کر کے۔۔۔۔۔اُسکے ضمیر نے اُسے آئینہ دکھایا

کیاملا تمہیں یہ سب کر کے تم گنہگاروں میں شامل ہو چکی ہو۔۔۔ذلت۔۔۔ذلت ہی اب تمہارا نصیب ہے۔۔۔بچنا چاہتی تو بچ سکتی تھی تم۔۔۔۔۔۔مرنا چاہتی تو مر سکتی تھی تم۔۔۔۔مگر تم تو دنیاوی لذت کی خاطر اپنی آخرت خراب کر چکی ہو۔۔۔۔اب یہی تمہاری سزا ہے۔۔۔بھگتو۔۔۔بھگتو۔۔۔اس سزا کو آخری سانس تک۔۔۔۔اس کا ضمیر اسے کچوکے لگا رہا تھا

یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔۔یہ کیا کر لیا میں نے۔۔۔۔

وہ دھاڑیں مار مار کر روتی چلی گئی

....

سیمل۔۔۔۔۔ضرار کے لب پھڑ پھڑائے

سیمل ڈانسنگ فلور پر ڈی ایس پی راؤ کے اکلوتے بیٹے جازم راؤ کی بانہوں میں بانہیں ڈالے ناچنے میں مصروف تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ۔۔۔یہ یہاں۔۔۔فصی۔۔۔فصی کہاں گیا۔۔اوہ میرے خدا یہ عورت۔۔۔یہ عورت اتنی پینچ۔۔۔۔ضرار صدمے سے اس سے آگے کچھ بھی نہ سوچ سکا

چند منٹ بعد اس نے اپنا جھکا سر اٹھایا اور سیگرٹ ایش ٹرے میں مسلتا۔۔۔اپنا سیل اور کیز اٹھا کر آندھی طوفان کی طرح وہاں سے نکلا۔۔۔۔۔

پھر بھی سیمل کی نظر اُس پر پڑ چکی تھی

....

ضرار۔۔۔ضرار شاہ۔۔۔۔وہ گاڑی کے پاس پہنچا ہی تھا جب اسے اپنے پیچھے نسوانی آواز سنائی دی

وہ بنا پلٹے گاڑی ان لاک کر کے بیٹھنے ہی والا تھا جب سیمل نے اسکا بازو پکڑ کر روکا

ڈونٹ ٹچ می یو ایڈیٹ۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی اپنی گندی زبان سے میرا نام لینے کی اور مجھے چھونے کی۔۔۔ضرار پوری طاقت سے اسکا ہاتھ جھٹک کر غرایا

ض۔۔۔ضرار۔۔۔پلیز لسن۔۔۔مم۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔مجھے بات کرنی

ہے۔۔۔مجھے معافی مانگنی ہے تم سے ضرار۔۔۔۔پلیز میری بات سن لو خدا کے لیے۔۔۔ سیمل نے روتے ہوئے اپنے ہاتھ اُسکے سامنے جوڑے

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سُننی ہے۔۔۔۔میں تمہیں نہیں جانتا۔۔۔۔ہٹو سامنے سے۔۔۔۔

پلیز ضرار تمہیں گرینی کی قسم۔۔۔بس ایک بار میری بات سن لو۔۔۔۔۔پلیز ضرار پلیز۔۔۔۔وہ ملتجی ہوئی

ضرار کو گرینی کی قسم پر چار و ناچار رُکنا پڑا۔۔

ضرار مجھے میری بد کرداری کی سزا مل چکی ہے۔۔۔۔مجھے نامحرم مردوں سے رابطوں کی ذلت لے ڈوبی ہے۔۔۔۔۔۔میں انہی مردوں کا کھلونا بن چکی ہوں

ضرار۔۔۔۔۔کل جو مرد میری تعریفوں کے پل باندھتے تھے۔۔۔۔آج وہی مجھ سے کھیلتے ہیں کھیل کر پھینک دیتے ہیں اور۔۔۔۔۔۔اور میں۔۔۔۔۔میں کسی اور کے ہاتھ لگ جاتی ہوں۔۔۔۔یہ سلسلہ ختم نہیں ہو رہا۔۔۔۔مم۔۔۔۔میری اذیت بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔۔میں اس دلدل میں سر سے پاؤں تک دھنس چکی ہوں

ضرار۔۔۔۔۔۔نکلنا بھی چاہوں تو نہیں نکل سکتی۔۔۔۔ مجھ جیسی غلیظ عورت کو موت بھی نہیں قبولتی اسی لیے تو ابھی تک زندہ ہوں۔۔۔۔اگر غیرت مند ہوتی تو خود کی اتنی

تذلیل کے بعد مر جاتی

مگر۔۔۔ مگر میری روح میرے جسم سے جدا نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔۔۔ یہ مجھے زندہ رکھ کر روز مارتی ہے۔۔۔۔۔۔ ضرار مجھے معاف کر دو ہو سکے تو مجھے موت کی بدعا نہیں دعا دے دو۔۔۔۔ ضرار خدا سے کہو مجھے اس ذلت سے آزاد کر دے۔۔۔۔ وہ زمین پر سجدے کی حالت میں جھکی ہچکیوں سے رو رہی تھی

ضرار کے پاس اُسے معاف کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔۔۔۔ سیمل کو اسکے کیے کی بہت ذلت آمیز سزا قدرت کیطرف سے مل چکی تھی۔۔۔۔۔ اسے نا محرموں سے رابطوں اور ناجائز تعلقات کی بہت گھناؤنی سزا ملی تھی۔۔۔۔۔ اب وہ بھی اسے برا بھلا کہہ کر کیا کرتا۔۔۔۔ اسلئیے

وہ اُسے معاف کر چکا تھا۔۔۔۔۔

ضرار نے سیمل کو معاف کر دیا تھا

''''''جا معاف کیا تجھے

جی لے اب اپنی مرضی کی زندگی

ہم محبت کے بادشاہ ہیں

بے وفاؤں کے منہ نہیں لگتے"""""""

....

ابیہا ٹہل ٹہل کر تھک چکی تھی مگر ابھی تک ضرار واپس نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ ٹیرس پر موجود چیئر پر پاؤں اوپر رکھ کر بیٹھی اور خود کے گرد شال اوڑھی۔۔۔آج

کل موسم بھی کچھ سرد ہو چکا تھا۔۔۔

کب ابیہا کی آنکھ لگی اُسے پتا ہی نہ چلا اور وہ وہیں بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی

....

ضرار تھکا تھکا سا واپس آیا تو ابیہا کمرے میں موجود نہ تھی۔۔۔۔

اس نے حیرت سے کلاک دیکھا جو رات کے بارہ بجا رہا تھا

ابیہا۔۔۔ابیہا۔۔۔۔پکارتا وہ واش روم،اسٹڈی چیک کر چکا تھا مگر ابیہا وہاں نہ تھی

ضرار پریشان ہوتا کمرے سے باہر آیا تا کہ کیچن میں چیک کرے مگر سیڑھیاں اُترتے

اسکی نظر سامنے ٹیرس پر پڑی

وہ جلدی سے اس طرف لپکا۔۔۔ابیہا کو وہاں دیکھ کر اسکی سانس میں سانس آئی

وہ چیئر پر بیٹھی سو رہی تھی۔۔۔۔ضرار کو بے اختیار اُس پر پیار آیا۔۔۔۔۔

اُس نے بہت احتیاط سے ایہا کے وجود کو بازوؤں میں بھرا اور بیڈ روم کی طرف چلا

گیا۔۔۔۔

ضرار نے اُسے بیڈ پر لیٹا کر کمبل اوڑھایا اور اسکے ماتھے سے بال ہٹائے۔۔۔۔

اب وہ بہت فرصت اور توجہ سے اس کے نقوش ازبر کر رہا تھا۔۔۔۔جو اُسے اتنے کم

وقت میں اتنی عزیز ہو گئی تھی کہ وہ خود ہی اُسے خفا کر کے سکون سے رہ نہیں پا رہا

تھا۔۔۔۔

جادو گرنی۔۔۔۔ضرار مسکرا کر کہتا جھکا

اور آہستگی سے ہونٹ اُسکے ماتھے پر رکھے

وہ پیچھے ہٹا ہی تھا کہ ایہا نے دوسری طرف کروٹ بدل لی۔۔۔

ضرار کو اُسکی گردن پر موجود تل پھر سے گستاخی پر اُکسا رہا تھا

ضبط کے باوجود وہ خود پر کنٹرول نہیں کر سکا اور آہستگی سے نیچے بیٹھ کر اُسکے بال پیچھے

کیے

اب وہ اپنے لب اسکی گردن کے تل پر رکھ چکا تھا۔۔۔ایک بار۔۔۔۔دو بار۔۔۔۔تین

بار

ابیہا کسمسائی۔۔۔۔

ضرار بریک پر پاؤں رکھتا پیچھے ہٹا اور اُس پر کمبل ٹھیک کرتا لائٹ آف کر کے ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔۔۔

....

صبح فجر کے وقت ابیہا کی آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پر پایا

میں تو ٹیرس پر تھی پھر یہاں کیسے ؟؟۔۔۔اس نے بیٹھ کر دائیں جانب دیکھا تو ضرار سو رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ۔۔۔یہ کب آئے۔۔۔مجھے بھی یہی لائے ہوں گے۔۔۔۔ابیہا نے بالوں کا جوڑا باندھا اور وضو کرنے چل دی۔۔

....

وہ نماز پڑھ کر واپس آئی تو۔۔۔ضرار اسکی طرف ہی کروٹ لیے سویا ہوا تھا

ابیہا نے لیمپ کی مدھم لائٹ میں ضرار کا چہرہ دیکھا

اونہہ۔۔۔۔سوتے ہوئے کتنا معصوم لگ رہا ہے یوں جیسے۔۔۔۔وہ مسکرائی

ویسے ہے تو ہینڈ سم۔۔۔۔شاید اسی لیے اتنا مغرور ہے۔۔۔نک چڑھا۔۔۔۔

ابیہا نے اُسکے بھورے بالوں کو ماتھے سے ہٹایا جو اُلجھے ہوئے آنکھوں تک آ رہے تھے

کھڑوس۔۔۔وہ بڑبڑائی

کون۔۔۔۔؟؟؟ضرار نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں

آپ جاگ رہے ہیں۔۔۔وہ پیچھے ہوئی

تم نے جگا دیا۔۔۔وہ تکیہ سیٹ کرتا تھوڑا اٹھ بیٹھا

میں نے کب جگایا۔۔۔وہ حیران ہوئی

ابھی جب چھو رہی تھی مجھے۔۔۔

استغفر واللہ۔۔۔کب چھوا میں نے۔۔۔ایہا کو اسکی بات پر جھٹکا لگا

ابھی میرے بال کون سنوار رہا تھا۔۔۔ضرار نے مسکرا کر پوچھا

بال سنوارنے میں اور پیچھے کرنے میں فرق ہے ضرار صاحب اور اسے چھونا نہیں کہتے

۔۔۔

پھر چھونا کسے کہتے ہیں۔۔۔۔وہ شرارت آمیز معصومیت سے بولا

میں آپ سے ناراض تھی اس لیے مجھ سے بات مت کریں۔۔۔ایہا کو اچانک یاد آیا

ناراضگی کا

اُسکی بات پر ضرار کا قہقہ بلند ہوا

ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔؟؟؟میں نے کوئی جوک سُنایا ہے کیا۔۔۔؟؟۔۔۔وہ چڑی

نہیں ایسے ہی بس تمہاری شکل دیکھ کر ہنسی آگئ

میری شکل دیکھ کر اور خود۔۔۔خود تو بڑے خوبصورت ہیں جو مجھے دیکھ کر ہنسی

آئی۔۔۔وہ تپی

نہیں خوبصورت۔۔۔۔

رتی بھر بھی نہیں۔۔۔

غور سے دیکھو۔۔۔۔۔۔۔

دیکھ چکی ہوں۔۔۔بس قابل قبول سی صورت ہے۔۔۔۔

رئیلی۔۔۔۔۔۔؟؟؟

رئیلی۔۔۔۔ابیہانے اسی کے انداز میں کہہ کر کمبل میں منہ چھپالیا

اپنا تھوبڑا کیوں چھپالیا دیکھنے تو دو کہ یہ قابل قبول ہے بھی کہ نہیں۔۔۔وہ شرارت

سے کہتا اس کا کمبل ہٹا چکا تھا

کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔۔۔وہ چیخی

بدتمیزی نہیں ہے یار میں تو۔۔۔۔

ضرار مجھے سونے دیں

ابھی سو کر ہی اٹھی ہو۔۔۔۔

مجھے پھر سونا ہے

مگر میں سونے نہیں دوں گا اب۔۔۔۔

مسلہ کیا آپ کا۔۔۔۔۔؟؟؟وہ چڑی

صلح کر لو مجھ سے پکی والی یہی مسلہ ہے میرا۔۔۔

پکی والی صلح کیا ہوتی ہے۔۔۔وہ حیرت سے بولی

ابھی بتاتا ہوں۔۔۔۔۔ضرار نے اسے اپنی طرف کھینچا

ضرار۔۔۔۔۔ضرار یہ کیا کر رہے ہیں

پکی والی صلح۔۔۔ضرار اسے مکمل قبضے میں لے چکا تھا

صلح کرنے کا یہ کونسا طریقہ ہے۔۔۔؟؟؟وہ حیران ہوئی

یہ میرا طریقہ ہے۔۔۔۔

انتہائی واہیات طریقہ ہے۔۔۔اب آپ کی بہتری اسی میں ہے کہ مجھے صیح سلامت

چھوڑ دیں ورنہ۔۔۔ابیہا نے دھمکی ادھوری چھوڑی

ورنہ کیا۔۔۔وہ محظوظ ہوتا مسکرایا

ورنہ۔۔۔۔۔۔۔ورنہ۔۔۔۔پہلے مجھے چھوڑیں پھر بتاتی ہوں۔۔۔۔

اتنا بیوقوف نہیں ہوں سینے سے لگی اتنی خوبصورت لڑکی کو چھوڑ دوں۔۔۔ضرار نے

اسے مزید بھینچا

ضرار کیا ہے آپ کو کہیں پی کر تو نہیں سوئے تھے۔۔۔۔۔وہ مشکوک ہوئی

قسم لے لو اب تو چھوڑ دی ہے۔۔۔۔

اچھا کیا۔۔۔اب ذرا مجھے بھی چھوڑ دیں۔۔۔مہربانی ہو گی۔۔۔وہ گھوم پھر کر وہیں

آئی

چھوڑ دوں گا پہلے بتاؤ معاف کر دیا مجھے۔۔۔ صلح ہے ناں اب ہماری۔۔۔؟؟؟

صلح ہے۔۔۔۔۔وہ ہاری

پکی والی۔۔۔۔؟؟؟

پکی والی۔۔۔۔

ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔؟؟؟

بلکل۔۔۔۔۔

اب خفا نہیں ہو گی۔۔۔۔؟؟؟

نہیں ہوں گی۔۔۔اب بس کریں۔۔۔اور چھوڑیں مجھے میرا سانس رک رہا ہے

یہ لو چھوڑ دیا۔۔۔۔ضرار نے اُسکے لبوں پر اپنے لب رکھ کر ہاتھ ہٹا دیے۔۔

ہوں۔۔۔۔ضرار۔۔۔وہ بمشکل بولتی پیچھے ہٹی

بہت ہی فضول ہیں آپ تو۔۔۔ایہا سرخ پڑتی

چہرہ کمبل میں چھپا گئی۔

ضرار اُسکے چھپنے پر مسکرا دیا

....

آج کی رات مجھے آپ سے بہت سے وعدے لینے ہیں ضرار۔۔۔۔ایہا نے اسکے سینے

پر سر رکھ کے کہا

لے لو جو بھی لینا ہے جان من اب تو سب کچھ تمہارا ہی ہے۔۔۔وہ اسکے بالوں میں

انگلیاں پھیرتا بولا

ضرار آپ ساری نمازیں پڑھا کریں گے۔۔۔۔۔۔اور شراب کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ

دیں گے اور مجھے ہنی مون کی بجائے عمرے پر لے کے جائیں گے

بلکل کروں گا سب۔۔۔۔وہ مسکرایا

وعدہ۔۔۔۔۔

وعدہ۔۔۔۔۔ضرار نے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا

ضرار آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔۔وہ مسکرائی

مگر تم سے کم۔۔۔۔۔۔۔پتہ ہے بیا۔۔۔۔تم میری زندگی میں بہار بن کر آئی

ہو۔۔۔۔۔ سیمل کے بعد مجھے سب لڑکیوں سے نفرت ہو گئی تھی مجھے لگتا تھا سب لڑکیاں ایک جیسی ہوتی ہیں مگر تم نے میرا یہ نظریہ غلط ثابت کیا۔۔۔۔۔۔ گو کے ہماری پہلی ملاقات بھی اچھی سچویشن میں نہیں ہوئی تھی مگر تم نے پروو کیا کہ تم بہت اچھی ہو۔۔۔۔۔اور جانتی ہو۔۔۔۔۔۔ وہ رکا

کیا۔۔۔۔۔۔؟؟؟

تم وہ پہلی لڑکی ہو جو مجھے صورت اور سیرت دونوں سے بھا گئی ہو اور۔۔۔۔اور مجھے لگتا ہے مجھے تم سے محبت سی ہو گئی ہے۔۔۔۔

ابیہا اسکی بات پر مسکرا دی

صرف لگتا ہے۔۔۔۔؟؟

نہیں اب تو ہو ہی گئی ہے۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر کہتا اسے حصار میں لے چکا تھا

ضرار یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ وہ اسکی گستاخیوں پر کنفیوز ہوئی

اسے پیار کہتے ہیں جناب اور اب تو۔۔۔

ابیہا نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا

ارے یار۔۔۔۔ ہرگز نہیں کم از کم آج تو راہ فرار نہیں ملے گی جتنا مرضی زور لگا لو۔۔۔۔ ضرار نے اسے ہاتھ پاؤں مارتے دیکھ کر کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ بہت برے ہیں ضرار ہیں۔۔۔۔وہ خفا ہوئی

میں برا ہی ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ڈئیر وائف۔۔۔۔ضرار نے ہنستے ہوئے لائٹ آف کی

---,

ضرار کہاں ہیں آپ۔۔۔میں نے آپ کو آج جلدی آنے کو کہا تھا

آرہا ہوں یار راستے میں ہوں۔۔۔کافی ٹریفک ہے اسلئیے لیٹ ہو گیا۔۔۔۔وہ ہارن

پے ہاتھ رکھتا بولا

میں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔جلدی آئیں۔۔۔

اوکے سویٹ ہارٹ۔۔۔کمنگ۔۔۔۔۔ضرار نے مسکرا کر کال بند کی

ایبہا نے نیہا کا نمبر ملایا اور اُس سے بات کر کے ٹائم پاس کرنے لگی

اچھا بتاؤ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟نیہا نے سلام دعا کے بعد پوچھا

کچھ نہیں بس ضرار کا انتظار کر رہی تھی

بیا تم کسی دن ضرار بھائی کے ساتھ ہماری طرف آنا پلیز۔۔۔شادی کے بعد وہ ایک

دفعہ بھی مجھ سے ملنے نہیں آئے

کوئی نہیں۔۔۔۔میں خود تو اتنی دفعہ تمہاری طرف آچکی ہوں اور تم خود ایک بار بھی

نہیں آئی

اس لیے اب جب بھی آنا ہوا تم لوگ ہی آؤ گے۔۔۔میں نہیں۔۔۔ایہانے صاف انکار کیا

اچھا بابا آئیں گے ہم ہی آئیں گے اب۔۔۔نیہا مسکرا دی

ہاں آنے سے پہلے بتا دینا بلکہ میں خود ہی انوائیٹ کر لوں گی کسی دن۔۔۔اچھا نیہا ضرار آ گئے ہیں پھر بات کرتے ہیں۔۔اپنا خیال رکھنا ہاں۔۔۔

اوکے جی۔۔۔۔۔۔خدا حافظ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نیہا نے مسکرا کر فون بند کر دیا

....

اسلام و علیکم۔۔۔ضرار نے مسکرا کر اُسے ساتھ لگایا

اتنی دیر لگا دی۔۔۔ایہانے اس کا کوٹ اتارتے ہوئے پوچھا

ہاں یار ٹریفک بہت تھی یوں جیسے سارا اسلام آباد نکل آیا ہو۔۔

اچھا آپ جلدی سے چینج کریں میں چائے لاتی ہوں۔۔۔پھر چلتے ہیں۔۔

ارے یار۔۔۔تھک گیا ہوں۔۔۔اور اس وقت چائے کیساتھ صرف تمہارا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔۔۔یہ پروگرام پھر کسی دن پر رکھ لیتے ہیں۔۔۔وہ بات کرتا کبڈ کے

پاس ابیہا کے دونوں ہاتھ تھام چکا تھا

اچھا بابا پھر چلیں گے مگر میرے ہاتھ چھوڑیں میں چائے بنانے جا رہی تھی۔۔۔

اوہ یس۔۔۔۔۔ضرار پیچھے ہٹا

ابیہا مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی

....

دن بہت اچھے گزر رہے تھے۔۔۔اور ابیہا بھی بہت خوش تھی ضرار کی اتنی اچھی تبدیلی دیکھ کر وہ جب بھی گھر پر ہوتا نماز قریبی مسجد میں جا کر ادا کرتا تھا۔۔۔۔اب بھی وہ مغرب کی نماز پڑھنے ہی گیا تھا

ابیہا بھی نماز پڑھ کر ٹیرس پر آگئی۔۔

کیا ہو رہا ہے بھئی۔۔۔۔ضرار نماز پڑھ کر وہیں ٹیرس پر آیا

کچھ نہیں بس واک کر رہی تھی۔۔۔وہ مسکرائی

تم ہر وقت مجھے ادھر اُدھر ہی نظر آتی ہو یار ریسٹ بھی کر لیا کرو کچھ۔۔۔وہ فکر مند ہوا

آپ کے آفس جانے کے بعد ریسٹ ہی تو کرتی ہوں سارا دن۔۔۔اور ویسے بھی۔۔۔۔

ضرار کے سیل کی ٹون نے ابیہا کی بات کاٹی۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔۔۔۔اماں جان کیسی ہیں۔۔۔۔ضرار نے مسکرا کر پوچھا

میں ٹھیک ہوں میری جان۔۔۔تم بتاؤ کیسے ہو دونوں اور کب آؤ گے حویلی۔۔۔۔میں روزراہ دیکھتی ہوں تم لوگوں کی۔۔۔۔

اماں جان کل شام میں آ رہے ہیں ہم آپ کے پاس۔۔۔۔۔ضرار نے پیچھے سے ابیہا کو حصار میں لے کر تھوڑی اسکے کندھے پر رکھی

اگلے دو دن آپ کے ساتھ گزاریں گے پھر چوتھے دن ہماری فلائٹ ہے۔۔۔۔۔

ابیہا نے فلائٹ پر حیرانگی سے ضرار کیطرف گردن گھمائی

فلائٹ۔۔۔۔کدھر جا رہے ہو۔۔۔۔اماں جان بھی حیران ہوئیں

اماں جان آپکی نواسی کو عمرے پر لے جا رہا ہوں۔۔۔

سچ۔۔۔۔۔یہ تو بہت اچھی خبر سنائی تم نے خدا خوش رکھے میرے بچوں کو۔۔۔۔۔اماں جان خوش ہوئیں

ابھی تو ایک اور اچھی خبر سنانی ہے آپ کو۔۔۔۔۔۔ضرار نے ابیہا کی گال سے گال رگڑ کر آنکھ ماری

ابیہا اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔

بول بھی ضرار کیا خبر ہے۔۔۔۔چپ کیوں ہو گیا

اماں جان پر دادی بننے والی ہیں آپ۔۔۔ضرار نے دوسری اچھی خبر سنائی

یا میرے مالک تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے اس خبر کا تو کب سے انتظار کر رہی تھی

میں۔۔۔میرے بچے سلامت رہیں۔۔۔سدا خوش رہو۔۔۔بیا کدھر ہے بات

کروا میری ذرا۔۔۔۔۔

یہ لیں کیجئیے۔۔۔۔ضرار نے سیل بلش کرتی ابیہا کو تھمایا

اسلام و علیکم اماں جان۔۔۔

وا علیکم سلام۔۔۔میری بچی خوش رہو۔۔۔بہت بہت مبارک ہو۔۔۔خدا خیر سے

یہ دن دیکھائے۔۔۔دل خوش کر دیا ہے۔۔۔سدا سہاگن رہ میری بچی۔۔۔۔اپنا

خیال رکھنا ہے۔۔۔بلکہ میں یہاں سے ملازمہ بھیجوں گی تیرا خیال رکھنے کے

لیے۔۔۔اماں جان خوشی خوشی بولیں

جی اماں جان۔۔۔ابیہا شرمائی شرمائی سی منمنائی

ضرار اسکے بلش کرتے گالوں کو دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا

ضرار بتا رہا تھا کل حویلی آ رہے ہو تم لوگ اور پھر عمرہ کرنے جا رہے ہو۔۔؟؟

جی اماں جان۔۔۔۔۔

چلو اچھی بات ہے۔۔۔۔میرے بچے خوش ہیں مجھے اور کیا چاہیے۔۔۔اب اپنا

خیال رکھنا ہے باقی باتیں کل ہوں گی۔۔۔خدا حافظ

خدا حافظ۔۔۔ایہانے کال آف کی

کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔؟؟؟

کچھ نہیں خیال رکھنے کا کہہ رہی تھیں اچھا میں ذرا کھانا لگواؤں بھوک لگ گئ

ہے۔۔۔ایہا مڑی

ارے یارا بھی کچھ دیر مجھے تو کمپنی دے دو۔۔۔

مجھے بھوک لگی ہے ضرار پہلے کھانا کھاتے ہیں پھر آپکی کلاس لوں گی میں۔۔۔۔

کلاس۔۔۔۔کیسی کلاس۔۔۔؟؟؟وہ حیران ہوا

مجھے بتایا بھی نہیں اور عمرے کے ٹکٹس بک کروا لیے

اوہ۔۔۔ایکچوئلی میں سرپرائز دینا چاہتا تھا یار اور ویسے بھی پھر ڈاکٹرز تمہیں کمپلیٹ

ریسٹ کا کہہ دے گی۔۔۔اس لیے میں نے سوچا تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر ہی

دوں۔۔۔وہ مسکرایا

اچھا کیا۔۔۔۔وہ بھی مسکرائی

مبارک تو دے دو یار۔۔۔۔عمرے پر جانے کی۔۔۔۔

اوہ۔۔۔مسٹر ضرار شاہ صاحب آپ کو بہت مبارک ہو۔۔۔۔ایہا نے وہیں سے

پلٹ کر کہا

ایسے نہیں۔۔۔۔۔۔

تو پھر کیسے۔۔۔۔؟؟؟

ایسے۔۔۔۔۔ضرار نے بازو پھیلائے

ایویں ایسے۔۔۔۔وہ بلش ہوئی

میں تمہاری ہر بات مانتا ہوں یار اور تم مجھ معصوم کی چھوٹی سی بات نہیں مان

سکتی۔۔۔۔وہ معصومیت سے بولا

کہہ تو وہ سچ ہی رہا تھا۔۔۔

ایہا شرماتی ہوئی ضرار کی پھیلی بانہوں میں سمائی۔۔۔

کانگریجولیشنز اینڈ تھینک یو فار دس پلیزنٹ۔۔۔۔۔وہ مدھم سا بولی

سیم ٹو یو مائی لائف۔۔۔۔۔ضرار نے مسکرا کر لب اسکے ماتھے پر رکھ دیے

....

چند ماہ بعد 👉 👉 👉

ضرار میری جان بیٹھ جا یہاں آ کر۔۔۔فکر نہ کر رب سونا خیر سے خوشی دیکھائے گا۔۔۔اماں جان نے گائنی وارڈ میں بے چینی سے ٹہلتے ضرار سے کہا

جو پیچھلے پچیس منٹ سے پریشان سا ادھر اُدھر ٹہل رہا تھا

اماں جان کی بات پر آہستگی سے سر ہلاتا انکی ساتھ والی چیئر پر بیٹھا

فکر نہ کر اللہ سب اچھا کرے گا ہون۔۔۔اماں جان نے ضرار کے جھکے سر پر ہاتھ پھیرا

جی۔۔۔۔وہ مدھم سا بولا

فکر کیسے نہ ہوتی اندر اسکی زندگی،اسکی متاع حیات ایک نئ زندگی کو جنم دینے کے لیے زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔۔۔اسکا رواں رواں ابیہا کے لیے دعا گو تھا۔۔۔

مزید پندرہ منٹ بعد ڈاکٹر شہلا گلوز اتارتی باہر آئی

ضرار ایک منٹ کا فاصلہ ایک سیکنڈ میں طے کر کے ڈاکٹر تک پہنچا

ڈاکٹر شہلا ضرار کے اڑے حواس دیکھ کر مسکرائیں

گانگریجولیشنز مسٹر ضرار۔۔۔اللہ بلیسڈ یو وڈ آ پریٹی ڈول۔۔۔۔وہ مسکرائی

ایبھا۔۔۔۔مائی وائف۔۔۔۔؟؟وہ فورا بولا

شی از آلسو فائن۔۔۔۔

اوہ۔۔۔ تھینکس۔۔۔۔ضرار پرسکون سانس خارج کرتا مسکرایا

ابھی کچھ دیر میں ہم بے بی اور آپکی مسز کو روم میں شفٹ کر دیں گے۔۔۔۔پھر آپ

لوگ مل سکتے ہیں۔۔۔۔ڈاکٹر شہلا مسکراتیں ہوئی دائیں جانب مڑ گئی

اماں جان۔۔۔۔۔ضرار نے اماں جان کے قدموں میں بیٹھ کر انکے ہاتھ چومے

اماں جان۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں بیٹی کا باپ بن چکا ہوں۔۔۔۔وہ فرط جزبات سے پانی

سے بھری آنکھوں کیساتھ بولا

یا میرے مالک تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔۔۔تو نے میری زندگی میں مجھے یہ دن

دکھایا۔۔۔بہت بہت مبارک ہو میری جان۔۔۔۔اماں جان نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا

تھینکس۔۔۔۔سویٹ گرل۔۔۔۔وہ شرارت سے کہتا اٹھ کر باپ کے گلے لگا

کانگریجولیشنز مائی سن۔۔۔۔۔عالم شاہ نے اسکا کندھا تھپکا

تھینکس ڈیڈ۔۔۔۔آئی ایم سو ہیپی فار دس بلیسنگ

می ٹو ڈیئر۔۔۔خوش رہو۔۔۔۔عالم شاہ مسکرائے

اتنے میں نرس نے ایبھا کو روم میں شفٹ کرنے کا بتایا

اوکے ڈیڈ آپ لوگ چلیں۔۔۔میں آتا ہوں ابھی۔۔۔وہ باہر کی جانب بڑھا

ضرار کدھر جا رہے ہو۔۔۔پتر اپنی بیوی اور بچی کو دیکھتے جاؤ۔۔۔اماں جان نے

آواز دی

اماں جان۔۔۔آپ چلیں دیکھیں چل کر میں نوافل پڑھ کر جوائن کرتا ہوں آپ

کو۔۔۔

چل ٹھیک ہے جا شاباش۔۔۔۔اماں جان اسکی بات پر مسرور سا مسکرائیں

دیکھا عالم تو نے میرا انتخاب۔۔۔۔وہ فخر سے بولیں

جی اماں جان۔۔۔۔میں بھی بہت خوش ہوں ضرار کی اتنی اچھی تبدیلی سے اور اسکا

کریڈٹ آپ کی نواسی کو ہی جاتا ہے۔۔۔۔وہ مسکرائے

اب چلیں۔۔۔۔۔میں بھی اپنی پوتی کو دیکھ لوں۔۔۔پہلی دفعہ دادا بنا ہوں۔۔۔۔وہ

شوخی سے بولے

ہاں۔۔۔ہاں چل اور ذرا حویلی میں بھی فون کر کے خوش خبری سنا دے۔۔۔۔سب

انتظار میں ہونگے

جی میں کرتا ہوں۔۔۔۔۔عالم شاہ اماں جان کو لے کر ابیہا کے روم کیطرف بڑھے

....

ضرار آدھے گھنٹے بعد روم میں داخل ہوا۔۔۔

نرس ابیہا کو سوپ پلا رہی تھی جبکہ کمبل میں لپٹی ڈول اماں جان کی گود میں تھی

وہ مسکراتا ہوا اماں جان کے پاس آیا۔۔۔انہوں نے بچی ضرار کو تھمائی

ضرار نے بہت احتیاط سے تھام کر اسکے ماتھے پر لب رکھے

ہاؤ کیوٹ۔۔۔مائی ڈول۔۔۔وہ مسکرایا

ہاں ماشااللہ بہت پیاری ہے۔۔۔خدا نصیب بھی اچھے کرے

آمین۔۔۔۔

اچھا میں عالم کیساتھ گھر جا رہی ہوں۔۔۔ذرا کمر سیدھی کر لوں۔۔۔شام میں آؤں گی پھر۔۔

نہیں اماں جان آپ گھر جا کر ریسٹ کریں۔۔۔میں ہوں یہاں۔۔۔ٹینشن مت لیں۔۔۔

چل ٹھیک ہے پھر خیال رکھنا بیا کا۔۔اماں جان نے تاکید کی اور ابیہا سے مل کر عالم شاہ کیساتھ ضرار پیلس چلیں گئیں

نرس بھی ابیہا کو سوپ پلا کر جا چکی تھی

اب کمرے میں وہ دونوں ہی تھے۔۔۔ابیہانے حیرت سے ضرار کو دیکھا جو پیچھلے

پندرہ منٹ سے اسے اگنور کیے اپنی بیٹی کیساتھ بزی تھا

مزید دس منٹ کے بعد وہ بول ہی پڑی

میں بھی ہوں یہاں۔۔۔۔وہ آہستگی سے بولی

کچھ کہا تم نے۔۔۔؟؟؟ضرار چونکا

میں بھی یہاں موجود ہوں۔۔۔۔وہ خفاسی بولی

اوہ۔۔۔۔یس تم بھی ہو یہاں میں تو بھول ہی گیا تھا تمہیں۔۔۔۔ضرار شرارت

سے کہتا اسکی طرف آیا

ابھی تو آج آئی ہے آپکی بیٹی اور آپ اتنی جلدی مجھے بھول بھی گئے۔۔۔وہ نقاہت

سے بولی

اوہ مائی لائف۔۔۔۔ضرار شاہ سانس لینا تو بھول سکتا ہے مگر۔۔۔اپنی زندگی کو اپنے

جینے کیوجہ کو کیسے بھول سکتا ہے۔۔۔میری جان۔۔۔اس نے جھک کر ابیہا کے ماتھے

پر لب رکھے

تھینکس فار دس پریشیئس گفٹ۔۔۔اس نے کمبل میں لپٹی ڈول کے گال چومے اور

اسے ابیہا کی طرف نیچے کو کیا

لوک ایٹ دس۔۔۔مائی ڈول۔۔۔مائی پر ووّاڈ۔۔۔وہ مسکراتا ہوا ابیہا کے بستر پر بیٹھا

پیاری ہے ناں۔۔۔۔؟؟؟

بہت۔۔۔۔۔

مجھ سے زیادہ۔۔۔؟؟؟

تھوڑی۔۔۔ی۔۔۔ی سی۔۔۔۔وہ شرارت سے بولا

سچ میں۔۔۔وہ حیران ہوئی

میں جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔۔

مگر سچ بھی بہت کڑوا بولتے ہیں۔۔۔۔

تم جیلس ہو رہی ہو میری بیٹی سے۔۔۔؟؟؟

میں کیوں جیلس ہوں گی۔۔۔یہ میری بھی بیٹی ہے۔۔۔وہ خفگی سے بولی

اچھاااا حیرت ہے۔۔۔میری بیٹی تمہاری بیٹی کیسے ہوئی۔۔۔؟؟

ضرار۔۔۔۔تنگ مت کریں

ضرار نے قہقہ لگایا۔۔۔اوکے جناب جو حکم۔۔۔ہم تو پہلے بھی آپ کے غلام تھے اور اب بھی ہیں۔۔۔۔وہ آگے کو جھکا

ضرار آپ کہہ رہے تھے اگر ہماری بیٹی ہوئی تو ہم اسکا نام جنت رکھیں گے۔۔۔یاد ہے آپ کو۔۔۔؟؟؟

بلکل یاد ہے۔۔۔یہ ہماری جنت ہی تو ہے۔۔۔۔ضرار نے پھر سے بچی کے گال چومے

مجھے بھی لینے دیں ناخود ہی اس کا منہ گندا کیے جا رہے ہیں

ضرار نے قہقہہ لگاتے ہوئے اپنے گال ایہا کے سامنے کیے

لو تم میرا منہ گندا کر دو۔۔۔حساب برابر۔۔۔وہ مسکراہٹ دبا کر بولا

ضرااااارررر۔۔۔۔۔

اووکے۔۔۔۔۔ضرار نے ہنستے ہوئے جنت کو ایہا کے قریب کیا

ایہا نے آنسو بھری آنکھوں سے لب اسکے نرم و ملائم گال پہ رکھے اور رو پڑی۔۔۔۔

اوہ کم آن ڈارلنگ رو کیوں رہی ہو۔۔۔وہ جنت کو کاٹ میں لیٹا کر واپس ایہا کے پاس آیا

یہ۔۔۔۔یہ۔۔۔ایسے ہی خوشی سے۔۔۔۔۔

اونہہ۔۔۔۔میری جان روتے نہیں ہیں

خوشی کے موقعوں پر تو بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے تمہاری ہمیشہ والی سمائل چاہیے

ضرار نے اسکے آنسو پونچھے

کم آن ہنی۔۔۔گیو می آ سمائل پلیز۔۔۔۔۔اس نے ابیہا کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لے کر فرمائش کی

ابیہا مسکرا دی۔۔۔۔

ڈیٹس لائک آ گڈ گرل۔۔۔ضرار اسکے مسکراتے لبوں کو چھو کر پیچھے ہوا

میں آج بہت خوش ہوں بیا۔۔۔۔تم۔۔۔۔تم نے آج مجھے میری لائف کا سب سے بڑا گفٹ دیا ہے۔۔۔۔میں سمجھ نہیں پارہا میں تمہارے کس کس عمل کا شکریہ ادا کروں میری زندگی میں شامل ہونے کا۔۔۔۔۔یا پھر۔۔۔۔میری زندگی کو اس دنیا کی جنت بنانے کا۔۔۔۔یا پھر آج اتنا قیمتی تحفہ دینے کا۔۔۔۔ضرار اسکے ڈرپ لگے ہاتھ کو سہلاتا ہوا اسے اسکے احسان گنوا رہا تھا

پتا ہے بیا تم۔۔۔۔۔تم جب سے میری زندگی میں آئی ہو۔۔۔۔مجھے جینے کا مقصد مل گیا ہے۔۔۔۔۔۔مجھے وہ ساری خوشیاں ساری راحتیں مل گئیں ہیں جو میں چاہتا تھا۔۔۔۔میں چاہتا تھا میری زندگی میں ایسی عورت آئے جو تن اور من دونوں سے

صرف میری ہو۔۔۔صرف میری۔۔۔۔۔اور۔۔۔اور دیکھو میرے رب نے

مجھے تم کو عطا کر کے میری ساری تشنگیوں کو مٹا دیا۔۔۔مجھے جینا سیکھا

دیا۔۔۔۔۔۔اب۔۔۔۔اب میں جینا چاہتا ہوں بیا۔۔۔تمہارے

ساتھ۔۔۔۔اپنے بچوں کیساتھ۔۔۔۔اپنی آنے والی زندگی کی خوشگوار بہاروں

کیساتھ۔۔۔۔میں جینا چاہتا ہوں۔۔۔۔ضرار نے اسکے ہاتھ کو لبوں سے لگایا

مجھے فخر ہے کہ میرے رب نے مجھے اندھیرے سے نکال کر اجالے میں رکھا اور اس

اجالے میں اس نے مجھے دنیا کی بہترین عورت سے نوازا شریک سفر بنا

کر۔۔۔میں صبح شام بھی اس ذات کا شکر ادا کروں تو کم ہے۔۔۔اس سب کے

بدلے میں جو اس نے مجھے دیا۔۔۔۔وہ رکا

اینڈ آئی ایم پراؤڈ آف یو۔۔۔مائی لو۔۔۔۔۔۔مچ پراؤڈ۔۔۔۔۔وہ محبت سے کہتا ابیہا کو

ہمیشہ سے زیادہ اچھا لگا

ضرار آپ۔۔۔آپ بھی۔۔۔وہ اتنے خوبصورت اظہار محبت پر روتی ہوئی ضرار

کے سینے سے لگ گئی

ضرار نے اسکے گرد بازو پھیلایا اور بڑے پیار سے اسکے بال سہلاتا رہا

ابیہا دل کھول کر رو چکی تو پیچھے ہٹی۔۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔۔۔ضرار نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرگوشی کی

ایہا بلش کرتی نظریں جھکا گئی

اونہہ۔۔۔۔آئی وانا یور ریپلائے۔۔۔۔اس نے ایہا کی تھوڑی پکڑ کر منہ اونچا کیا

نن۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔وہ ہچکچائی

وائے۔۔۔۔؟؟

می ٹو۔۔۔۔وہ آہستہ سا بولی

واٹ می ٹو۔۔۔۔؟؟؟؟

وہی جو آپ نے کہا

مجھے پورا سننا ہے۔۔۔۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔۔۔وہ جلدی سے بولی

کیا کہا۔۔۔۔؟؟؟

آئی لو یو

پھر سے کہو۔۔۔۔

آئی ہیٹ یو مسٹر ڈفر۔۔۔۔۔ایہا نے اسکے سینے پر مکا مارا

ہاہاہا۔۔۔۔۔۔لو یو آلوٹ مائے لائف۔۔۔۔ضرار نے ہنستے ہوئے اسے سینے سے لگایا

ایہانے پر سکون ہو کر آنکھیں میچ لیں۔۔۔اس یقین کیساتھ کے اب اسکی زندگی میں بہت سی خوشیاں آنے والی ہیں۔۔۔اس پاک پرودگار کی بدولت جس نے اسے ضرار شاہ جیسا جیون ساتھی عطا کیا۔۔۔اسے اپنے حفظ وایمان میں رکھ کر دانیال ملک جیسے گندگی میں دھنسے ہوس پرست مردوں کی ہوس سے بچا کر عزت بھری زندگی عطا کی۔۔۔۔وہ جتنا بھی اس پاک ذات کا شکر ادا کرتی کم تھا۔۔

""""لگتا ہے میرا خدا ہے مجھ پے مہرباں
میری زندگی میں تیری موجودگی یونہی تو نہیں""""

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندرویب پرپوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئےاوپردیئے گئےرابطے کے ذرائع کااستعمال کرسکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین